DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222517
UNIVERSAL LIBRARY

اِنّ مِنَ الشعرِ لحکمۃ

الحمد للہ المتعال کہ از رنگ نقوش فکر و خیال دہ نیرنگ طلسم سحر حلال یعنی

((دیوان چہارم جناب جلال))

((موسوم بنام تاریخی))

نظم نگارین ۱۳۲۱

((وغیرہ تاریخی))

حسن مقال

من تصنیف استاد الکمال فخر شعرائے باکمال حضرت حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی دام فیضہ

مطبع عالم پریس لکھنؤ میں چھپا

زرا آپ ملاحظہ کیجیے

حقیر سراپا تقصیر نے یہ مطبع مسمی بہ **تصویر عالم پریس** محض اس غرض سے کھولا ہے کہ اس مین ہر قسم کا
کام طلائی نقرئی سبز اودہ سُرخ سفید اور جو رنگ مطلوب ہون اور ایک ہی صفحہ پر کئی رنگ ہون طبع ہو
او یہی وجہ ہے جو لوگ کہ ہمارے مطبع مین کام کرتے ہین وہ سب اچھے کاریگر ہین کیونکہ ہم اجرت بھی اکثر
اہل مطابع سے زیادہ دیتے ہین اور کاتب بھی اول درجہ کے خوشنویس موجود ہین لہذا خدمت مین
اون عالی حوصلہ کے گذارش ہے کہ جنکو اپنی تصانیف بیش بہا اور فرمائشات دلفزا کو اچھے طور سے
طبع کرانا ہو بندہ نوازی فرماکے ارسال فرمائین اگر موافق مطلوب کے نہوگا تو کل روپیہ واپس دینگے
ہان یہ ضرور ہے کہ جس درجہ عمدہ کام ہوگا ویسی ہی اجرت بھی ہوگی۔ مثل مشہور ہے جتنا گُڑ ڈالو اوتنا ہی میٹھا ہوگا

تصویر عالم

یہ رسالہ دو جزو کا مع ایک اخلاقی ناول کے ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۹۶ع سے ہر انگریزی مہینے کی ۱۵۔ تاریخ کو دفتر
تصویر عالم سے شائع ہوتا ہے جسے ہماری قوم کے معزز قدر دانون نے نظر توجہ سے ملاحظہ فرماکے
قبولیت کا سرٹفکٹ عنایت کیا جسکو اسکی ترقی کا ذریعہ سمجھنا چاہیے۔ یہ گلدستہ قابل قدر ہے اسلیے کہ اس مین
خاص لکھنؤ کے سرمایۂ ناز نامی شعرا کا کلام منتخب درج کیا جاتا ہے جو مذاق سخن کی درستی کے لیے بہت بڑا کارآمد
اور اہل سخن کی طبع آزمائی کا پورا پورا فوٹو ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ اتنا جلد اس طرح ترقی کے میدان مین اور
کوئی گلدستہ گوے سبقت نہ لیگیا ہوگا جیسا کہ **تصویر عالم** شائع ہوتے ہی عالمگیر ہوگیا۔ اسکا ہونہار
ہونا محض اپکے مہذب قدر دانون کے مبارک ہاتھون مین ہے اور اوسکی کامیابی کی امیدین انھین کی نظر توجہ
پر منحصر کہ جنکا یہ ممنون کرم ہے۔ **ناظرین**۔ اگر آپ کو ذوق سخن ہے تو اس گلدستہ کو ضرور لیجیے کہ یہ آپکے
مذاق کی درستی کا سچا آلہ۔ انقباض خاطری کا عجیب ذریعہ ہے۔ حسن عشق کے مرقع عاشق و معشوق کے
پورے پورے حالات شاعرون کی نادکھیا لیان اگر دیکھنا ہے تو آپ سوائے تصویر عالم اور کہین نہ پائینگے
زیادہ ہم کیون کہین آپ خود منگاکر امتحان کرلین صرف گلدستہ کی سالانہ قیمت (عہ۲) اور صرف
ناول کی سالانہ قیمت (عہ۲) اور دونون کے خریدارون کو بنظر تخفیف (عہ۴) مع محصول ڈاک
مقرر ہے فیس منی آرڈر ذمہ خریدار ہوگی۔ نمونہ کا پرچہ صرف گلدستہ یا ناول ۲۰/ اور دونو کے
لیے ۴/ دفتر مین آنے سے روانہ ہوگا خط کتابت کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

المشتہر

سید مجتبیٰ حسن **مجتبیٰ** منیجر گلدستہ تصویر عالم پریس لکھنؤ۔ ڈیوڑھی آغا میر

ان من الشعر لحکمۃ

الحمد للہ المتعال کہ ارژنگ نقوش فکر و خیال و نیرنگ طلسم سحر حلال اعنی

دیوان چہارم جناب جلال

موسوم باسم تاریخی

[illegible]

وغیرہ تاریخی

[illegible]

من تصنیف سرآمد اہل کمال فخر شعرائے خوش مقال حضرت حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی دام فیضہ

تصویر عالم پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح امام زمان صاحب الامر علیہ السلام

مین شب کو بند کیے دیدۂ تماشا بین
بغور دیکھتا تھا سیر آسمان و زمین

جہان کے تھے نشیب و فراز پیش نگاہ
فلک نشین تھا کبھی اور گاہ خاک نشین

کبھی زمین پہ افتادہ شکل نقش قدم
کبھی غبار کے مانند فوق چرخ برین

کبھی تھا پیر مغان میکشون کے جلسے مین
کبھی تھا زاہدونکی انجمن مین قبلۂ دین

شریک حال کہین صوفیونکے وجد مین تھا
کہین تھا رونق بزم مشائخ حق بین

مقیم صورت راہب کبھی کلیسا مین
کبھی تھا خانۂ کعبہ مین اعتکاف گزین

کہین تھا ناقۂ لیلیٰ کے زنگ کی آواز
کہین تھا آہ دل قیس کی صدائے حزین

کہین تھا ذوق چش تلخکامی فرہاد
کہین تھا ناز کش دلربائی شیرین

کبھی تھا ساقی محفل کبھی تھا ساغر کش
کبھی سرور سے مملو کبھی خمار آگین

کبھی حسینونکے عیش و نشاط کا دن تھا
کبھی شب غم و اندوہ عاشقان حزین

کہین ترنم خنیاگران گلرخسار
کہین تجائی مہوش کا بادۂ رنگین

کہین تھا رونق گلزار صورت گلبن
کہین تھا طرۂ گلہائے دامن گلچین

کہین نسیم سحر کی طرح چمن مین وہ ان
جمال نرگس و گل کی کبھی تھی گلچینی
کبھی تھا اپنے تجسس مین آپ ہی خود گم
یکایک آگئی نیند اور بینکے بھرنے لگی
وہ نازنین کہ شرم و حجاب پر جسکے
وہ بیقرار وہ جبین ایسی گرما گرم
خدا کی شان نظر آگئی ز سر تا پا
وہ رشک بدر و ہلال ابرو اور پیشانی
رسائیان مرے طالع کی تھی رسا گیسو
سواد شام شب قدر شام زلفون کی
چمک تھی جسکی چکاچوند چشم انجم کی
وہ کان کان جواہر نثار ہو جسپر
وہ آنکھین نرگس مخمور پر جو چشمک زن
کہون مین گالون کو کسطرح چاند کا ٹکڑا
وہ بینی اوسکی جو بنیا کا کر دے ناک مین دم
لب و دہان تھے وہ شیرین جو اونکا وصف سنے
تبسم سحری صدقے اوس تبسم پر
وہ خوشنمائی چاہ ذقن کہ خود جسمین
گلا تھا نور کا رشک صراحی مے ناب
وہ دونون شانہ و بازو بھرے بھرے تھے سڈول
وہ اونگلیان تھین کہ یاقوت ناب کی قلمین

کہین تھا غنچون مین مثل شمیم گوشہ نشین
کبھی تھا محو تماشاے لالہ و نسرین
کبھی تھا اپنے ہی حال تباہ کا خود بین
مری نگاہ ہو مین اک نازنین مہ تمکین
ہزار دل سے فدا شاہدان پردہ نشین
چمک کے برق صفت جاتے ہے کہین کی کہین
گمان پری کا تھا اوسپر تو حور کا تھا یقین
وہ مانگ جس سے خجل کہکشان چرخ برین
ستارہ بخت کا تھا خال عارض رنگین
نمونۂ سحر روز عید صبح جبین
دکھا رہی تھی وہ افشان جمال نور آگین
وہ کان حلقہ بگوش ہوئین جنکے جملہ حسین
کبھی نہ چار کرے جنسے آنکھ مہ جبین
کہ اونمین چاند مین تھا فرق آسمان و زمین
پھڑک وہ نتھنونکی جسپر پھڑک اوٹھین خود بین
تو زہر کھا کے ضرور اپنی جان دے شیرین
نثار گوہر دندان تھے گوہر پروین
گرا دے یوسف دل آپکو شک اسمین نہین
اوبھر کے سینہ دکھاتا تھا جام بلورین
نگاہین ہاتھ بڑھا کر بلائین لینے لگین
کلائیان تھین کہ ہیرے کی شاخین تراشی ہوئین

یقین ہے ملنے لگے ہاتھ پنجۂ مرجان
جو دیکھ پائے وہ اوس شوخ کی کف رنگین

کھچین وہ اوبھری ہوئی برچھیونکی تھین انیان
جو تھکے نظر تو تمین سینہ کے پار ہوتی تھین

کمر کا اوسکے تھا ہستی و عدم مین نشان
ہزار ڈھونڈھے کوئی پہ پتا ہیئن وہین

وہ زیب پیکر انور کی خوشنما ساقین
بنائے حسن کے تھے دو ستون نور آگین

وہ پشت پا وہ ہر انگشت پا جو دلکو ملے
وہ پاؤن حشر جو برپا کرین بروے زمین

کرے سلام قیامت بھی اوسکو جھک جھک کر
ادائے قامت دلکش جو دیکھ پائے کہین

غرض وہ جبکہ بصد شوخی و کرشمہ و ناز
اداسے آکے کھڑی ہوگئی سر بالین

پکاری مجکو کہ کیا سو رہا ہے او غافل
محل خواب نہین یہ محل خواب نہین

بہار تازہ ہون مین تجکو دینے آئی ہون
نوید روح فزا مژدۂ نشاط آگین

مری انیسون مین ہے شادمانی جاوید
مری جلیسونمین ہے خرمی خلد برین

اوٹھ اور کھولکے آنکھونکو دیکھ دہر کا رنگ
ببین ببین بکشا دیدۂ تماشا بین

جہانکی بوقلمونی ہے دید کے قابل
کچھ اور ہوگئے پیرایۂ زمان و زمین

بدلگئی ہے یکایک روش دو عالم کی
نہ اب وہ عالم بالا نہ عالم پائین

طلسم کن فیکون کے ہین طرفہ تر نیرنگ
نئی زمین ہے گویا نیا سپہر برین

بہم ہے قدسیون مین غلغلہ مبارک ہو
تمام وجد مین ہین ساکنان علیین

خدا کے شکر مین ہین زیر عرش میکائیل
سر سجود جھکائے ہین جبرئیل امین

جنان مین حورون کو غلمان ہین تہنیت رسان
ملائکہ کو ستاتی ہے مژدہ حور عین

ترانہ سنج ہین آسمین زہرہ و برجیس
فلک کو دے رہے ہین تہنیت وبروین

ورود چودھوین معصوم کا ہے خلق مین آج
مہ مبارک شعبان کی شب ہے پندرھوین

ظہور آج ہے اوس نور کا زمانے مین
قدم سے جسکے ہوا فرش خاک عرش برین

خدیو ہر دو سرا جن و انس کا مولے
ملائکہ کا شرف فخر آسمان و زمین

مطاعِ روحِ قدس مقتدائے خضر و مسیح
فروغِ ملتِ بیضا سراجِ راہِ یقین

امامِ عصر اولوا الامر حجتِ قائم
ستونِ دینِ حق آئینِ حق کے رکنِ رکین

شہِ انام رسالت پناہ کے ہمنام
ملک سپاہ فلک بارگاہ عرش نشین

جنابِ مہدی ہادی محمدِ ثانی
طریقِ حق کے خضر رہنمائے شرعِ مبین

علی کے نورِ نظر مصطفے کے لختِ جگر
قسیمِ طوبی و کوثر شفیعِ یوم الدین

خدا کا نور محمد تھے مثلِ احمد ہین
بزرگیان وہی ان کو ملین جو انکو ملین

نوال و بذل و سخا و کرم شجاعت و عدل
سب انمین بھی صفتین ہین جو انمین تھین

وہ تھے جو آیۂ رحمت یہ ہین سحابِ کرم
وہ تھے شفیع یہ امت کے ہین ممد و معین

وہ تھے سراجِ منیر آپ کوکبِ دری
وہان بھی سایہ نہین تھا یہان بھی سایہ نہین

ثنائے شہ مین وہ اک نور کا پڑھون مطلع
پڑھین درود ملک تہ فلک کرین تحسین

مطلع

یہ دور دور ہے اسلام کا کہ دور نہین
خدا خدا کرین بتخانون مین بتِ سنگین

جو بت پرست ہین ہو جائین حق پرست وہ آپ
صنم کرین کلمہ برہمن کو خود تلقین

دعا ترقیِ اسلام کی کرین اصنام
کہین پکار کے ناقوسِ برہمن آمین

جناب کا درِ دولت ہے سجدہ گاہِ ملک
حضور کے ہین قدم اور قدسیون کی جبین

بعید کیا ہے اگر آپ کو بھی ہو معراج
پھر آئین وحی خدا لیکے جبرئیلِ امین

اس آرزو مین ہے کرسی کہ آکے مجبر بھی
کسی دن آپ ہون رونق فزا بصد تمکین

حضور لائین جو تشریف فرشِ راہ ہوئین
ہر ایک شب متمنی ہے اسکا عرشِ برین

زبسکہ ہین خلفِ مظہر العجائب آپ
عجیب آپکی معجزنمائیان دیکھین

نصرا بخوارون کے عیش و نشاط ہوگئے تلخ
شراب سرکہ ہوئی میفروش سرکہ جبین

مغنیون کے ہوے راگ سر بسر کھڑاگ
سرانیادہ مغنی ہین خاموش مطربِ بیدین

رہی نہ رقص کی رقاصونکو بھی گردش یاد — کچھ ایسا کھا کے وہ چکر گرے بروے زمین
ہزار چھیڑیئے آواز دیتے ہین کب ساز — بجائے طبلہ کوئی لاکھ کچھ صدا ہی نہین
ہوا ہی نے کا گلو گیر آپ نغمہ سے — گلے کا اوسکے ہوئی درد اوسکی صوت حزین

صفت عدل

یہ رعب داد ہی پیدا چھپتی پھرتی ہی — پناہ مانگتا ہی شر فساد گوشہ نشین
کسیکو ہی ستم روزگار کا شکوہ — نہ کوئی شاکی جور و جفائے چرخ برین
روش بدلگئی خوبونکی چشم فتان کی — نگاہ شوخ کی گردش ہوئی ہی خانہ نشین
سب اپنی بھولے ہوئے ہین ستمگری معشوق — وہ عاشقون کا ستانا ہی انکو یاد نہین

صفت شمشیرزنی ورزم وپیکار

یقین ہی رستم دستان کا دم فنا ہو جائے — جو آپ دست بقبضہ ہون آکے بر سر کین
فلک پہ آنکھ کو بہرام کی بھی جھپکا دین — دکھائین تیغ کے جوہر جو چشم خشم آگین
طبق زمین کے اولٹجائین رزمگہ کی صفین — جو آستینونکو آپ اولٹین ہو کے چین بجبین

اشعار دعائیہ

جلال اب یہ دعا مانگ حق تعالی سے — کہ آشکار ہون عالم مین جلد مہدی دین
وہ روسیاہ تہ تیغ انتقام ہون جلد — ازل سے آل محمدؐ کے ہین عدو جو لعین
ستم رسیدہ ہین جو اپنی داد کو پہونچین — کیے کی اپنے سزا پائین غاصب بیدین

جو آنکھین طلعت زیبا کی ہین بہت مشتاق
تجلی رخ انور سے ہون وہ نور آگین

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح ملازمان والاے اعلیحضرت قدر قدرت خداوند نعمت والی ریاست دار السرور رامپور لازالت شموس دولتھم بازغۃ الی یوم النشور

بساط خواب پر اپنی مین ایک رات کہین ۔۔۔ پڑا ہوا تھا دل افسردہ و ملول و حزین
یکایک آنکھ مری لگ گئی تو کیا دیکھا ۔۔۔ کہ محو ناز ہے اک نازنین ماہ جبین
بشر کہون اوسے کیونکر خدا کی قدرت تھی ۔۔۔ کہ آدمی نہین گذرے نظر سے لیسے حسین
جو اوسمین پائی گئی شوخی اور حیا لاکی ۔۔۔ چمک وہ برق کی سیماب تیغ پہ نہین
دکھائی دی تھی مری خوابگاہ سے یا دور ۔۔۔ ادائین کرتی ہوئی یا ہو نچکے میرے قرین
پکاری مجکو ز را چونک خواب غفلت سے ۔۔۔ پڑا ہی بستر غم پر تو کسلیے غمگین
مین تیری خوبی قسمت ہون دیتی ہون یہ نوید ۔۔۔ کہ پھر گئے ترے دن راتین عیش کی آئین
وہ شہریار جو ہے شاہ مصطفےٰ آباد ۔۔۔ جو رامپور کا ہے حکمران بصد تمکین
مجھے ضرورت اظہار نام نامی کیا ۔۔۔ زیادہ مہر سے روشن ہے اوسکا اسم مبین
نمود خلق کے نام آوری ہے جس سے ۔۔۔ ازل سے دہر میں ہے جو فرو نقش نگین
نشان بلند کرے نام خسرو ذیشان ۔۔۔ اگر محمد حامد علی سے خان ہو قرین

خوشا نصیب کہ اوسنے کیا ہی یاد تجھے — چمک گئی تری تقدیر اے جلال حزین
چل آستانہ والا ہے شہ کو بوسہ دے — حضور کا در دولت ہوا و تیری جبین
جو این یہ مژدہ ہوا گوش زد تو کھلگئی آنکھ — بس اپنے بخت کے مانند جاگ اوٹھا مین وہین
کھلی جو آنکھ تو عالم کا رنگ دیکھا اور — نہ وہ زمان و زمین ہین نہ وہ مکان و مکین
نہ وہ جہان کی صورت نہ شکل اہل جہان — نہ وہ سپہر کی گردش نہ وہ سپہر برین
غرض مین سر کو بنا کر قدم روانہ ہوا — بسوے تخت گہ شہریار عرش نشین
پہونچکے متصل اوس جلوہ گاہ عالی کے — خدا کی شان کا ہر سو ہوا تماشا بین
سواد شہر وہ دیکھو سواد کیسے جیسے — وہ شہر جسکا ہر اک کوچہ ہی بہشت برین
شکوہ و شان ہی عجب قلعہ معلے کی — ندیکھے ہونگے فلک نے بھی ایسے حصن حصین
تمام شہر ہی مشغول بزم آرائی — ہر اک بشر ہی خوش و خرم انبساط آگین
خود اپنے جامہ سے باہر ہین شادی و صحبت — یہ پھولی ہی کہ دلون مین خوشی سمائی نہین
جدھر نگاہ گئی مجمع بتان دیکھا — جدھر کو آنکھ اوٹھی پائے شاہدان حسین
ہر ایک بزم مین ہنگامہ خوبرویون کا — ہر ایک سمت کو ہین مہوشان زہرہ جبین
مغنی طرب انگیز نغمہ خیز ادھر — ترانہ سنج اودھر مطرب نشاط قرین
کہین ہین تھاپ سے طبلونکی سامعین مبہوت — کہین صدا سے مجیرون کی دنگ بزم نشین
کسی طرف ہین گو سرگرم رقص ہین رقاص — کہ چونک پڑتے ہین رہ رہکے خفتگان زمین
غزل سراؤن کا طرفہ کہین بندھا ہی سمان — عجب وجد مین قوال گا رہے ہین کہین
کسیکی بزم مین مجرے کو کچھ طوائف جمع — نکھار جنکے ہین آفت کے قہر کی تزئین
کھلے جو بونٹ کے ہین حور کے ہین غمزہ و ناز — جو دیکھلے اونھین زاہد فدا کرے دل و دین
کہین ہین ساقی گلرو شراب ناز سے مست — لیے صراحی و پیمانہ مے رنگین
کھڑے ہین جیب خم بادہ چند جام بکف — سبو بدوش ہین استادہ کچھ خرابہ نشین

کہین ہین نعرہ زنان میکشان توبہ شکن — پناہ مانگتی ہے جنسے توبۂ مسکین
رسا ہے غلغلہ نوبت کا چار سو کو سون — بلند نغمۂ شہنا ہے تا سپہر برین
فلک سے دیکھکے زہرہ بھی نگ بزم نشاط — ارادہ رکھتی ہے آجائیے اوتر کے یہین
کیا ہے قصد یہ برجیس نے کہ چل بیٹھون — جگہ جو تھوڑی سی ملجائے بزم کے پائین
اوٹھائے ہاتھون کو بیٹھے کہین مصلّون پر — خدا سے کرتے ہین کچھ عرض خانقاہ نشین
سر سجود جھکائے ہوے کسی جانب — ادائے شکر الٰہی مین عارف حق بین
کہین ہین چند دعا کو جو کر رہے ہین دعا — کچھ اونمین وہ کہ دعا سنکے کہتے ہین آمین

مطلع

دعا بھی یہ کہ الٰہی تہ سپہر برین — رہے ہمیشہ مرا شہریار تخت نشین
وہ شہریار جو اسلام کا علم افراز — معین و یاور شرع مبین و حامی دین
وہ شاہ جسکو سلیمان عہد کہتے ہین — جہان دولت و اقبال جسکے زیر نگین
وہ شاہ جو ہے ثریا حشم ستارہ سپاہ — وہ ماہ جسکے ہین خدام در مہ و پروین

آغاز مدح

یہ آستان معلّے نے پائی ہے رفعت — کہ جسپر آٹھ پہر خم ہے نہ فلک کی جبین
دیا ہے بارگہ شہ نے اوج اوسے ایسا — کہ آسمان سے برتر ہون کہہ رہی ہے زمین

صفت عدل

جفا و جور کو کیا دخل عہد والا مین — مجال کیا کوئی ایذا کسیکو دے جو یہین
یہ ون مین باز کے پاتے ہین پرورش عصفور — پھرا رہے ہین کبوتر کے بچون کو شاہین
ہوئے ہین سیل دمان دبکے مثل مور ضعیف — بنے ہین شیر زیان ڈرکے گربۂ مسکین
چھپے ہین سہمے ہوئے ترکشون مین تیر ستم — کمان مین چلّہ کشون کی طرح ہین گوشہ نشین
نیام سے نہین کھنچتین کسی طرح تیغین — رہے نہ قبضۂ اہل جفا مین خنجر کین

صفت رعب

ملائین آنکھ نہ تیغ حریف کے جوہر | دکھا کے وہ جو دم جنگ چشم خشم آگین
یہ رعب چھائے کہ دم خصم کا فنا ہو جائے | جو وقت رزم اسے دیکھ پائے چین جبین

صفت تیغ

کہین حریف کہ گرتا ہے صاعقہ بجا گو | جو رزمگہ مین چمک جائے اسکا تیغ کین
پکارا اوٹھے قضا اس سے جانبری ہے محال | خدا کا قہر ہے یہ خنجر برہنہ نہین

صفت اسپ

قطعہ

ثنا جو شاہ کے گلگون کی کچھ لکھے خامہ | تمام صفحۂ قرطاس سادہ ہو رنگین
سمند ہوتے ہین رنگین خرام کب ایسے | چلے تو صحن گلستان ہو صفحۂ روئے زمین
سبکروی مین ہو باد بہار کا عالم | قدم کے نقش ہون گلہائے دامن گلچین

قطعہ

سوار اسپ اگر ہون ملازمان حضور | تو برج مہر ہو فیض قدم سے خانۂ زین
فلک کی آنکھ کا تارا ہون پتلیان جاورن | ہر ایک نعل فروغ ہلال چرخ برین

اشعار دعائیہ

جلال کی یہ دعا ہے حق تعالے سے | کہ آسمان ہے جبتک محیط روئے زمین
مہ منیر فلک پر ہے تا کہ عالمتاب | جہان فروز ہے جبتک ضیاے مہر مبین
نیاز مند حسینان ہین تا نیاز گذار | ادا و ناز مین ہین محو شاہدان حسین
نشاط و عیش کے جلسو نکی ہے بنا جبتک | سرود و رقص مین سرگرم تا ہین زہرہ جبین
کوئی ہے خلق مین ناکام کامیاب کوئی | کوئی ہے خوش کوئی ناخوش تہ سپہر برین
مراد بخش زمانہ رہے یہ در دولت | یہ آستانہ ہو اور اونچے اونچون کی ہو جبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوسکے جلوے کا اگر دیکھنے والا ہوتا
منھ زرا پردہ سے او شوخ نکالا ہوتا
دل جو سینہ سے چلا تھا تہ و بالا ہوتا
جھک کے شرمائی نگاہیں کبھی اوٹھیں تو سہی
کیا سنبھالوگے کسیکے دل تپیا بکو تم
خوابین آکے تو وہ ہمسے ہوئے تھے ہمخواب
دل مجبور تڑپ کر نکل آتا خود ہی
اس جلے دلکی لگی تمنے بجھا دی ہوتی
دلبری کی تو ادائین تھین انوکھی اونکی
غیر کے سامنے ہنستے نہ مرے رونے پر
بیکسی تونے ہی آڑے مرے آکر شب ہجر

حشر پر دید کے وعدے کو نہ ٹالا ہوتا
کچھ تو محجوب ترا دیکھنے والا ہوتا
دوڑکر صبر و تحمل نے سنبھالا ہوتا
آپ کو کیا جو زمانہ تہ و بالا ہوتا
سینہ پر اپنا دوپٹا تو سنبھالا ہوتا
بخت جاگا اوٹھتا اگر جاگنے والا ہوتا
کوئی پہلو مری راحت کا نکالا ہوتا
پھر تو ہم خوش تھے جو دوزخ مین بھی ڈالا ہوتا
جانستانی کا بھی انداز نرالا ہوتا
تمنے گرتی ہوئی بجلی کو سنبھالا ہوتا
[illegible] بجا ئین [illegible] اوٹھا لا ہوتا

وہ جو ٹھوکر بھی لگائے مری تربت سے بلند
نعرہ سلمہ اللہ تعالیٰ ہوتا

شرم کو آپ کی اللہ سلامت رکھے
شوخیون نے تو ہمین مار ہی ڈالا ہوتا

۲ ۱۳

قہقہے اب تو لگاتا ہی کوئی سنکے جلال
اس سے کیا بڑھکے موثر ترا نالا ہوتا

جب کیا سجدہ ہی پھر کیا خاک ایمان رہگیا
کافر عشق بتان کیونکر مسلمان ہوگیا

دونون مہمان ساتھ میرے گھر ہوئے تھے الفلک
وصل کی شب ہائے جلدی سے وہ ہجران ہوگیا

تار سے دامن اٹھاکر وہ چلے تھے رک گئے
پھٹتے پھٹتے اہل محفل کا گریبان رہگیا

جب ہماری سب امیدین مٹگئین خود مٹگئے
صاحب ساماں رہا باقی نہ سامان ہوگیا

دل نہ کیون سینے سے کھنچ آیا ترے ناوک کے ساتھ
ایک پیکان آہ نکلا ایک پیکان رہگیا

ضبط اگر ہچکی نہ لیتا کر چکا تھا نالہ دل
آشکارا ہوتے ہوتے درد پنہان رہگیا

ایک تیر افگن کے تھے دو تیر سینے مین مرے
دل کا خواہان لیگیا دل جی کا خواہان رہگیا

سب ہماری حسرتین تمنے نکالین وصل مین
اور تو کوئی نہین یہ پوچھنا ہان رہگیا

۳ ۹

کہتی ہی وحشت بیابان کو نہین چلیا جلال
خاک اوڑانیکو ترے بس کوئے جانان رہگیا

اٹھکے ہر آنکھ کہ جھک کر خم ابرو نملا
سب ملے ہمسے تری بزم مین اک تو نملا

ہاتھ ملتا ہی یہی دل کوئی دلجو نملا
جو بناتا ہمین تعویذ وہ بازو نملا

تھک گئین دلکو مرے ڈھونڈھکے نظرین میری
ان پریشانون کو آشفتہ گیسو نملا

ملکے اوس بت نے عجب تفرقہ ڈالا کہ کبھی
شیخ سے گبر مسلمان سے ہندو نملا

آنکھ بھی بزم مین تیری نہ بھر آئی ساقی
پیکے رہ جاتے اوسیکو کوئی آنسو نملا

چین بس اسنے دم ذبح تو پایا قاتل
سینے مین دل تہ و بالا تہ زانو نملا

نام شوخی کا اون آنکھون مین نپایا شب وصل
سوتے فتنون مین وہ جاگتا ہوا جادو نملا

جستجو تیری دو عالم سے مجھے کھو دیگی
مین بھی تجھکو نہین ملنے کا اگر تو نہ ملا

نالۂ دل نے زبان کو نہ دیا ہجر مین چین
ہوکے تالو سے جدا پھر اوسے تالو نہ ملا

پوچھتا کیا مین صبا سے خبر ای گل تیری
کچھ دماغ اوسکا سنگھاتے ہی تری بو نہ ملا

۴ — دل حیرت زدہ آئینہ ہی بنتا اوسکا
سامنے کا بھی جلال اسکو تو پہلو نہ ملا — ۱۱

کیون نہ ہم مرکے ہون خوش جبکہ کرین غم اپنا
سوگ اپنا ہی عزا اپنی ہی ماتم اپنا

جان پر کھیلین یہی قصد ہی ہر دم اپنا
مرنیوالون مین غنیمت ہی ترے دم اپنا

ہمسے وہ گیسوؤن کو اپنے بنا کر بگڑین
کیا گلہ اونکا مقدر ہی برہم اپنا

ہاتھ دلپر کوئی رکھکر نہ اوٹھائے یارب
کچھ زیادہ ہی رہے درد نہ ہو کم اپنا

لاکھ بیگانہ بنے غیر سے مل کر کوئی
شوق کہتا ہی کیئے لیتے ہین اب ہم اپنا

وصل کی رات تو کچھ دست تمنا ہو دراز
دل اوبھارے تری اوبھری ہوئی محرم اپنا

مرکے بھی خاک بسر وحشت دل نے رکھا
دونون عالم مین رہا ایک ہی عالم اپنا

آنکھین دیکھے ہوئے ہم مست ہین اک ساقی کی
پھینکدے جام دکھاتا ہی کسے جم اپنا

۵ — سر ہمارا ہی جلال اور کسی کا زانو
ہائے پھر آج نکلتا نہین کیون دم اپنا — ۹

ہمین کچھ رنج دے یہ بھی کسی سے ہو نہین سکتا
ہمارا غم مبدل کیا خوشی سے ہو نہین سکتا

ہمارے درد دل نے شدت ایسی گو نہین کی ہی
مگر ہمسے علاج اوسکا ابھی سے ہو نہین سکتا

مصیبت ہجر کی قاصد کہیگا جاکے کیا اوس سے
بیان جب ماجرا میرا مجھی سے ہو نہین سکتا

لگا لے کوئی سینے سے تو یون کاہیکو ہم تڑپین
ذرا سا کام اس دل کی لگی سے ہو نہین سکتا

ٹھہر جانا گذر جانا اگرچہ دونون آسان ہین
یہ دل سے ہو نہین سکتا وہ جی سے ہو نہین سکتا

بلاؤن کو بھی ٹالے غم کو بھی مجھ تک نہ آنے دے
شب فرقت مین اتنا بیکسی سے ہو نہین سکتا

سلامت ہو نہین نقشِ مدعا جبتک سلامت ہی
مٹا دے مجکو میرے مدعی سے ہو نہین سکتا

نہ کیون بیچین کر دین اوس کی شوخیان ہمکو
فرشتے کا تحمل آدمی سے ہو نہین سکتا

جھکا دے آنکھ میری کیا مجال اوس اوٹھتے جوبن کی
یہان کچھ سرکشون کی سرکشی سے ہو نہین سکتا

نہ دل اپنا ہی یار اپنا نہ تم پر اختیار اپنا
کسی پر ہائے قابو بیبسی سے ہو نہین سکتا

۶ جلال آخر شکایت کرکے منہ لطف کھوئے
ستم ہی اب وہان شرمندگی سے ہو نہین سکتا ۱۱

سامنے میرے حیا نے اونھین آنے ندیا
خاک مین نیچی نگاہون سے ملانے ندیا

مرنے دیتی نہین امیدِ وصالِ جانان
دل کے آنے نے ہمین جان سے جانے ندیا

عشق کے کھوئے مزے دردِ جگر نے اوٹھکر
چپکے بیٹھے ہمین اک لطف اوٹھانے ندیا

یہی کہتا ہون جو تڑپاتی ہی یاد اوس بت کی
دل دیا صبر مگر دل کو خدا نے ندیا

ڈھونڈ لیتین مری آنکھین وہ جہان تھا روپوش
بدگمانی نے ٹھکانا ہی بتانے ندیا

چٹکیان لینے کی مانع ہوئی کیون اُف دل کی
ابھی پوشیدہ اوسے اور ستانے ندیا

لاکھ سینے کو دوپٹے سے چھپائے رہے تم
خودنمائی کی اُمنگون نے چھپانے ندیا

لو تغافل نے ستم کرنے سے بھی رکھا باز
ہمکو مٹنے ندیا اونکو مٹانے ندیا

رشک ہی سوزِ جدائی کو بھی شاید ہمسے
دل کے داغون کو کلیجے سے لگانے ندیا

رہ گیا چھیڑ کے کچھ ہمکو سرِ بزم کوئی
شرم کمبخت نے ہنس ہنس کے رلانے ندیا

۷ مٹ گئی وہ بھی مٹے تم جو محبت مین جلال
پھر نہ کہنا کہ مرا ساتھ وفا نے ندیا ۱۱

لاکھ مانع فلکِ تفرقہ افگن رہتا
وہ تو مہمان یہان آنے کو بن ٹھن رہتا

دل بھی الفت مین مری جانکا دشمن رہتا
ابتو بہتر تھا یہی دوست کبھی بن رہتا

جنون دست درازی جو تری بڑھ جاتی
جامۂ تنگ مین کیا پھیلکے دامن رہتا

صحبتِ بلبل و گل کا تھا زمانہ کتنا
چار دن بند ہی دروازۂ گلشن رہتا

الفت تھا آئین کہ یکجا دل و دلبر ہوتے
دوست پہلو مین بغل مین ہی دشمن رہتا

دب گئے اوس بت کو ہر اک سے نہ گلے ملتا تھا
دل اگر نرم تھا سینے مین کڑاہن رہتا

کوچۂ یار مین تقدیر سے گر مٹے نہ رہا
ٹھوکر دیتے تو وہان گنبدِ مدفن رہتا

قابل افسردہ شب وصل نہ رکھا مجکو
اس بجھے دل کا چراغ آج تو روشن رہتا

جب گئے ہی نہ رہا یار تو پھر یکسان تھا
دور رہتا کہ قریبِ رگِ گردن رہتا

اوسکا جانا جو کلام [illegible] کرتا گھر
سامنے آنکھ کے پھر وادیِ ایمن رہتا

جان پر کھیلنے والے کبھی ہو جاتی قید
کبتک آخر مرے نادان کا لڑکپن رہتا

سب سے کھٹا [illegible]
احتیاطاً کوئی کمسن بھی کہین تن رہتا

کچھ تو اے گریۂ فرقت ہے آنسو تجھے
چشم تر پر کبھی اوس شوخ کا دامن رہتا

دوست کو سینکے لبِ گور ہی آ وہ ادھر
زندگی بھر مین کوئی چال تو دشمن رہتا

۱۵	امتحان پر اوسے آمادہ جو دیکھا تھا جلال دل مین جانبازونکے پہلے ہی سے کچھ ٹھن رہتا	۸

ملا دو خاک مین تم لیتے لیتے امتحان میرا
مٹا کر ڈھونڈتے پھرنا کہان ہے بے نشان میرا

ترقی پر ہے اے ہمدرد کچھ دردِ نہان میرا
کوئی پردہ نشین کیا آج ہوگا میہمان میرا

نہ بھولیگی مجھے اوس وقت کی بھی بے رخی دلکی
ہوا تھا مہربان دم بھر کوئی نامہربان میرا

لحد مین بھی وہی صورت ہے آزارِ محبت کی
نہ پائی مر کے بھی صحت غلط نکلا گمان میرا

تسلی کو وہ سینے پر عدو کے ہاتھ کیون رکھین
نہو دردِ جگر یارب نصیبِ دشمنان میرا

غرض سیرِ گلستان سے ہے اے صیاد بس اتنی
قفس لاکر وہان رکھدے جہان تھا آشیان میرا

غبار اپنی سواریکا جو دیکھا اون کو یاد آیا
یونہین آتا تھا اوٹھتا بیٹھتا اک ناتوان میرا

محبت تیری از خود رفتگی نے کھو دیا مجکو
دو عالم سے گیا گذرا ٹھکانا اب کہان میرا

٩ جلال اپنا کسے قائل بتاؤن آسمان و زمین ٩
بہت جو بھولے بنتے ہین وہی ہین یہ ہی گمان میرا

وصل کی شب بھی خودآرائی کا وہ دیوانہ تھا
رات بھر آرائش زلف و رد شانہ تھا

کیا محبت کا مری وحشت اثر افسانہ تھا
اور عالم ہوگیا جسنے سنا دیوانہ تھا

بزم مین جو تھا وہ محو جلوہ جانانہ تھا
شمع جلتی تھی کہین شب کو کہین پروانہ تھا

کل جو میرے گھر وہ آئے تھے تباہی بیخودی
کون تھا دونون مین مہمان کون صاحب خانہ تھا

رات کو میری تڑپ کے تھے تماشائی بھی تم
پھر مجھی سے شکوہ افعال بیتابانہ تھا

گو نہ تھا ہمدم کوئی اپنا فراق یار مین
بیکسی سے ربط تنہائی سے تو یارانہ تھا

جی بہل جاتا تھا سنکر جسطرح ہو ذکر یار
پند ناصح بھی کبھی دلچسپ اک افسانہ تھا

مانگنے پر جان دینا جانفشان کو عشق مین
دل یہ کہتا ہی خلاف ہمت مردانہ تھا

وہ ہین تھے جلوہ گر عاشق سے پردہ تھا مگر
دیدہ و دل تو مرے اپنے تھے مین بیگانہ تھا

اب دل ہی ہی نہ صبر و طاقت و ہوش و حواس
دور تھے تم ہمسے جبتک پاس اپنے کیا نہ تھا

١٠ اور دیوانہ بنا دیتا ہی عاشق کو جلال ١١
پوچھنا اوسکا کہ تو کب سے مرا دیوانہ تھا

دم آخر وہ چلے آتے تو احسان ہوتا
مشکل نزع کا کیا مرحلہ آسان ہوتا

لا الہ پڑھواتے ہم اے دل کلمہ اوس بت کا
ایک کافر تھا کبھی تو نہ مسلمان ہوتا

اے جنون بادیہ گردی کی حقیقت کیا تھی
گھر ہی جب خاک اڑانے سے بیابان ہوتا

چٹکیان لینے تم آ بیٹھتے پہلو مین مرے
جب اسی طرح کوئی دم دل نالان ہوتا

آرزو تھی کہ وہ کرتے گلہ جامہ دری
اور مین وحشت دل سے سر گریبان ہوتا

رہ گئی شرم کہ اوس شوخ کی فریاد نہ کی
ورنہ کیا حشر مین ظالم سے پشیمان ہوتا

دم کو گھبرا کے شب ہجر نکل جاتا تھا
لاکھ سینے مین ہجوم غم و حرمان ہوتا

اسی پردہ میں کسی وز نہ ستاتا ہے تجھے تجھت
چشم گریاں ہی اپنے کبھی خنداں ہوتا

یاس نے ساری امید یکو مٹایا دلکی
ورنہ اس گھر میں نہ یہ بے سر و ساماں ہوتا

دلکی الفت میں ہی یک طرح خاطر جمع
کچھ مرا حال نہیں تھا جو پریشاں ہوتا

|| میرے پہلو سے اگر اٹھکے چلے تھے وہ جلال ||
لیے جاتے دل مضطر کو تو احساں ہوتا

کبھی ارمان بھرے دل میں وہ مہماں ہوتا
خاک میں جو سر تو نکے ملنے کا ساماں ہوتا

اس دا پہ کبھی کبھی چاک گریباں ہوتا
زانوا وس گل کا مرا گوشہ داماں ہوتا

پھاڑتا پیرہن اپنا جو نہ دیوانہ عشق
آستیں جیب میں جیب تنگ گریباں ہوتا

بیکسی دلکو بھی رخصت تجھے کر دینا تھا
کرجو ہونا تھا ہمیں پر شب ہجراں ہوتا

میں یہ جیونے لگا پر بھی دل بولے
کون اوجھن کو تری سنکے پریشاں ہوتا

حسرتا دل ہوں مونکے بوسوں ہی کی کچھ پوچھی حال
کیوں لگی ہے تجھے چپ کوئی تو پرساں ہوتا

شل لیلی ہوئے پردہ نشیں خوب ہوا
آپ ہونے کسی مجنوں کا بیاباں ہوتا

ہائے وہ نزع میں اوس شوخ کا آکر کہنا
توڑتے دم تو بڑا آپ کا احساں ہوتا

دل یہاں ہو نہ جگر اور یہ پوچھے غم دوست
کیا کھلاتے جو تمہارا کوئی مہماں ہوتا

باوفاؤں سے زرا آنکھ ملاؤ تو سہی
یوں جفا کرکے نہیں کوئی پشیماں ہوتا

١٢ گالیاں ہی سنے جاتا تھا تجھے اوسکی جلال ||
کاش کمبخت پھر اک بوسہ کا خواہاں ہوتا

واہ کیا جلد دم ای صدمہ ہجراں نکلا
کام دشوار جو تھا کسقدر آساں نکلا

دلمیں اک مجمع یاس و غم و حرماں نکلا
کیا اس اوجڑے ہوئے گھر میں سر و ساماں نکلا

ای جنوں جامہ ترا عشق میں پہنا جسنے
قیس دیوانہ تھا یا آپ میں عریاں نکلا

تھا جو بکھری ہوئی زلفوں کا تصور دم نزع
کیا مرا دم مری آنکھوں سے پریشاں نکلا

کہتے ہین لیکے چلے ملنے کی حسرت ہم بھی — جسکو دم توڑتے سنتے تھے وہ ہیجان نکلا
آپکی کوئی تمنا ہوئی یا آپ ہوئے — دی جسے دلمین جگہ جانکا خواہان نکلا
نکل آئیگا نہین سے بھی ہمارا مطلب — نہ سہی منھ سے تمھارے نہ اگرہان نکلا
چل کہین اور یہی کہتی ہی وحشت پس مرگ — دادی حشر تو اک تنگ بیابان نکلا

۱۳	شان اللہ کی شیخ اور نہین سمجھے گبر ای جلال ایک ہی کافر یہ مسلمان نکلا	۹

پہلو مین یہان دل بھی شب غم نہین ہوتا — اب تکلے ہمسے کوئی برہم نہین ہوتا
کس دن دل مردہ کا یہان غم نہین ہوتا — کب آرزو کشتہ کا ماتم نہین ہوتا
ہم ترک وفا کرتے مگر دل سے ہین مجبور — راضی ابھی یہ ظالم اظلم نہین ہوتا
جیسی نظر آتی ہین سیہ مست شب وصل — ہر شب تری آنکھون کا یہ عالم نہین ہوتا
تڑپاتا ہی جسکو دل شیدا وہ تڑپتا — تسکین سے ہوتا ہی سوا کم نہین ہوتا
سینہ مین ابھرتا نہین جبتک دل عاشق — کچھ اوبھری ہوئی گات کا محرم نہین ہوتا
گرم اس سے ہی ہنگامہ تنہائی فرقت — واللہ دم سرد سا ہمدم نہین ہوتا
اک لطف دکھاتا ہی حسینونکا ستم بھی — کیا یار نمک زخم کا مرہم نہین ہوتا
جب حضرت دل زلف رسا دیتی ہی جھٹکے — اوسوقت مزاج آپ کا برہم نہین ہوتا
عاشق یہ بحسرت نگران ہتے ہین پھر کیون — مرکر بھی کچھ آنکھون مین اگر دم نہین ہوتا

۱۴	ہنسکر وہ جلال آپ کو رتا ہی خوشا بخت معشوقون مین یون عاشقونکا غم نہین ہوتا	۱۱

دل ہی پر کچھ تری محفل مین جو قابو ہوتا — غیر منھ دیکھتے پہلو مین مرے تو ہوتا
یار دو باتون مین جھگڑا مرا یکسو ہوتا — سامنے آمنے محشر مین جو مین تو ہوتا
دلکو دے دیکے تسلی کوئی کرتا بیتاب — یہی شاید مرے آرام کا پہلو ہوتا

یاد مین زانوِ قاتل کے نہ آتی کبھی نیند
گو مرے سر کے تلے حور کا زانو ہوتا

بڑھکے پڑتا کبھی اوسکے بھی گریبان مین ہاتھ
تو ہی ہے دستِ جنون قوتِ بازو ہوتا

ہاتھ رکھا رہے یا صبر کا پتھر رکھیے
لاکھ کچھ کیجیے دل پر نہین قابو ہوتا

قبر پر چڑھتے کسی کی ترے اوپر ہوئے ہاے
زندہ اک کشتۂ غم سونگھکے یہ بو ہوتا

دیکھ تو لیتے نکلتے ہوئے ہم الفت مین
دل کا ارمان اگر آنکھ کا آنسو ہوتا

تھام لیتا جو شکستہ ہوئی تھی غم سے کمر
دستگیر اپنا یہ ٹوٹا ہوا بازو ہوتا

کیا تری بزم مین ہم بیٹھکے پچھتاے ہین
ڈھونڈھتے ہین کوئی اوٹھ جانیکا پہلو ہوتا

آہِ گرم اپنی لُٹاتی اسے انگارون پر
خاک جلکر کبھی یہ چرخِ سیہ رو ہوتا

صحبتِ وصل مین اچھا نہین دخلِ دل بھی
تیسرا اور نہوتا کوئی مین تو ہوتا

کیون تری بزم مین آتے جو نہ لاتا کوئی
روک رکھتے نہ طبیعت کو جو قابو ہوتا

دلمین جس تیر کے پیکان کی خلش رہتی ہے
کبھی آنکھون مین کھٹکنے کو وہ آنسو ہوتا

۱۵ گل ہون پوشیدہ اگر اور مہکتے ہین جلال
رنگ کیا چھپ کے حسینونکا نہین بو ہوتا ۱۵

رخ پر ترے کیا انکو بکھرنا نہین آتا
بگڑی ہوئی زلفون کو سنورنا نہین آتا

دیتا وہ تسلی جو ہمین او تڑپتے
اوس شوخ کو بیتاب بھی کرنا نہین آتا

عاشق کو جلا رکھتی ہے برسون کوئی امید
مرتے ہین جو ہم تم پر اونھین مرنا نہین آتا

کیون حشر کے فریادیون سے ڈرتے ہو اتنا
کیا ظلم تمھین کر کے مکرنا نہین آتا

یون کاٹ کہ اوڑ جاے مری حسرتِ پرواز
صیاد تجھے پر بھی کترنا نہین آتا

رہتا ہے کلیجے مین نہان دردِ محبت
یہ چوٹ وہ ہے جسکو اوبھرنا نہین آتا

مُرجھا کے ہوا ہی کہین تازہ دلِ عاشق
اس آبلے کو پھوٹ کے بھرنا نہین آتا

مشاطہ کی حاجت اونھین کیا ہے شبِ وعدہ
بے شانہ و آئینہ سنورنا نہین آتا

۱۶ جن پہ شب فرقت کے گذر جاتے ہین صدمے
کیا جی سے جلال انکو گذرنا نہین آتا ۹

اجل نے قصہ مرا شب کو مختصر نکیا
چراغ زیست کو رخصت دم سحر نکیا

یہان تمھارے تغافل نے کچھ اثر نکیا
کبھی ہماری خبر لیکے بے خبر نکیا

کشش نے دلکی تو مائل وہین ادھر نکیا
رجوع تو نے بھی حسرت بھری نظر نکیا

ہمین خبر نہو یون دل بغل سے لیجاؤ
وہ چور ہی نہین آنکھو مین جسنے گھر نکیا

بغیر وصل مین گذریگی دل سے کہتا ہون
ارے شریر اگر تو نے کوئی سفر نکیا

عدو کے ساتھ ہی اچھا تم آؤ وقت اخیر
وہ اب کرینگے گوارا جو عمر بھر نکیا

جہان سُنا کوئی مجمع ہم اوسکو ڈھونڈھ آئے
زرا خیال پریشانی نظر نکیا

وہ سنکے ہوتے جو بیچین کیا قیامت تھی
ہمارے نالون نے اچھا کیا اثر نکیا

دیا یہین سے لکھے نے میرے خط کا جواب
ہزار شکر کہ ممنون نامہ بر نکیا

کسیکی یاد نے ٹھہرا لیا جو دلکو تو کیا
کوئی تدارک بیتابی جگر نکیا

خیال دوست یہ کہتا ہی کیون ہمارے بغیر
شب فراق کو تنہا کبھی بسر نکیا

تری گلی ہی کو سب گم کیا خدا جانے
جدھر ہی کعبہ کیا سجدہ یا ادھر نکیا

جرأت بھی کی تو کیا عشق مین وفا کے خلاف
جفا اوٹھائی تو کیا ضبط ہی اگر نکیا

غضب مین جان کہین پڑ نجائے اس ڈر سے
کسی نے رحم مرے اضطراب پر نکیا

شب وصال یہ اون انکھڑیون مین کیون آئی
حیا کو منع بھی ای شوخی نظر نکیا

بدل خدا سے نہ مانگی دعاے وصل صنم
کبھی زبان کو شرمندہ اثر نکیا

نہ بھیجتے کہین قاصد وہ بڑھتی دلکی تڑپ
بڑا گلہ ہی کہ ہمکو پیامبر نکیا

شب فراق تڑپ کر ہمین تو گذری تھی
سُنا ہی تمنے بھی آرام رات بھر نکیا

تمام عمر رہی جستجوئے یار جلال

١٧	رہے سفر ہی مین ہم گو کبھی سفر نکیا	١٩

خود ہی نہین جب اپنے دلِ زار کا پتا
کچھ سونچ مین ہین کھوئے ہوئے سے ہین آپ ہم
بہکا ہوا ہی آئے گا زاہد نہ راہ پر
کی عاشقون نے آکے جبین سائی اسقدر
میدان گھر کو اشکونکے طوفان نے کردیا
سیتلا یئن منھ سے پھوٹ کے چھالے ہی پاؤنکے
کوسون نہین ہی یار تری جلوہ گاہ مین
پامالیِ فرار سے ملتا ہی بعد مرگ

کیونکر لگائے گا کمرِ یار کا پتا
قاصد کو دیکے کوچۂ دلدار کا پتا
دین لاکھ رند خانۂ خمار کا پتا
ملتا نہین ہی سنگِ درِ یار کا پتا
در کا کہین پتا ہی نہ دیوار کا پتا
جوشِ جنون مین وادیِ پرخار کا پتا
ہوش و حواس طالبِ دیدار کا پتا
کچھ کچھ کسی کی شوخیِ رفتار کا پتا

١٨	جب خاک مین ملا چکے پھر یہ پوچھتے ہو کیا تم مرقدِ جلال وفادار کا پتا	٩

چاہتا ہون کہین گر پڑکے رسا ہو جانا
آکے خوش خوش مرے گھر اوسکا خفا ہو جانا
اللہ اللہ کہان عرش کہان تیری آہ
آمد اوس ہوش ربا کی ہی خبر دیتا ہی
کھا بھی لیتے ہین کچھ آخر کو مریضِ الفت
جی گئے ہم جو کہا آپ نے مرنا نہین تو
بے رخی دیکھنا ہو دلکی جو مجسے شبِ وصل
جان لینے کے ہوا کرتے ہین انداز کچھ اور
مارا تو مارونگی تجھے کہتی ہی تنہائیِ ہجر
جتنا بدکہتے ہین ناصح مرے ہوتا ہی خلاف

توہی رہبر مری ای لغزشِ پا ہو جانا
ہائے یون اچھے مقدر کا برا ہو جانا
کیون دلِ دردرسیدہ یہ رسا ہو جانا
دفعتہً کھوئے ہوش بجا ہو جانا
زہر کا کام ہی ایسون کی دوا ہو جانا
دیکھیے کوسنو نکا اپنے دعا ہو جانا
کوئی دم کو مرے پہلو سے جدا ہو جانا
سیکھے تو اونکی ادا پہلے قضا ہو جانا
مجسے آسان نہین عہدہ برآ ہو جانا
واہ رے اونکا برا ہو کے بھلا ہو جانا

کسی بیمار دمسیحا کے ہی آنیکی دلیل
درد دل کا مرے کم ہو کے سوا ہو جانا

بے نیازی مین ہے بندہ نوازی بھی شریک
چاہتا ہی جو کوئی بت سے خدا ہو جانا

وادی عشق ہی ای وحشت دل جائے ادب
گھر ہی سے چاہیے ہی برہنہ پا ہو جانا

یہ محبت ہی وہ عیسی کہ بنا دیتی ہی
مرض الموت کو مرنے کی دوا ہو جانا

١٩
خوبرویونکی جفا مین کبھی کچھ سہکے جلال
تو بھی بدنام کن اہل وفا ہو جانا
١۵

دل ڈھونڈھ رہا ہی جسے ہان نہین ملتا
دلبر تو بہت جان کا خواہان نہین ملتا

کھو دیتی ہی دنیا سے زخود رفتگی عشق
اس راہ مین گم ہو کے پھر انسان نہین ملتا

رہبر ہی رہ شوق کی بربادی عاشق
بے خاک ہوئے کوچہ جانان نہین ملتا

ای دست جنون ہم بھی زرا ٹکڑے اوڑائے
دل پھاڑنے والونکا گریبان نہین ملتا

سرگشتہ ہین اک عمر سے دیوانے تمہارے
گم ہوش جہان ہین وہ بیابان نہین ملتا

ای باد صبا راہ بتا تو ہی ہوا اپنی
چھوٹے ہین قفس سے تو گلستان نہین ملتا

٢٠
تا عرش جلال آہ کوئی پہنچی ہی شاید
اللہ دماغ دل نالان نہین ملتا
٧

کیا دل مین خون آرزوئے وصل کا ہوا
آتا ہی آنسوؤن مین لہو کچھ ملا ہوا

خوش ہو گئے عدو جو وہ ہم سے خفا ہوا
اچھا یہی سہی کہ برون کا بھلا ہوا

پروانہ گر کے بزم مین کہتا ہی شمع پر
دیکھو لگی بجھاتا ہی یون بھی جلا ہوا

کیسا زرا سی چھیڑ مین رویا ہی پھوٹ کر
دل کا ہمارے آبلہ تھا کیا بھرا ہوا

آنکھ اوٹھ گئی جدھر نظر آیا جمال دوست
پردہ ہی جلوہ گاہ کا اوسکے اوٹھا ہوا

کیونکر کہون وہ ماہ شب وعدہ آگیا
شمعین او داس جلتی ہین دل ہی بجھا ہوا

اسکا علاج کیا کرے ای ہمنشین کوئی
بیٹھے جب اوسکی بزم مین درد اوٹھ کھڑا ہوا

ٹھکرا کے میری قبر کو تم بے نشان کرو
مر کر نمود چاہتا ہے اک مٹا ہوا

دیکر پیام وصل کا مردے جلا دیے
اللہ ان بتون کا یہ پیمبر خدا ہوا

ہم لن ترانیان نہین سننے کے آپ کی
موسے کی دید کا ہے فسانہ سنا ہوا

٢١
آخر تک جفائین سہکے نہ کی جب کہا جلال
بولے وہ باوفا ہی کرتے ہین کیا ہوا
١١

ستم سے لطف نے کچھ بڑھکے دلفگار کیا
تسلیون نے تری اور بے قرار کیا

یہ خوب لاش پہ آکر گنہگار کیا
کہ آپ تو ہوئے پیدل ہمین سوار کیا

یہ کسکی تیغ چلی حلق پر کہ ذبح کے بعد
گلے لگا کے ہمین خوب اجل نے پیار کیا

نکل کے سینے سے آنکھون مین دم رہا تا دیر
بہت کسی کا دم مرگ انتظار کیا

غضب مین پڑ گئے چپ ہو کے بھی تو چین نہین
وہ پوچھتے ہین کہ کیون جبر اختیار کیا

تمھین تو وعدہ وفائی ضرور چاہیے تھی
چلو وہ ہمنے نہ وعدہ کا اعتبار کیا

کسی نے کھو کے جوڑا بندھا ہوا اپنا
ہمارے سوگ کے پردے مین کیا سنگار کیا

شب وصال مین اونکا وہ جاگ کے کہنا
کہ تمنے پاؤن دبا کر گنہگار کیا

٢٢
جلال وصل سے ہم ہو چکے تھے ناامید
ستم کیا کہ پھر اوسنے امیدوار کیا
٩

اُف نگہ آشنا کی جفا نہوا
پھر بھی میرا وہ بے وفا نہوا

ہمسے بیگانہ ہر یگانہ ہوا
آشنا لیکن آشنا نہ ہوا

مرحبا اے غم جدائی دوست
مر کے بھی مجھسے تو جدا نہوا

ادھر آنے مین کی کمی اوسنے
درد کم کم رہا سوا نہوا

زندگی تلخ ہجر یار مین تھی
جان دینے کا کچھ مزا نہوا

ترک ملنا کیا کسی سے تو کیا
باعث ترک مدعا نہوا

رشک عیسی اگر کوئی ہی تو ہو	جب کسی درد کی دوا نہوا
کیا شب غم کی سختیون کا ذکر	ٹوٹے ہمپر پہاڑ کیا نہوا

۲۳	بت پرستی جلال پیری مین نادم او بندۂ خدا نہوا	۹

دل ہمارا لیگئے اچھا کیا	یہ تو کہیے لے کے دل کو کیا کیا
دی تسلی آ گیا مجکو قرار	آپ تڑپا یا کیے تڑپا کیا
انتظار یار مین آنکھون نے مین	دم نکلتے رات بھر دیکھا کیا
ضبط کی داد اوستمگر نے نہ دی	شکوہ کرنیکا بڑا شکوا کیا
خود بتائے ہمنے ارمان اپنے کم	وصل مین وہ تو بہت پوچھا کیا
عشق نا انصاف کا دیکھو سلوک	ہمکو بیتاب اوسکو بے پروا کیا
کیون اوسے احباب کہتے ہین برا	کی بدی ہمسے بہت اچھا کیا

۲۴	اور بیگانہ ہوا بیگانہ تو جسقدر اوسکو جلال اپنا کیا	۸

جو منظور ہی اک نظر دیکھ لینا	بہت جلد میری خبر دیکھ لینا
مرے جذب کا تم اثر دیکھ لینا	دل از خود کھنچیگا جدھر دیکھ لینا
کلیجا کوئی تھام کر رہگیا ہی	ادھر جانے والے ادھر دیکھ لینا
جفاؤن کو تیرے بھلا دیگا ظالم	ترا ہنسکے زخم جگر دیکھ لینا
فلک ترتے ہونگے حبابونکی صورت	دکھائیگی جو چشم تر دیکھ لینا
جو کچھ اونکو لکھا ہی زیر پردہ خط مین	اوسے تو نہ اے نامہ بر دیکھ لینا
تماشا رہی بیقراریکا آکر	شب وعدہ تم رات بھر دیکھ لینا
شب وصل کہتا ہون جب منہ دکھاؤ	وہ کہتے ہین وقت سحر دیکھ لینا

گذرتی ہی شب یون ترسے منتظر کی
ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا

کہان ہی نہ پوچھو یہ تم دل دکھاکر
دکھا دینگے درد جگر دیکھ لینا

٢٥ | ٩

جلال آئنہ مین وہ کچھ دیکھتے ہین
غضب ہوگا تیرا ادھر دیکھ لینا

کہتے ہین نہ لینگے دل کسیکا
پہلو یہ نیا ہی دلبری کا

خود سے تو ادھر نہ جائینگے ہم
آئندہ جو قصد بیخودی کا

کیا تسے کہین کہ مرکے تم پر
کیا لطف ملا ہی زندگی کا

ہم ہین شب فرقت صنم ہی
اللہ ہی یا رب بیکسی کا

دیکھو نہ جواب سخت دینا
نازک ہی بہت دل آدمی کا

ڈرتے نہین دل دکھانیوالے
پڑتا نہین صبر بھی کسیکا

مرکر غم یار دے چکا ساتھ
بس دوست ہی یہ بھی جیتے جی کا

ہم روتے ہین آپ خندہ زن ہین
انجام بخیر اس ہنسی کا

٢٦ | ٩

دشمن ہوئے کیون جلال کے تم
کچھ تو ہی لگاؤ دوستی کا

ای دل اوس شوخ کا بیساختہ پن دیکھ لیا
جان پر بنگئی کیون شوق میں دیکھ لیا

چلتی پھرتی نظر آئین دل عاشق لیکر
تیری چلتی ہوئی آنکھون کا چلن دیکھ لیا

گوش گل نے نہ سنی ایک تمہاری فریاد
ای اسیران قفس رنگ چمن دیکھ لیا

یون سے چلے وادی غربت کو کہ اک حسرت سے
ہر قدم پھیر کے منھ سوئے وطن دیکھ لیا

الامان ہی ترے لب پر دل سوزان ہر دم
کیا سے کیا ہوگئی سینہ کی جلن دیکھ لیا

آنکھو نہ آئے تھے بندھوا کے جو پٹی دم نزع
چشم بنکر اونھین ہمنے ہمہ تن دیکھ لیا

دفن عریان ہی ہوکر تے ہین یوانہ عشق
کیون احبا ہمین پہنا کے کفن دیکھ لیا

ہم نہ بیٹھے تھے ترے سامنے کیا محفل مین | غیر کو دیکھکے کیون اپنی پھبن دیکھ لیا
اوسکی سی کہنے لگے دیکھکے ناصح وسے آپ | جانیئے جانیئے بس حضرت من دیکھ لیا
رُک گیا اور مُنھ پھیر کے چلنے والے | مرنیوالون کی تھی حسرت کہ چلن دیکھ لیا

۲۷ | شعر سنکر مرے سب ہو گئے بیتاب جلال
رہ گئی تھام کے دل بزم سخن دیکھ لیا | ۱۱

نگہ بے حجاب نے مارا | ترچھی چشم عتاب نے مارا
بھیجا خط کا تھا پیام اجل | انتظار جواب نے مارا
دیکھی زلف اوسکی وردوش عدو | اس پریشان خواب نے مارا
آنکھ اوسکی بدل گئی کیا جلد | ہمکو اس انقلاب نے مارا
سب ہوئے فوت مطلب وصل | اونکے شرم و حجاب نے مارا
جان لی اوس کمر نے بل کھاکر | زلف کے پیچ و تاب نے مارا
ہجر کی میکشی نے کھینچی تیغ | اونکے موج شراب نے مارا
سینہ پر ہاتھ اوسے نہ رکھنے دیا | دل ترے اضطراب نے مارا

۲۸ | شاق جینا فراق مین ہے جلال
زندگی کے عذاب نے مارا | ۹

ملال ہے دل آزردہ کے منانیکا | ملا ہے خوب اونھین پہلو سے اٹھ جانیکا
ارادہ ہے اوسے طرز جفا بتانیکا | کیا ہے قصد وفا نے مرے مٹانیکا
مجھے ہے اوسنے گلہ آپ کے بھر گئے کیون | اونھین ہے شکوہ مرے آپ مین نہ آنے کا
اک آہ مینے جو کی دل پکڑ کے بیٹھ گئے | یہی تھا حوصلہ تمکو مرے ستانیکا
گرونگا اونکے قدم پر کہ سر کو ٹھکرا دین | کیا ہے قصد مقدر کے آزمانے کا
ہو گئے صاحب خانہ جو ہر جگہ یوہین | تو میہمان کوئی تمکو نہین بلانے کا

جگر کے زخم ہنسین خون روئے دل میرا
سفید ہو گیا کیسا لہو زمانے کا

کبھی نہ یاد کوئی کشتۂ ادا آیا
مسیح بھول گئے معجزہ جلانیکا

اگرچہ ضعف سے بے حس پڑا ہون بستر پر
مگر ہے درد سے وعدہ اوٹھا بٹھانے کا

وہ بگڑین خواہ بنین خوب ہے اونھین لیکن
سلیقہ بگڑے ہوئے بخت کے بنانے کا

٢٩ — جلال جیب و گریبان پھٹے جب آپ اوٹھیان
ادا سے یار کے دامن اوٹھاکے حیا نیکا — ١١

تہ و بالا مرے نالونسے فرقت مین جہان ہوگا
زمین اوپر نظر آیگی نیچے آسمان ہوگا

نہین چھپنے کا تمسے لاکھ دردِ دل نہان ہوگا
ادھر دیکھو ادھر ڈھونڈو یہان ہوگا وہان ہوگا

کہان تیرے قدم اے بت و سر اپنا کہان اونپر
نصیب ایسا اگر ہوگا نصیبِ دشمنان ہوگا

ذرا تکلیف تو ہوگی تڑپتے دیکھ لو ہمکو
کوئی دم بیٹھنا دل تھامکر ای مہربان ہوگا

خبر کیا تھی کہ خاموشی ہی رازِ عشق کہدیگی
وہی غماز ہوگا جو ہمارا رازدان ہوگا

ہمین تو ضبط اجازت اُف بھی کرنیکی نہین دیتا
جسے تم آہ سمجھے ہو سمجھے دل کا دھوان ہوگا

جفا کرتے ہین کتنے با وفاؤن پر وہ دیکھین تو
ہمین جو آزماتے تھے اب اونکا امتحان ہوگا

اوسے برہم کریگی وصل مین بھی بیخودی اپنی
نہ پایا آپ مین ہمکو تو کیا کیا بدگمان ہوگا

جگر پر ہاتھ رکھکر جب وہ میرا درد پوچھینگے
بتائیگا اونھین کون اضطرابِ دل کہان ہوگا

نہونے دیگا پیوندِ زمین کوچہ جانان
ہمارا خاک ہونا بھی خلافِ آسمان ہوگا

٣٠ — ادھر بھی ملتفت دیکھینگے اوس نامہربان بت کو
جلال ایسا خدا ہے پھر کبھی کیون مہربان ہوگا — ١١

نہ جو اُف تک کرے اوسکو اگر مارا تو کیا مارا
ہمین تڑپا کے اے دردِ جگر مارا تو کیا مارا

مقدر پھوڑنا تھا آستانِ یار سے چل کر
جو سر اپنے در و دیوار پر مارا تو کیا مارا

ہدف پہلے خدنگِ ناز کا دل کو بنانا تھا
جگر پر تیر اوس بیداد گر مارا تو کیا مارا

برا لگو یا ہدف مارا جو دیکھا تیر چتون نے — ارے بے دید اک تیر نظر مارا تو کیا مارا
خبر لیکر ہماری کشتۂ بیداد کرنا تھا — تغافل سے اگرا و بے خبر مارا تو کیا مارا
دیکھے دلکو دکھایا نیش فرقت نے تو کیا حاصل — رگ جان پر ہماری نیشتر مارا تو کیا مارا
ہلا مارا نہ اے دل تو نے جب عرش الٰہی کو — تو پھر اہونکا نعرہ رات بھر مارا تو کیا مارا
ہمین وہ دشمن جان جب سمجھا جان نثار اپنا — پھر اسکی دوستی کا دم اگر مارا تو کیا مارا

۴۱ قفس مین بال و پر جب توڑ ہی ڈالے جلال اپنے
ہو لئے بوستان مین ہمنے پر مارا تو کیا مارا ۹

دل ہی اپنا ہی محبت مین نہ دلبر اپنا — ہاے قابو نہیں دونون مین کسی پر اپنا
ذبح کر ڈالنے کی ایک ادا یہ بھی ہی — آپ خود دست پہ کھینچکے دیدین ہمین خنجر اپنا
دیکھ لین نزع مین اوسکو جو وہ اب بھی آجاے — اور مہمان دم آنکھو مین ہی دم بھر اپنا
آئے ہر پھر کے جو اوس کوچہ مین ہم دل بولا — یہی دریا در ہا ہو گئے گھر اپنا
کہین اوسنے جو کہا او مرے مرنیوالے — ہو گیا اور بھی جینا ہمین دوبھر اپنا
بس مین لا سکتے نہین دلکو بھی اپنے ہم تو — اگ بیگانون کو کر لیتے ہین کیونکر اپنا

۴۲ سر کو ٹھکرائے کوئی ہم جو گرین قدمون پر
بخت اپنا یہ جلال اور مقدر اپنا ۷

تھ مین اونکے ہی دامان میرا — کیون نہ ٹکڑے ہو گریبان میرا
شت مجنون ہی بیابان میرا — قیس ہی سلسلہ جنبان میرا
ولی یاد اوسکی بھلا کر سب غم — یاد رکھئیے گا یہ احسان میرا
رد کہتا ہی کسیکا چھپکر — ڈھونڈھ لے دل جو ہی خواہان میرا
ول نہ اون گیسوؤن کے پیچ مین آ — دیکھ لے حال پریشان میرا
ول مین گھر آ کے مرے گھر مین کیا — صاحب خانہ ہی مہمان میرا

اک دن اس چرخ کو اُف کردیگا
اُف نکرنا شبِ ہجران میرا

آئینہ انجمن جانان کا
بنگیا دیدۂ حیران میرا

تم نہ تعب کوئی چٹکی لوگے
چپ نہوگا دلِ نالان میرا

خاک مین دکھلے ملے سب ارمان
مٹ گیا کیا سروسامان میرا

ایک ٹھوکر سے تری پا آہی
لاکھ جائین تن بیجان میرا

بندۂ عشق ہون کیا پوچھتے ہو
مذہب ای گبر و مسلمان میرا

آرزو ہی کہین رہ کون وہ کہین
جانے دے چھوڑ بھی دامان میرا

جان کیا عشق مین دیدی ہی بسمل
ملک الموت پہ احسان میرا

٣٣

بت پرستی کہین چھٹتی ہی جلال
بخدا یہ تو ہی ایمان میرا

١٥

آنکھ ملتے ہی یہان قابو نہ جس دل پر رہا
آپ کے بس مین نہین معلوم وہ کیونکر رہا

کیا خبر وعدہ کی شب کون آکے میرے گھر رہا
گھر کے اندر تم رہے مین آپ سے باہر رہا

اوسکی حسرت دیکھئے جس کو یہ ہو جائے یقین
دیکھنا موقوف اونکا روزِ محشر پر رہا

ذکر وہ میرا کرین بدبخت کہکر بزم مین
خوش نصیبی مین کہین مین غیر سے بہتر رہا

جان تھی فرقت کی شب ہی سے خفا جی جانتے
یہ رہا بیزار اوس سے وہ اسے دوبھر رہا

مجھسے تو بگڑی ہی تھی اوس سے بھی نہ آخر کو بنی
بے مروت دل کسیکا بھی نہ تو ہوکر رہا

دونون یکجا بھی ہوئے اسپر رہا ہم مین فراق
وصل کی شب وہ کہین سوئے کہین مین مر رہا

کچھ نہ ٹھہری یونہین میرا اونکا جھگڑا روزِ حشر
صبح سے تا شام پیشِ داورِ محشر رہا

٣٤

خشک آنکھین ہوتے روتے خوف عصیان سے ہوئین
پھر بھی رونا ہی جلال اسکا کہ دامن تر رہا

٩

سلوک ہے آتش نہان کا جو پھونکدے قصر آسمان کا

وہ شعلہ دل سے اوٹھے فغانکا کہ پردہ اوٹھ جائے درمیان کا
عجب نشیب و فراز دنیا دکھا گیا اضطراب میرا
گرا اوچھلکر تو گر کے اوچھلا زمین کا رکھا نہ آسمان کا
جس آگ نے اک غضب مین ڈالا کہان ہی اوسکا بجھانیوالا
کبھی یہ کمبخت کوئی چھالا نہ منھ سے پھوٹا مری زبان کا
جفا کا پھر نام ہی نہ لوگے کسیکو آزار کچھ نہ دوگے
جو بھولکر قصد تم کروگے مری وفاؤن کے امتحان کا
جو وادی شوق کے ہین جادے کدھر ہین وہ انکا زرا پتا دے
ہمین بھی اے بیخودی بتا دے ارادہ رکھتی ہی تو کہان کا
کبھی اگر جذب کھینچ لایا تو آپ سے باہر اوسنے پایا
کہان کہان مجکو ڈھونڈھ آیا گمانِ بد بیکر بدگمان کا
اگر ہون سو دل تو اوسکے صدقے ہزار جانین نثار کر دے
زرا کوئی حوصلہ تو دیکھے فراق دلبر کے نیمجان کا
جو دیکھیا آپکو داغ اپنا نشان تو کچھ اوسکا مین ندونگا
مگر کہونگا ضرور اتنا یہ کام ہی ایک مہربان کا

۳۵	پیام مرنا ہی زندگانی اجل ہی پیغامِ یارِ جانی وصالِ محبوب جاودانی فراق ہی اپنے جسم و جانکا	۹

مٹائیگا رنگ بوستانکا دکھا کے جور و ستم خزان کا
اوجاڑنا ہاے باغبان کا کسی کے آباد آشیان کا
جو کوئے الفت مین عاشق آئے وہانسے بے مرٹے نہ جائے
غرض کہ یون آپکو مٹائے کہ نام ہوجائے بے نشان کا

وہ دیکھنے مجکو آئے تو تھے مگر اوٹھے جلد کچھ نہ بیٹھے
ندیکھا افسوس دم نکلتے نکل گیا وقت امتحان کا

بہت رہے دیر مین جبین سا حرم مین بھی لاکھ سر کو ٹپکا
ہمارے سر سے گیا نہ سودا صنم ترے سنگ آستان کا

نہ اب اٹھی تب تو سنکر دل و جگر تھام لے گھڑی بھر
ذرا خبردار او ستمگر ارادہ رکھتا ہون مین فغان کا

یہان کسیکو سوائے رحمت نہین پہونچتی کوئی اذیت
رہے جو ایام در غربت ہمارا دل گھر ہی میہمان کا

جب آپ ستر نہان ہوئے ہین تو راز الفت عیان ہوئے ہین
جو مست کے خود لامکان ہوئے ہین سراغ پایا ہی لامکان کا

جو عنبر عشق دلربا ہی وہ اشک یا آہ نارسا ہی
یہ راز افشا کیا ہوا ہی کسی ہمارے ہی رازدان کا

نکال لی حسرتون نے میری نکلنے کی اپنے راہ اچھی
ادھڑ گیا اس تڑپ سے دلکی جو کوئی زخم جگر کا ٹانکا

۳۶	فغان وہ کیا اور کیا وہ نالا سنے ہی جسکو نہ سننے والا ہوا کرے لاکھ بول بالا جلال کے نالہ و فغان کا	۱۰

ہجر مین شاہد ہی میرے جذب کی تاثیر کا
کانکہ چھپاؤگے حلق ایک بے تقصیر کا
آبلے تلونکے ہین صحرا نوردی مین رفیق
دل ملے اُسکا وہ نامے ایدل دیوانہ کر
امتحان لیکر نگاہ و آہ کا دیکھین بہم

سے بے تصور کھینچ لانا یار کی تصویر کا
دیکھلو گے رنگ لانا خون دامنگیر کا
ساتھ ہی وحشت مین بھی چھوٹی ہوئی تقدیر کا
کام کیا آئیگا ہلنا عرش کی زنجیر کا
توڑ اونکے تیر کا ہم وہ ہمارے تیر کا

اللہ نہ پوچھیے کیون ہمسے دوستی کی تھی	بس اپنا دشمن جان آپ کو بنانا تھا
شب وصال ہی کیون جان پر نہ کھیلے ہم	یہ یادگار تماشا اوٹھین دکھانا تھا

۴۸	کسیطرح جو سمجھائیسے سمجھ نہین سکتی پھر اوس لگی کو جلال اگ ہی لگانا تھا	۱۱

نہ جیتے جی نہ ہمنے چین مرنے پر ذرا پایا	فلک تو بیٹا ہی تھا زمین نے بھی دبا پایا
وہ دل گم تھا جو اک مدت سے آج اوسکا پتا پایا	کوئی دلجو یہ کہتا تھا کہ ہمنے کچھ پڑا پایا
وہی دشمن ہمارا دوست اک نکلا دو عالم مین	اوسی ناآشنا کو پھر کچھ اپنا آشنا پایا
نہ پہونچین کان تک وا وسکے دلمین راہ پیدا کی	نہایت نارسا آہون کو الفت مین رسا پایا

۴۹	کسی بیدرد کے ہمدرد بننے کا یہ حاصل ہی لگی جس درد مین تھی ہی جلال اوسکو سوا پایا	۵

کب نالہ نکلکر یہ دوہائی نہین دیتا	آرام ترا درد جدائی نہین دیتا
دل ٹھوکرین کھاتا ہی رہ شوق مین لاکھون	کچھ خاک اس اندھے کو دکھائی نہین دیتا
نالونکی ہمارے خبر اوسکو نہین ہوتی	لو سننے ہی والوں کو سنائی نہین دیتا
دیکھ آئے کبھی دور ہی سے باب اثر کو	عشق آہ کو اتنی بھی رسائی نہین دیتا
چمکایا ہی غازے نے رخ یار کو جیسا	آئینہ کو صیقل یہ صفائی نہین دیتا
ای مرغ قفس موسم گل بھی تجھے افسوس	آکر کبھی پیغام رہائی نہین دیتا
سچ تو یہ ہی اوس بت کے سوا خلق مین واللہ	زیب اور کو دعوی خدائی نہین دیتا
ملتے ہین حسین اور بھی مہندی مگر ای شوخ	جوبن یہ سر انگشت حنائی نہین دیتا

۵۰	دل اپنا جلال آپ دیئے دیتے ہین اوسکو جو لیکے کبھی چیز پرائی نہین دیتا	۹

کھویا سا ہوا ہی دل دیوانہ کسیکا	آباد کرو ڈھونڈھکے ویرانہ کسیکا

دیکھا تھا کبھی جلوۂ مستانہ کسیکا
آتا ہی نہین ہوش مین دیوانہ کسیکا

مجنونکی طرح مین بھی ہون دیوانہ کسیکا
اک ہوش ربا اور ہی افسانہ کسیکا

ساقی کی محبت کا نہ کم جوش ہو دلمین
ہر وقت چھلکتا رہے پیمانہ کسیکا

سب دوست ہین مجھسے ہوئے کل رو اٹھا
اللہ رے تری یاد سے یارانہ کسیکا

ہو جائیگا صحرا اسے جنون ادی محشر
زنجیر ہلا دیگا جو دیوانہ کسیکا

جاگا شب فرقت کا پس دفن تو سوئے
مرقد مین ہلائے نہ کوئی شانہ کسیکا

بھڑکے کہ بجھے دلکی لگی سوز محبت
پرواہی یہ رکھتا نہین پروانہ کسیکا

زنار سے شاید کوئی رشتہ نہین اوسکو
کھائے تو قسم سبحۂ صد دانہ کسیکا

بھٹی کا دھوان ابر سیہ بنتا ہی اوٹھکر
اللہ کی رحمت ہی کہ میخانہ کسیکا

سن سن کے شکایت وہ کسیکی شب غم
ہر شکوے پر اک سجدۂ شکرانہ کسیکا

جی خوب بہلتا ہی بھلا ہو کہ برا ہو
سن لیتے ہین ناصح سے کچھ افسانہ کسیکا

جب گریۂ مینا کی صدا سنتے ہین ساقی
یاد آتا ہی کیا خندۂ مستانہ کسیکا

آباد حسینونسے جو دل تھا وہ ہی ویران
اب گھر ہی بلاؤنکا پریخانہ کسیکا

چل نجد کو کہتی ہی یہ تنہائیے وحشت
مل بیٹھے ملے کوئی جو دیوانہ کسیکا

لوگور غریبان سے چلے اپنی ہی کہکر
کچھ حال نکیرین نے پوچھا نہ کسیکا

۴۴ ہر چند جلال اپنا بناؤ نہین بنتا ۱۷
کیا دخل یگانہ ہو وہ بیگانہ کسیکا

کیون کسیکی جستجو کو دل گیا
کھوئے جانے کے سوا کیا ملگیا

آہ مجنون تھی کہ آندھی تھی کوئی
کوسون اوڑکر پردۂ محمل گیا

جل بجھا خود جب لگی دلکی بجھی
جان سے پروانۂ محفل گیا

نالہ وہ ہی تھام لین تب شکے دل
کیا اگر عرش الٰہی ہلگیا

کیون نہ پہونچا بام تک وہان آہ کے
نالہ شاید آسمان سے مل گیا

وہ جو آئے روح بالیدہ ہوئی
رکھتے ہی دو پھول مرقد کھل گیا

وقت مرگ آیا جو وہ صد مرحبا
سہل کر گئے نزع کی مشکل گیا

اک قدم جانا جدھر دشوار تھا
شوق لیکر سیکڑون منزل گیا

ہمکو بھی دو بھر تمھین بھی ناپسند
آگے تم ہو ... سے دل گیا

نیچی نظرین اونچی اب ... ہون
خاک مین ملتا تھا جسکو مل گیا

۴۴ | اک خلل مین لیکے آیا تھا جلال
پھر بھی بزم یار سے بیدل گیا | ۱۱

دنیا کا رہا عشق مین اک مست نہ دین کا
رکھا ہے کا فرنے یہین کا نہ وہین کا

گردون کو مٹانا ہی جو مجھ خاک نشین کا
پیوند کرے کوچۂ جانان کی زمین کا

کچھ شوق تو نظارہ کا پیدا کرین آنکھین
اوٹھ جائیگا خود پردہ کسی پردہ نشین کا

اب ضبط فغان دل سے مرے ہو نہین سکتا
اللہ نگہبان ہے تو عرش برین کا

معشوق تو نکے انکار ہی کو کہتے ہین اقرار
ہان ہان مین سمجھتا ہون مطلب ہے نہین کا

منگوا کے خبر یار کی گم ہمنے کئے ہوش
کھوئے گئے قاصد کو تیا دیکھے کہین کا

اوٹھکر تمھین جانے ندیا گر کے قدم پر
لو بیٹھ گیا نقش مرے نقش جبین کا

جنکو ہے تری حسرت دیدار زوے وصل
آنکھین لب اونھین کی ہین جو دل ہے تو اونھین کا

جنت مین بھی یاد آئیگا ای شیخ پس مرگ
جلسہ ہمین یاران خرابات نشین کا

آہ جو کسیکی ہے تو اللہ رے پس و پیش
سینے سے نکلنے مین دم باز پسین کا

۴۵ | سجدہ بھی جلال اپنا ہوا کوئی نہ مقبول
اک داغ کلیجے مین ہے اس داغ جبین کا | ۱۱

یہ کون گھر مرے آمادۂ فساد آیا
پکار فتنۂ محشر کہ خانہ زاد آیا

ہمیں نصیب جتانے وہ احسان یاد آیا
کب اپنے وعدہ فراموش کو میں یاد آیا

وہ اور مجھسے سنیں قصہ ہجر کا شب وصل
ضرور اونکی طبیعت میں کچھ فساد آیا

سب اوسنے آج مرادیں ہماری پوچھی ہیں
یہ پوچھکر کہ کہو سر میرے نام او آیا

سوال بوسہ سنوائیں گا لیان شاید
بہت کہیں سے کوئی غم نصیب شاد آیا

مبارک اس دل سودا زدہ کو کوچۂ زلف
دیار حسن کا اک شہر پر سواد آیا

بنا جو دشت میں سرگشتہ کا ترے عرقہ
طواف کرنیکو ہر ایک گرد باد آیا

جوان ہو گیا اک شیخ پیتے تو اک جام
پھر اٹھو پیر مغان کا کچھ اعتقاد آیا

چلا جو مرحلۂ عشق کو میں طے کرنے
پکارتا خضر شوق زندہ باد آیا

خدا سے آگے بھی کیا بولتے نہ دیکھے بت
کہیں ملیگی نہ اپنے بتوں کی ہمکو داد آیا

۴۶ جلال پھیر دیا اونسے لیکے دل میرا ۱۱
کیا تھا دور جسے پھر وہی فساد آیا

لازم ہی پوچھنا مرے حال تباہ کا
اظہار سن لو مدعیوں کے گواہ کا

اوٹھا جو شعلہ دل سے مرے گرم آہ کا
پردہ گریگا جلکے تری جلوہ گاہ کا

وارفتہ ہوں میں گردش چشم سیاہ کا
آنکھوں میں پھر رہا ہی وہ پھرنا نگاہ کا

کیا قصد ہی یہ پوچھکے چپ ہوتے کردیا
کیا فیصلہ کیا ہی کسی دادخواہ کا

تارے دکھائی دیتے ہیں اللہ ری تیرگی
اندھیر دیکھو ہجر کے روز سیاہ کا

دیکھو تو آنکھ اوٹھا کے رگڑتا ہی ایڑیاں
اک خاک میں ملا ہوا نیچی نگاہ کا

بے خاک میں ملے نہیں ملتا ہی کوئی دوست
بنجائے گردباد محبت کی راہ کا

بوسہ لیا ہی میں نے تو دشنام دو کوئی
مجرم امیدوار ہی عفو گناہ کا

جسطرح مجھسے دوست کے دشمن ہوئے ہو تم
بدخواہ یوں بنے نہ کوئی خیرخواہ کا

سودا ہی سر کو قدموں سے اوسکے لگا رہی
آنکھوں کو آرزو ہی کہ ہوں فرش راہ کا

کیا سو رہا ہی چین سے فتنہ لیے ہوئے — گوشہ مین اوسکی آنکھ کے دامن نگاہ کا
چپ لگ گئی ہی اک بت ظالم کے عشق مین — ضبط فغان ہی نام ہمارے گناہ کا

۴۷ دل ہو نہ ہو اوسی کی گلی مین ہوا ہی جلال — سنتے ہین ہم کبھی کبھی اک نعرہ آہ کا ۱۳

بتونکے عشق کا انجام کار کیا ہوگا — مآل اے مرے پروردگار کیا ہوگا
وہ ہاتھ رکھکے دل بیقرار پر بولے — جو یون بھی اسکو نہ آیا قرار کیا ہوگا
جو یاس ہوگئی وصل و وصال دونون سے — تو اب بھرا ہی دل امیدوار کیا ہوگا
سفید ہوگئین آنکھین تو دیکھیے اندھیر — اب اور ظلم شب انتظار کیا ہوگا
وہ دردِ دل سے تڑپ میری دیکھکر اونکا — ہر اک سے پوچھنا یہ بار بار کیا ہوگا
دل و جگر بھی لہو ہوکے بہگئے دونون — اب اپنا دیدۂ تر اشکبار کیا ہوگا

۴۸ جلال آہ تری پڑ چکی رقیبون پر — بھلا یہ تیر کلیجے کے پار کیا ہوگا ۷

دل کو نالہ بھی کر نہین آتا — ابھی منہ کو جگر نہین آتا
اوسکو لکھتا ہون خط شوق جہان — جا کے پھر نامہ بر نہین آتا
لاکھ ملجائے خاک مین کوئی — وہ صنم راہ پر نہین آتا
جائین ہر چند عرش پر نالے — نہین آتا اثر نہین آتا
آ نکلتے ہو جسکی خواب مین تم — خواب اوسے رات بھر نہین آتا
تیرے در پر جو آ پڑے مین انھین — بھول کر یاد گھر نہین آتا
خود چلے آئین وہ بجا ہین جو ہم — صبر ہی تو مگر نہین آتا
تم سلامت زرا یہ پھر کہنا — مرمٹے تجھکو ڈر نہین آتا
چارہ گر دل کا بھی جگر کا بھی ہی — درد تیرا کدھر نہین آتا

اونکا کہنا مرے سر بالین ۔۔۔ ہوش مین ہجیر نہین آتا

٤٩ حسرت سے اوچھل وہ آنکھ سے ہی جلال
کچھ نظر کو نظر نہین آتا ١١

تنہا شب غم عاشق کا دل نہین ہوتا ۔۔۔ تم دل کی جگہ ہوتے ہو جب دل نہین ہوتا
دل عاشق و معشوق کے جبتک نہین ملتے ۔۔۔ دل بیٹھنے کا لطف ہی حاصل نہین ہوتا
پہلو مین مرے بیٹھکے کہتا یہ کسیکا ۔۔۔ قابو مین کسیوقت ترا دل نہین ہوتا
شوخی نہو پیدا دل عشاق مین جبتک ۔۔۔ معشوقونکی صحبت کے وہ قابل نہین ہوتا

٥٠ ہر چند جلال اوسکے نکالے کوئی ارمان
راضی کبھی ارمان بھرا دل نہین ہوتا ٥

دیکھتے تھے وہ مین تڑپتا تھا ۔۔۔ قابل دید یہ تماشا تھا
زندگی اپنی جسکو سمجھا تھا ۔۔۔ اوس پرایہ دل تجھے بھروسا تھا
سنکے نام اوسکا دلکو تھام لیا ۔۔۔ نامہ بر سچ بتا کہ یہ کیا تھا
ہم کہان وہ کہان کہان شب وصل ۔۔۔ یہ بھی اک خواب ہمنے دیکھا تھا
داور حشر نے دیا کیون دخل ۔۔۔ تھا جو کچھ ہمسے اونسے جھگڑا تھا
کیا دکھے دلکو پھر دکھاوگے ۔۔۔ تمنے کسدن مزاج پوچھا تھا
کاش آتے نہ تم عیادت کو ۔۔۔ یون ہین بیمار عشق اچھا تھا
روک سکتا ہی کون تیر ترا ۔۔۔ میرے ہی دل کا یہ کلیجا تھا
اب جلاتا نہین کسیکو کوئی ۔۔۔ میرے دم تک وہ بس مسیحا تھا
ہر تمنا کو ہجر قاتل مین ۔۔۔ خون کا اپنے مجھسے دعوا تھا
کچھ نہ کام آئی میرے تو شب ہجر ۔۔۔ موت تیرا اثر بھروسا تھا
کل وہ اک آرزو بھرے دلکو ۔۔۔ سلکے تلوون سے ہاتھ ملتا تھا

۵۱ دل ہین دی تھی جگہ جب اوسکو جلال ۱۴۳
پھر گلہ چٹکیون کا بیجا تھا

وہ برق وش جو نگہ پھیر کر روانہ ہوا
سمند کو تپش دل کے تازیانہ ہوا

وہ آبدیدہ جو سنکر مرا فسانہ ہوا
مجھے بھی اشک بہانیکا اک بہانہ ہوا

کب آکے انکھو مین گھر کر لیا خبر نہوئی
نگاہ ملتے ہی کچھ اور کارخانہ ہوا

ہمارے اس دلِ صد چاک و چشمِ حیرا نکا
رقیب آئنہ اونکا حریف شانہ ہوا

ہمین پر آہ ہماری پڑی وہ بلبل ہین
ہمیشہ برق کی نذر اپنا آشیانہ ہوا

لگے بہانے تم آنسو جو سنکے سوز فراق
لگی بجھانے کا ہمکو بھی اک بہانہ ہوا

۵۲ جلال بے سبب آتی نہین مجھے ہچکی ۷
کہین ضرور مرا ذکر غائبانہ ہوا

تیری در زدیدہ نگہ سا کوئی عیار نہ تھا
آنکھ ملتے ہی مرے بر مین دل زار نہ تھا

کب جدائی مین غم یار مرا یار نہ تھا
درد کس حال مین ہمدردِ دل زار نہ تھا

دل لہو ہوکے نہ بہتا ہو کہین آنسو مین
پیشتر ہجر مین یہ گریۂ خونبار نہ تھا

لن ترانی نے بڑھا دی ارنی کی تکرار
طالبِ دید کا پہلے تو یہ اصرار نہ تھا

دلکا کیا شکوہ ہے بحث اوسسے جو کچھ ہو تو گلی
بیخودی آپ ہی اپنا مین طرفدار نہ تھا

تہ حسرت بھی جو رہنے کو ملے مر کے تو کیا
کوچۂ یار نہ تھا سایۂ دیوار نہ تھا

کی جفا تمنے کسی پر تو مجھے یاد کیا
پھر کہو گے کہ وہ کمبخت وفادار نہ تھا

کافرِ عشق کو بندہ نہ خدا کا سمجھے
ان مسلمانون مین شاید کوئی دیندار نہ تھا

پاؤن پھیلائے ہین کیا اوسکی گلی مین آکر
مرا تابوت ابھی تک تو گرانبار نہ تھا

دلِ ناکام کو ہم کھو کے بہت پچھتائے
کام اوس سے بھی نکلجاتے تھے بیکار نہ تھا

سہل اگر جانتے ہم سہل تھا ملنا تیرا
خود سمجھتے جو نہ دشوار تو دشوار نہ تھا

چارہ گر کھینچ تو لیتا مرے سینے سے بھلا	ناوک یار کلیجے ہی مین تھا پار نتھا

۵۲	ہائے قاتل نے ہمین کو نہ کیا قتل حلال مجرم آخر وہی ٹھہرا جو گنہگار نتھا	۱۳

وہ جان بلب پا کے مجھ حزین کا سمجھ کے راہی بجھے کہین کا
یہ کہنا اک بدگمان حسین کا کہ لے چلا شوق حورِ عین کا
وہ عذر ادھر میرے شرمگین کا سکوت بعد اوسکے اوس حسین کا
ادھر تقاضا دلِ حزین کا کہ پھر ہون مشتاق مین ہنین کا
کبھی کبھی تیرے در پہ آنا نصیب کو اپنے آزمانا
رہے سلامت یہ آستانا مٹانے والا خطِ جبین کا
نہ خونِ ناحق چھپیگا غافل پکار اوٹھینگے زخم بسمل
کرا پنا دامن تو پاک قاتل لہو چھڑا نا پھر آستین کا
کبھی جو خواب آگیا شبِ غم دکھا گئی آ اداوسکی ہمدم
نظر مین پھر نا ہماری پیہم وہ اوٹھکے محبوبِ دلنشین کا
لٹانے آئے ہین ٹھوکرون سے فرار وہ اپنے مرمٹو نکے
کہین ہین صد مرحبا کے نعرے کسی طرف غل صد آفرین کا
نگہ کی شوخی اثر دکھادے حیا کو بھی شوخیان بتادے
خود اپنا پردہ ذرا اوٹھادے حجاب اوس چشمِ شرمگین کا
یہین تھا قسمت مین آکے پڑنا اسی جگہ ایڑیان رگڑنا
یہ اللہ اللہ قدم پکڑنا بتون کے کوچہ کی سرزمین کا
شبِ فراق اوسنے بھی نہ پوچھا سر اپنا پٹکا کیا مین تنہا
اجل نے میری کیا ہے پیدا دماغ خوبانِ نازنین کا

برہمن و شیخ ہیچ ہین سب نہ کوئی ملت ہی کچھ نہ مذہب
ہمین تری بندگی سے مطلب کہان کا جھگڑا یہ کفر و دین کا

نہ ہجر دلبر کرے گوارا نہ پھر کے آئے یہان خدارا
وہان گیا ہی جو دل ہمارا تو کاش وہ ہو رہے وہین کا

ہم سمجھ لے اگر تو بہتر نہ کھینچ تو انتظارِ محشر
یہین مرا اپنا فیصلہ کر کہ یار جھگڑا یہ ہی یہین کا

نہ پوچھو اسوقت ہین جہان ہم کھڑے ہین بالائے لامکان ہم
پھر آپ ہی مین رہے کہان ہم ارادہ جب کر لیا کہین کا

شکایتِ ہجرِ یار کرنا اجل کا یا انتظار کرنا
پڑے شبِ غم شمار کرنا ہمین نفسہاے واپسین کا

ازل ہی سے ہی خراب مٹی کہ ہی وہان بود و باش اپنی
زمین ہی بیدرد جس گلی کی فلک ہی بیمہر جس زمین کا

تھکا کے اسکو تلاشِ منزل بٹھا گئی ہی کچھ ایسا ایدل
کہ ہی اب اوٹھنا زمین سے مشکل مرے غبارِ فلک نشین کا

نہ ہوگا تیر او ستمگر یہ کھینچ لینا اداے خنجر
سمیٹ کر دامنون کو ہمبر چڑھانا رہ رہ کے آستین کا

١٣	وہ مہ جبین فاتحہ کو آکر لگائے مرقد کو جسکے ٹھوکر دماغ ہو کیون نہ آسمان پر جلال اوس قبر کی زمین کا	١٠

ہوا و ابر کہ ساقی کہ لالہ زار نہ تھا — مگر یہ ہیچ تھے سب جب وہ گلعذار نہ تھا
سر اپنا لائقِ پابوس ای نگار نہ تھا — یہ ٹھوکرون کا تری کیا امیدوار نہ تھا
وفاے عہد کا ہمکو یقین کیا ہوتا — تمھین کو وعدہ کا اپنے جب اعتبار نہ تھا

کبھی ذہبر بھی وہ محمل نشین اوتر پڑتا
یہان بھی قیس کی تربت مرا مزار تھا

مجھی کو تمنے نہ دی جرمِ عشق کی تعزیر
مین بیگناہ تمھار اگنا ہگار تھا

کچھ اوسکے آتے ہی تسکین تھی اگرچہ وہ شوخ
شکیب و صبر نتھا راحت و قرار نتھا

بتا ئین کیا تمھین کیون ترکِ عشق کر بیٹھے
نہ جبر اوٹھائے گئے دلپر اعتبار نتھا

ہم آپ ہی مین کچھ اے ہمنشین نتھے شبِ وصل
کسے خبر ہی کہ تھا یا بغل مین یار نتھا

کسیکی راہ مین برباد ہی صبا رکھتی
اوڑا بھی دینے کے قابل مرا غبار نتھا

وہ دلمین لیتے تھے چٹکی ہم اُف نکرتے تھے
بغل مین رکھکے ستم اونکا ناگوار نتھا

۱۱	جلال نزع مین ہچکی بہت غنیمت تھی کوئی بس اسکے سوا اوس کا یادگار نتھا	۵۴

عشق مین دل جو مرا ہمدم و ہمراز بھی تھا
وہی کمبخت تو رسوا کن و غماز بھی تھا

ہمسے کچھ ساز بھی تھا بخت کو ناساز بھی تھا
سببِ وصل بھی تھا تفرقہ انداز بھی تھا

یون مری رات تری منتظری مین گذری
چشم بر راہ بھی تھا گوش بر آواز بھی تھا

کشتنی کون تھا قاتل نے کیا قتل کسے
سر بکف دیدے اک عاشقِ جانباز بھی تھا

ٹھوکرون سے جو کسی کی کوئی سر ہی پامال
کبھی قدمو لینے لگا تھا یہ سرافراز بھی تھا

دیکھتے تھے نگہ کم سے بہت وہ جسکو
دیکھنے والون مین اونکے وہی ممتاز بھی تھا

حسن پر اپنے تعلی بھی تھی نخوت بھی اونھین
عشق پر اپنے ہمین فخر بھی تھا ناز بھی تھا

بے پری ہی نے قفس مین ہمین رکھا تھا اسیر
پست کچھ حوصلۂ حسرتِ پرواز بھی تھا

کیون یہ سب تیرے ہی نیرنگ تھے اے دہرِ دو رنگ
یا شریک اور کوئی شعبدہ پرداز بھی تھا

چٹکیان دل ہی مین لیتا تھا نہ دلبر کا خیال
خوابِ راحت مین ہمارے خلل انداز بھی تھا

جرم کہتے ہین زبان بند ہوا چاہتی ہی
توبہ کرتے تو درِ توبہ ابھی باز بھی تھا

اپنے سب مطلبِ دل غیر سے ہم کہہ بیٹھے
یہ نہ سمجھے تھے کوئی اہلِ ترا راز بھی تھا

قبر پر آ کے مری اونکا اداسے کہنا | ناز جبتک تم اوٹھاتے تھے یہان ناز بھی تھا
قول تھا یہ بھی کسیکا کہ ہی مرنا اک کھیل | عشقبازون تمھارے کوی جانباز بھی تھا

۵۵
سچ ہی تم سوچتے کیا عشق کا انجام جلال
تھی جوانی بھی جوانی کا سر آغاز بھی تھا
۱۵

کسیکا اک جھلک دکھلا کے برق طور ہو جانا | کسیکے ہوش کا گم ہو کے کوسون دور ہو جانا
غضب ہی دور کھنچتے کھنچتے اونکا دور ہو جانا | خلاف آدمیت ہی بشر سے حور ہو جانا
محبت مین تری عالم نرالا ہی مرے دل کا | کبھی مختار بنجانا کبھی مجبور ہو جانا
جھکا دیتا ہی سر کو آئنہ کے روبرو آخر | زراسی خوبروئی پر بہت مغرور ہو جانا
وہ کرلے اپنے دو باتین فلک بات ہی کیا ہی | کسی محزون کا اکدم کے لیے مسرور ہو جانا
خبر دیتا ہی اک پیمان شکن ساقی سے رنجش کی | بہم لڑ کے پیمانون کا چکنا چور ہو جانا
گناہ عاشقی خواہان تعزیر آپ ہوتا ہی | بنا دیتا ہی شوق دار خود منصور ہو جانا
اگرچہ عشق مین سب اپنی ہشیاری کی باتین ہین | مگر قسمت مین تھا دیوانہ ہی مشہور ہو جانا
نہ آئیگا شب وعدہ بھی کوئی دفن تنہا ہی مین | چراغون کی اوداسی شمعونکا بے نور ہو جانا
تہ و بالا کیا ہی میری اک اف نے دو عالم کو | قیامت ہی فغان زیر لب کا صور ہو جانا

۵۶
رولاتا ہی خود اپنے حال پر بے اختیار ہر شعر
جلال اک بت کے بندے ہو کے یون مجبور ہو جانا
۱۱

ارے زاہد یہ کچھ مشتاق وصل حور ہو جانا | وصال شاہد مقصود سے یون دور ہو جانا
حجاب آنکھون مین آنا بیحجابی دور ہو جانا | دکھاتا ہی مزے اوس مست کا مخمور ہو جانا
ادہر تیر نگاہ لطف کے مرہم کا رکھدینا | جلن کا دل کے داغون کی اودھر کافور ہو جانا
بڑھاتا تھا رے دست ہوس کے حوصلے کیا کیا | وہ اونکا پاس سے ہٹ ہٹ کے شب کو دور ہو جانا
جو ساغر بھولکر منھ سے لگاؤن یاد ساقی مین | لہو کے گھونٹ تو اے بادہ انگور ہو جانا

صنم جھکتا ہی سر اپنا بمشکل تیرے سجدے مین
قدم لیکر ترے اللہ یہ مغرور ہو جانا

کرشمے اوس پری کی یاد گیسو کے کوئی دیکھے
بلا کے بھیس مین آنا نظر مین حور ہو جانا

بپا اندھیر اوس مہ کی جدائی مین دکھاتا ہی
شب مہتاب فرقت کا شب دیجور ہو جانا

یہ ممکن ہی کہ سرمہ طور کا بنجاے خاک اپنی
مگر چشم بتان کا شرط ہی منظور ہو جانا

تری سوداز دہ ننگ خلائق ہی بخبر بیخود
محبت مین ہی لازم کچھ نہ کچھ مشہور ہو جانا

۵۷ جلال آخر نہ تو ابتک ہوا اب قیامت کی ۱۱
صدا دیتا ہی باب توبہ کا معمور ہو جانا

خود اوسکا اپنی نزاکت سے زور چل نسکا
نگہ جو مجھسے پھری تھی اوسے بدل نسکا

مرا کلیجا بھی کیا دل مین رہکے مل نسکا
خیال یار ترا یون بھی جی بہل نسکا

وہ تمکو وصل مین کیا رونمائی مین دیتا
کہ جسکے دل سے اک ارمان تک نکل نسکا

امید اوس سے ہو کیا پائمال کرنے کی
ملا کے خاک مین ہمکو جو ہاتھ مل نسکا

ہمیشہ انجمن عشق بے چراغ رہی
کنول بجھے ہوئے دل کا ہمارے جل نسکا

تڑپنے دل کی اوچھالا ہزار فرقت مین
ہماری چھاتی کا پتھر مگر اوچھل نسکا

کسیکی ترچھی نظر سیدھی ہو گئی تو کیا
پڑا تھا بل جو مقدر مین وہ نکل نسکا

عجب عشق کی افتاد تھی کہ صورت اشک
خود اپنی آنکھ سے مین گر پڑا سنبھل نسکا

ترے تصور و تصویر سے یا دو خیال
کسی سے چار گھڑی دل مرا بہل نسکا

ستم ہی یار پیادہ ہوا و رہم ہون سوار
چلا وہ لیکے جنازہ تو اور چل نسکا

عدو نے آکے عیادت کو بے اجل مارا
ورود تھا ملک الموت کا کہ ٹل نسکا

کسیکے جلوے سے مین جل گیا کہ ای موسے
چراغ طور کا بھی میرے آگے جل نسکا

۵۸ جلال کہتے ہین اسکو ہجوم حسرت دید ۱۳
کسیطرح مری آنکھون سے دم نکل نسکا

وفا مانع ہی ذکر اوسکی جفا کا ہو نہین سکتا
شکایت کا محل ہی اور شکوا ہو نہین سکتا

قضا کہتی ہی زندہ کشتہ اوسکا ہو نہین سکتا
ادا کہتی ہی کیا قاتل مسیحا ہو نہین سکتا

کہو اگر جوش وحشت کا سبب کیا ہو نہین سکتا
غبار دل پریشان ہو کے صحرا ہو نہین سکتا

دل نالان ارادہ ہی فقط ہی دادخواہی کا
ترے برپا کیے سے حشر برپا ہو نہین سکتا

بنی ہی میری حیرانی تری محفل کا آئینہ
تماشایون کو بھی محو تماشا ہو نہین سکتا

تصور عاشقونکا دیکھ ہی آتا ہی جا جا کر
کہین پردہ نشین ہر چند پردا ہو نہین سکتا

ہماری کامیابی وصل مین بھی غیر ممکن ہی
وہ پوچھین بھی تو اظہار تمنا ہو نہین سکتا

ملا کر خاک مین چھپایگا تو اے فلک ہمکو
پھر ایسا مٹنے والا مٹکے پیدا ہو نہین سکتا

بھروسا جذب پر اپنے بہت کچھ ہی ہمین لیکن
وہ کھنچا ہی ہمسے کر دے ترک ایسا ہو نہین سکتا

تغافل اسکو کہتے ہین ستم کا مین تقاضا ہون
وہ کہتا ہی کہ ہمسے جور بیجا ہو نہین سکتا

عنایت نے تری جور و ستم تیرے بھلائے ہین
کیا ہی جبسے شکر اوس منھ سے شکوا ہو نہین سکتا

جہان دل آگیا ان دلرباؤنپر گیا گذرا
کہ اپنا ہو کے بیگانہ پھر اپنا ہو نہین سکتا

بھلا جامہ دری کیا عاشقونکی پردہ در ہوگی
جنون رسوا کرے مجکو مین رسوا ہو نہین سکتا

مرے سینہ مین رہنا تیرے پیکانکو ہی کیا مشکل
اگر دل ہو نہین سکتا کلیجا ہو نہین سکتا

۵۹ جلال اوس رشک عیسی کے مریضان محبت مین
بہت اچھا ہی جو بیمار اچھا ہو نہین سکتا ۱۵

شب وعدہ وہ اوس شوخ حسین کا
ادا سے کہکے ہان کہنا نہین کا

گیا تھا کل جہان دل جان بھی آج
مصمم قصد رکھتی ہی وہین کا

خود اپنے ہاتھ سے ہمکو بٹھتے ہین
پتا ہم دیکے قاصد کو کہین کا

نکلنے مین ہی کیون دم کو پس و پیش
یہ جھگڑا کیا ہی وقت واپسین کا

جلال اوٹھکر ہوا ہی دود دل جمع

۶۰ فلک ہوا اور اپنی سرزمین کا ۵

جان مضطر ہوئی بیچین اگر دل ٹھہرا
کچھ ٹھہرنیکا نہ کمبخت کے حاصل ٹھہرا

ہاے مین ذبح بھی ہوسکنے نہ قابل ٹھہرا
کیون رُکا ہاتھ یہ کیون خنجر قاتل ٹھہرا

ہر جگہ نجد مین لیلی کو صدا آتی تھی
یہی مجنون کی لحد ہے یہین محمل ٹھہرا

لیچلی قبر سے بھی کوچۂ جانان کی کشش
گر کے اک لحظہ ٹھہرنا ہمین مشکل ٹھہرا

۱۱ ہاتھ رکھ رکھکے جلال اونکا یہ کہنا شب وصل
جو نہ وقت مین ٹھہرتا تھا وہ اب دل ٹھہرا ۵

بتکدہ ہی مین بس قیام کیا
شیخ کے کعبہ کو سلام کیا

ہمکو رسواے خاص و عام کیا
خوب اے عشق نیک نام کیا

دل ناکام تونے کام کیا
کہ مرا کام ہی تمام کیا

مر مٹا کوئی دھوم ہوا اسکی
بے نشان ہوکے ہمنے نام کیا

ضعف نے نقش پا کیا ہمکو
ہر قدم کو رہ مین مقام کیا

کھینچ لایا اوسے یہان آخر
جذب دل کیا ہی اہتمام کیا

وصل کی شب تو صبح کردی فلک
سحر ہجر کو نہ شام کیا

رکھا ساقی نے شیشہ سان گریان
کبھی خندان نہ شکل جام کیا

ہجکو مرغ سحر کرونگا حلال
رات کیا نیند کو حرام کیا

باز آئے صنم پرستی سے
بندگی کو تری سلام کیا

۶۲ کافر عشق بھی بنا کمبخت
پھر نہ اوسکو جلال رام کیا ۱۱

ادھر سے عاشق ناکام جب خطاب ہوا
کہا یہ دل نے کہ لے ابکامیاب ہوا

یہان جو قصد دعا وقت اضطراب ہوا
در قبول پکارا کہ مستجاب ہوا

غنا تو اسے بھری تھی وہ چشم نم آگین
ہزار لطف ملے جب کوئی عتاب ہوا

بڑھا دی دل کی تڑپ ہاتھ رکھ کے سینہ پر
تسلیوں نے تری اور اضطراب ہوا

کچھ اعتبار ہمارا نہین یہ کہتا ہے
تمہارا حسن ہوا یا مرا شباب ہوا

حرام موت نہ مرنے دیا جدائی مین
حلال کر چلے تمکو بڑا ثواب ہوا

ہمارے دیدۂ بیخواب بھیانک مین
کمال جنمین پریشان آ کے خواب ہوا

کبھی نہ عشق مین آئی کوئی اپنی امید
ہمیشہ طالع مایوس مستجاب ہوا

۶۴ جو ترک بیعت پیر مغان جلال نے کی
تو پھر وہ خانہ خراب اور بھی خراب ہوا ۹

غیر کو شانہ کش گیسوئے جانان دیکھا
رات کو ہمنے عجب خواب پریشان دیکھا

کیجیے کیا آپنے ای عیسیٔ دوران دیکھا
جان دیکھی مری آنکھون مین کہ بیجان دیکھا

آئینہ بنکے رہا اوسکے مقابل پھر بھی
تونے کچھ خاک نہ ای دیدۂ حیران دیکھا

سر پٹکوا تا رہا شام سے مجکو تا صبح
بخت نے خوب تماشا شب ہجران دیکھا

جب یہ ٹھہری کہ رہ عشق ہے دشوار گذار
پھر تو پیش آئی جو مشکل اوسے آسان دیکھا

ترک کروا دی جفا میری وفا نے آخر
کیا ستم کر کے ہوئے آپ پشیمان دیکھا

ایک جھٹکے مین پہونچا تھا تجھے دامن تک
حوصلہ تیرا بس ای چاک گریبان دیکھا

ہنسنے کے معلوم نہین کسنے ادھر دیکھ لیا
آج روتی ہوئی تقدیر کو خندان دیکھا

اوس سے ملتے کوئی رات ایسی کبھی ای چرخ
خاک مین ملتے ہوئے وصل کا سامان دیکھا

لنترانی نے تری موند لین آنکھین اپنی
جو نہ دیکھا تھا وہ ای جلوۂ جانان دیکھا

رہنمائی کا ہون ممنون دل وحشی کی
خضر گمراہ مین جسمین وہ بیابان دیکھا

آرزو تھی کہ دکھاتے دل بسمل کی تڑپ
ہائے تقدیر ہمین آپنے بیجان دیکھا

دیکھا اوٹھ جانا یہ کہکر مری بالین سے جلال

۶۴ | کیا اگر چند نفس کا تھین مہمان دیکھا | ۱۳

ملتے ہو ہاتھ کر کے ہمین پائمال کیا
خود ہی مٹا دیا جسے اوسکا ملال کیا

کھوے ہین و سنے غیر کے آتم مین بال کیا
الجھن کی وجہ اے دلِ آشفتہ حال کیا

رفتارِ ناز پر کوئی نازان ہی کسقدر
رکھنے نہ دیگی پاؤن زمین پر یہ چال کیا

کھائی ہی منھ کی بوسہ لبِ او سنے مانگ کر
دندان شکن ملا ہی جواب سوال کیا

آخر کیا تری نگہِ اولین نے کام
اس ابتدا کا ہوتا ہی دیکھین مآل کیا

زانو پر اپنے رکھے ہی سر کو مرے کوئی
دکھلا رہا ہی خواب کسیکا خیال کیا

سر پر ہی شورِ حشر مگر کچھ خبر نہین
راحت سے سو رہے ہین ترے پائمال کیا

دل پر گذر رہی ہی جو بے یار کیا کہون
جانِ بلب رسیدہ ہی پرسان حال کیا

شرمندگی جو رستم کر گئی کچھ اور
شوخی دکھا رہا ہی ترا انفعال کیا

مایوس پھر کے جاتی ہی آتی ہی جب اجل
مرنے نہ دیگی ہمکو امیدِ وصال کیا

چلنے دیا نہ اوچھلکے مرے ساتھ دو قدم
کی ہی تری کمر کی نزاکت نے چال کیا

یہ لن ترانیان ارنی گو سے طور سے
دیکھو سوال کیا ہی جواب سوال کیا

۶۵ | کیا لطف دے رہا ہی جلال اُنکا وصل مین
کہنا وہ بار بار دمِ عرضِ حال کیا | ۱۳

خواب دیکھا ہمنے وصلِ یار کا
بخت جاگا دیدۂ بیدار کا

طور پر کہتا ہی جلوہ یار کا
منھ تو دیکھو طالبِ دیدار کا

ہائے کیا ما دیکھتی ہی اونکی نہین
لطف ہی انکار مین اقرار کا

وہ بٹھین کیونکر مری تربت کے ساتھ
جانتے ہین فتنہ ہی رفتار کا

سر جھکا بیٹھا وہ عیسی کا مرے
دیکھکر حال آنکھ کے بیمار کا

گھس گیا ہم جو ملے جبہ سا
ای فلک پتھر درِ دلدار کا

۶۶ صفت دوزخ اک شرارہ ہین جلال ۷
دل جلونکی آہ آتش بار کا

کیا ہوش ربا جلوہ گہ یار کو دیکھا / بیہوش تھا جس طالب دیدار کو دیکھا
محبوب محبت ہی کے آزار کو دیکھا / صحت کا عدو عشق کے بیمار کو دیکھا
شرمندہ جو آج جفا کار کو دیکھا / کچھ آنکھ جھکالی جو وفادار کو دیکھا
گھر بیٹھے تصور نے دکھادی تری تصویر / جب آنکھ اوٹھا کر در و دیوار کو دیکھا
عاشق کو شب وصل بھی راحت نہین ملتی / سو جاتے ہین طالع بیدار کو دیکھا
اوس ترک نے کیا جانے کیا کسکو تہ تیغ / خود اپنا گلا کاٹتے دو چار کو دیکھا
قائل ہی دلآزاری محبوب کا دل بھی / آج اپنی طرف اوسکے طرفدار کو دیکھا
بیمار تو پڑتے ہین مگر یون نہین پڑتے / کروٹ بھی بدلتے نہ دل زار کو دیکھا
قاتل نے مرے میری تمنا بھی نہ پوچھی / یون قتل نہین ہوتے گنہگار کو دیکھا
رسوائی عشاق کا گھر ہی نگہ شوق / چھپتے ہوے کم حسرت دیدار کو دیکھا
دربان کا ترے پاس اوٹھا ہین کیسا / ہٹ جاتے ہوے سایۂ دیوار کو دیکھا
کہتی ہی یہ اونسے مرے چہرہ کی بحالی / کیا لیتے سنبھالا نہین بیمار کو دیکھا
کیا شان کریمی ہی کہ محشر مین بحسرت / ناکردہ گناہون نے گنہگار کو دیکھا

۶۷ بیساختہ کی تھامکے دل اونسے جلال آہ ۱۴
جسنے مرے دیوانکے اشعار کو دیکھا

ردیف باے موحدہ

لکھا تھا خط اوسے کہ مین جلکر ہوا کباب / ہر حرف کے پر جلے تو کبوتر ہوا کباب
فرقت کی میکشی نے لگادی جگر مین آگ / دل پیتے ہی شراب کا ساغر ہوا کباب
مستغنی اپنے ساقی بجز دکو کیا خبر / ہی کسنے کون رشک سے جلکر ہوا کباب

کیون ہونہ دل کا خون جگر کیونکر سوختہ ہو — بے یائے ملی نہ میسّر ہوا کباب

اچھوتا جو مرغ دلکو حرارت نے عشق کی — سوز حسد سے جلکے سمندر ہوا کباب

گرم آنسوونکی عشق مین اللہ رے گرمیان — لخت دل آکے سیخ مژہ پر ہوا کباب

۶۸ — دیکھی نہین جو صحبت مے گرم اے جلال — ۷
مجھ سوختہ کا جلکے مقدر ہوا کباب

لا چکا قاصد پیام وصل دلبر کا جواب — دل سے آخر سن لیا جو تھا مقدر کا جواب

بتکدہ ہے جسطرح اللہ کے گھر کا جواب — سنگ در او بت کا ہے کعبے کے پتھر کا جواب

ہائے اوسکا وصل مین کہنا یہ کیا بکتا ہے تو — ایک گالی تھی گلونکے سارے دفتر کا جواب

اپنا دروازہ مرے آغوش خالی کو سمجھ — آمرا حسرت بھرا دل ہے ترے گھر کا جواب

یہ بھی ہے خونبار فرقت مین جو وہ ہے اشکبار — زخم دل کا دے رہا ہے دیدۂ تر کا جواب

میکدہ رندونکا بھی زاہد نہین کم خلد سے — ہر خم مے ہے یہان تسنیم و کوثر کا جواب

شام اگر اوسکی نہین ہے صبح اسکی بھی نہین — شب فراق یار کی ہے روز محشر کا جواب

موت دے اللہ تجکو اے مؤذن بس یہی — وصل کی شب ہے ترے اللہ اکبر کا جواب

مست تھا جس سے ملائی بزم مین ساقی نے آنکھ — ڈورے ہین چشم سیہ کے خط ساغر کا جواب

اوسکی چپ ہی ہے دل رضامندی کی ہے گویا دلیل — جان جاں خاموشی سوال وصل دلبر کا جواب

۶۹ — بند ہے دن رات ہے کھلتے نہین دیکھا جلال — ۱۱
ہے مری چشم تصور یار کے در کا جواب

ردیف تائے فوقانی

مہروش ہے کوئی مہمان مرے گھر آجکی رات — سامنے آمنے ہین شمس و قمر آجکی رات

مرکے ہوگی یہ جدائی کی بسر آجکی رات — روز محشر کی دکھائیگی سحر آجکی رات

شب وعدہ بھی نہ ایمان بچا لوگے مرے — کتنی بھی جوئی ہے مین کرد وگے ابسر آجکی رات

وصل مین لاکھ چھپائے ترا جوڑا کھلکر ۔ ہمسے چھپنے کی نہین تیری کمر آجکی رات
جان بھی جسم سے نکلے دلِ بیتاب کے ساتھ ۔ ای تڑپ تو ہی مدد کچھ مری کر آجکی رات
مجھسے ہر روز یہی کہتی ہی امیدِ وصال ۔ کل ضرور آئینگے وہ اور نہ مر آجکی رات
وصل کی شب تو مرا طالعِ خفتہ جاگے ۔ اوس سے ہمخواب رہون جا کے پھر آجکی رات
کہہ رہی ہی کہ ضرور آئیگا بیدرد کوئی ۔ یہ ترقی تری ای دردِ جگر آجکی رات
روز فرقت کا شبِ وصل بھی دھڑکا ہی ہمین ۔ شام سے صبح کی دیتی ہی خبر آجکی رات
شبِ فرقت مین کسیکا نہین ہوتا کوئی ۔ بھاگتا پھرتا ہی نالون سے اثر آجکی رات

٧٠ صبح ہونیکی دعا کی جو شبِ ہجر جلال ۔ آئی آواز نہین رکھتی سحر آجکی رات ١١

میری نظرون سے ہین پوشیدہ نظر کی صورت ۔ خود بھی گم رہتے ہین وہ اپنی کمر کی صورت
نہ وہ دن رات نہ وہ شمس و قمر کی صورت ۔ اور ہی ہجر مین ہی آٹھ پہر کی صورت
جسمین وہ رہتے تھے مہمان جو تھا عیش کدہ ۔ قبر سے ہمکو ہی بدتر اوسی گھر کی صورت
بے تمھارے یہ رہی شکل نشست و برخاست ۔ بیٹھے دل ہو کے اٹھے دردِ جگر کی صورت
چاند ایسا بھی کوئی ہو کہ انھی دیکھین ۔ چاند کو دیکھلے اوس رشکِ قمر کی صورت
دن جدائی کے ہین آنکھون سے زیادہ تاریک ۔ ایک سی دیکھتے ہین شام و سحر کی صورت
خندہ زن ہی جو ہمین سن سنکے وہ میرے نالے ۔ ہی عیان بے اثری مین بھی اثر کی صورت
خونِ دل کرکے مرے دل ہی مین پھر چھپ رہتا ۔ اوس نظر کی نظر مین بھی ہی ڈر کی صورت

٧١ آنکھ اوس قاتلِ عالم سے لڑی جب سے جلال ۔ دل بھی روتا ہی لہو دیدۂ تر کی صورت ٩

ردیف حاے مہملہ

کچھ اونکی یاد بھی رہ رہ کے آج اوٹھین کیطرح ۔ جگر مین لیتی ہی چٹکی دلِ حزین کی طرح

کہا جو مینے کہ دل تم سے پھٹ گیا بولے — اسے بھی سی لو گریبان و آستین کیطرح

لپٹ کے لے ہی لیا بوسہ ہمنے اک سر بزم — کہا کیا کوئی ہان ہان نہین نہین کی طرح

جب آئی یار کی تحریر واہ ری تقدیر — نہ پڑھ سکے اوسے سطر خط جبین کیطرح

محل دفن تو ہم مرتون کا ہوا ای چرخ — بلند یار کے کوچہ کی سرزمین کیطرح

عدو کی بزم مین جا بیٹھیے بہت اچھا — مگر وہان سے بھی جلد اوٹھیے گا ہین کیطرح

کسیکا تیر ہی دل جو یان کرے اپنی — کبھی تو بیٹھکے پہلو مین ہمنشین کی طرح

کسی کی اودھری ہوئی مسی دونون ہونٹونکی — اشارے کرتی ہی کچھ چشم سرمہ گین کیطرح

۷۲	ستم تھا اونکا دم نزع بیرخی سے جلال وہ پیٹ موڑ کے جانا دم پسین کی طرح	۹

ردیف دال مہملہ

کوئی حد بھی تا کجا ضبط فغان اہل درد — بن گیا غماز آخر راز دان اہل درد

یون ستایا تمنے لیکر امتحان اہل درد — درد کی صورت نہین ملتا نشان اہل درد

دل مین چھپ کر دل دکھانا شیوۂ ظالم کا ہی — جانتا ہی خوب اوسے درد نہان اہل درد

اور سب ایذا مین دو دلمین مگر چٹکی نہ لو — ساتھ ہی اُف کے نکل جائیگی جان اہل درد

ہمسے پوچھو گل سے جو کہتی ہی بلبل باغ مین — درد والے ہی سمجھتے ہین زبان اہل درد

حال اپنے عاشق نالان کا نے سے پوچھ لو — دلمین بے وزن ڈالدیتی ہی فغان اہل درد

دل مرا اپنا بنا ہی جگر اپنا اوسے — در دیر ہی تیرے جھگڑا درمیان اہل درد

مضطرب جانین لبون پر ٹھہری ہین آکے کیون — راہ کسکی دیکھتا ہی کاروان اہل درد

جان لے لیگی جگر کی ٹیس اکدن ہجر مین — درد ہی ہو جائیگا راحت رسان اہل درد

مار ڈالا درد الفت نے کہ زندہ کر لیا — دوست پر دشمن کا تھا بیجا گمان اہل درد

سننے والا اسکا چونکا تو چھتا ہی اکثر نیند سے — چٹکیان لیتی ہی دلمین داستان اہل درد

نے کے آگے ہم فغان کش نے ہمارے سامنے
خوب اہل درد سنتے ہین بیان اہل درد

۳۰ دم نکلنے کی ہی دیر آجائیگا چین ای جلال
اور کوئی دم ہی ایذا میہمان اہل درد ۱۳

ہم سراپا ہین کسی لیے درد کی محفل مین درد
لب پر آہ آنکھو مین آنسو سینہ سوزان دلمین درد

عشق کا پیدا نہو یارب کسیکے دلمین درد
لا دوا یہ ٹیس ہی جاتا ہی یہ مشکل مین درد

دل کو چین آجائے یون کھینچ اوسکا تیر اے چارہ گر
نکلے سینے سے لپٹ کر ناوک قاتل مین درد

طے ہون کیونکر منزل حگر کے مرحلے دشوار ہی
بیٹھ جاتا ہی یہان اوٹھا و ٹھکے ہر منزلمین درد

عشق مین اوس مہروش کے اک چمک پیدا کرے
کیا عجب ہو داغ اگر بنکر مہ کامل مین درد

سوز کا پتلا بنا ای آتش الفت مجھے
ای ہوائے عشق بھر دے میری آب و گل مین درد

ہائے وہ میرا تڑپنا آگے اوس بے رحم کے
اور اوسکا پوچھنا دیکھون کہان ہی دلمین درد

چھوٹ جاتے ہین عدم کی راہ مین ہمدرد بھی
ہو گیا رخصت جگر کا پہلے ہی منزل مین درد

۴۷ دل ہے سینے مین ہی سینے سے ہی پہلو مین جلال
چین کب لیتا ہی رہکر خاطر بسمل مین درد ۹

آکے تم خاک کر دگے دل ویران آباد
اب عنایت یہ عبث خانۂ احسان آباد

باغ عالم مین رہے بزم حسینان آباد
دیکھین آنکھو سے ہمیشہ یہ گلستان آباد

خاک مین ملکے جو برباد ہوئے ہم تو ہوئے
رکھے اللہ تجھے کوچۂ جانان آباد

دل کا ویرانہ بسے مجکو تو یہ سودا ہی
قیس و فرہاد کرین کوہ و بیابان آباد

یہ دعا ہی کہ رہے بزم جہان مین زاہد
تا ابد بزم خرابات نشینان آباد

آج ہم کھینچتے ہین خاک اوڑا کر اک آہ
اسمین برباد ہو یا گنبد گردان آباد

نکلتا وہ مرے دل کے خرابہ مین کبھی
رہے اس گھر کو بھی کرتا کوئی مہمان آباد

بس قتیل ایک جگہ دفن ہوئے کشتۂ ناز
خوب قاتل نے کیا گنج شہیدان آباد

صورتِ نکہت برباد ہین آمادہ کوچ — باغبان جاتے ہین ہم تیرا گلستان آباد

۷۵	یہی ہر وقت دعا اپنی تو رہتی ہی جلال لکھنو دیکھین پھر ای خالق یزدان آباد	۱۰

ردیف راے مہملہ

رسوا سر بازار نہونا سے چل کر — نکلا کرو تم گھر سے تو جالی ہی بدلکر

یون بھی تو نہ نکلی کوئی کمبخت کی حسرت — کیا دلکو ملا پھر مرے قابو سے نکلکر

جلنا نہ تمھین اپنے سن یار ہین آیا — اتنا تو ہمین کہتے ہین پروانے بھی جلکر

اللہ رے عاشق کے سیہ خانیکی ہیبت — دیکھا ہی چلے جاتے بلاؤنکو بھی ٹلکر

لیتا ہی بلائین کوئی اوس رشک پریکی — دیتا ہی خبر دل مجھے دو ہاتھ اچھلکر

قاصد سے فرمانے کا جواب اور وہ لکھتے — خط میرا ہی بھیجا مجھے سرنامہ بدلکر

گرتا ہی قدم پر جو سکے کوئی بیتاب — دیتا ہی صدا پاس نزاکت کہ سنبھل کر

چٹکے گی کلی چٹکیون سے دلکی ہماری — لو آؤ شگفتہ کرو اس غنچہ کو مل کر

۷۶	اب کیون وہ جلال آتے نہین سامنے کیا ہی دیکھے تو دم نزع دم آنکھون سے نکل کر	۹

کشتہ ناز کرے خون کا دعوا کس پر — لیے مرتا ہی یہ تو اے دل شیدا کس پر

دیکھنے آئے نہ تم میری تڑپ غیر کے ساتھ — بجلی اسوقت گرائے مرا نالا کس پر

ہمسے بگڑو دل بیتاب کرے گستاخی — کسکی تقصیر تھی غصہ تمھین آیا کس پر

وہ بھی پہلو مین ہی تصویر بھی دیکی ای دل — پیار آتا ہی تجھے دیکھین زیادا کس پر

اونکے ہاتھ آکے لگاتے ہی ہیکبار تھے ہم — اب تو کہدے کوئی بھاری ہی جنازا کس پر

لوگ قاتل اوسے مشہور کرین یا عیسی — دیکھو تو جان دیے دیتی ہی دنیا کس پر

غیر کو ترچھی نگہ نے قریب ہو کے مارا — آنکے تاکا تھا پڑا تیر تمھارا کس پر

رہگئی حسرت دل ساتھ نہ دم لے نکلا
ابھی مرجاتے ہین تم ہمکو بتادو اتنا
دیکھ لین اک نگہ ناز سے یا بوسہ دین

سچ ہی یارو نہین کرے کوئی بھروسا کسپر
جان دیدینگے تو احسان یہ ہوگا کسپر
کہتے ہین فیصلہ تم کرتے ہو لو کا کسپر

۶۷
دل کو بہلا نہ سکی ہجر مین یاد اوسکی جلال
کیا دل بھول تھی بھولا مین ہوا تھا کسپر
۱۱

تم انجمن آرا ہو کبھی گھر سے نکل کر
لب تک نہین جان آتی اسی ڈر سے نکل کر
جا لین نہ قیامت کی جا گھر سے نکل کر
آنکھین مجھے جسطرح دکھاتا ہی مرا دل
کچھ عکس کو دعوی ہی تو ہو اوس سے مقابل
یون عشق بتان مین اثر آہ نکھا ہوا گم
گلشن مین کوئی سرو و صنوبر سے یہ پوچھے
بیٹھے ہو چھپے کیا رگ گردن مین ہماری
معشوق کی زلفون مین چلے جاتین الٰہی
خود روز جزا فیصلہ کرلین چلو اپنا

آ بیٹھو بغل مین دل مضطر سے نکل کر
چھوٹے نہ کہین تن سے دل مضطر سے نکلکر
فتنہ کوئی اوٹھے نہ برابر سے نکل کر
اوسنے بھی ہو سرکہ اسی تیور سے نکل کر
باہر کبھی آئینے کے اندر سے نکل کر
جسطرح شرارہ کوئی پتھر سے نکل کر
کس فیض کو پہونچے قد دلبر سے نکل کر
تم ذبح کرو اپنے ہی خنجر سے نکل کر
کچھ بیچ تو عاشق کے مقدر سے نکل کر
ہم تم کہین اس عرصۂ محشر سے نکل کر

۶۸
لو خون شدہ دل کی تو جلال آج خبر تم
ٹپکا ہی لہو کچھ مژہ تر سے نکل کر
۱۱

مرے دل مین تم گھر کرو جان ہوکر
ہمین بزم مین دیکھو حیران ہوکر
وہ ہین آرزوئین کہ دل سے نکلنا
شب غم جو آنکھون مین خود آگیا ہی

بنو صاحب خانہ مہمان ہوکر
یہ بیگانگی جس سے پہچان ہوکر
چلے آئے جسطرح ارمان ہوکر
تو بھاگا نہ کیا ہی پریشان ہوکر

نہ کہہ بت پرستو نکو ای شیخ کافر — یہ حق ناشناسی مسلمان ہوکر
مری لاش پر ہائے وہ ہاتھ ملنا — پس ذبح قاتل کا انجان ہوکر
پریخانہ بنتا ہی سودازدہ دل — یہ آباد ہوتا ہی ویران ہوکر
بہت ٹوٹے ہین ہجر مین جام و مینا — مری توبہ ساقی کا پیمان ہوکر
ترا تیر اگر لے نہ نکلیگا دل کو — وہ کھٹکیگا سینے مین پیکان ہوکر
جنون محبت بھی طرفہ جنون ہی — یہان پھٹتے ہین دل گریبان ہوکر
ستم اور ڈھایا ہی اوس بیوفا نے — جفاؤن پر اپنی پشیمان ہوکر
ندیکھو تم آئینہ ہر بار دیکھو — ہمین سے نہ ہوجاو حیران ہوکر

۷۹ جلال اللہ اللہ کہ ہوش مین آ
بتون کی پرستش مسلمان ہوکر ۱۳

کل جہان ہمکو گیا تھا دل شیدا لیکر — آج جاتے ہین کچھ احباب جنازا لیکر
ہائے سینے مین نشان تک نہین اب وس دل کا — جسکو ٹھہراتے تھے ہم نام تمھارا لیکر
کھوکے دل داغ جگر عشق مین پایا ہمنے — کیا کہین کیا اوسے دے آئے ہین کیا کیا لیکر
خواہشین جاکے جو کچھ اپنی بیان کین بولے — آپ آئے ہین کہان کا یہ کھبیڑا لیکر
دیکھیے روز جزا بھی وہ ملے یا نملے — جسکے ملنے کی چلا ہون مین تمنا لیکر
دو قدم اپنی جگہ سے نہ چلے بیٹھ گئے — لاکھ محفل سے تری درد بھی اوٹھا لیکر
ہوش مین آئے یہ کیا قصد ہی دیوانہ ہی — اوسکے کوچہ سے کہان جاتا ہی سودا لیکر
ہجر مین صبر و تحمل کا تقاضا ہی یہی — جلد رخصت ہمین دو کام تم اپنا لیکر

۸۰ ساتھ آیا تھا جہان مجمع امید جلال
یاس جاتی ہی وہان سے ہمین تنہا لیکر ۹

پڑی ہی جب سے مری آنکھ اوس ستمگر پر — کبھی نگاہ ہی جسپر کبھی ہی خنجر پر

شبِ وصال ہین بھی سر ہی پاے دلبر پر
یہ کیسی بنگئی بگڑے ہوے مقدر پر

ہزار سر سے ہی صدقے کسی کی ٹھوکر پر
صد آفرین مرے پھوٹے ہوے مقدر پر

یہ اضطراب سے تھا شب کو دل تہ و بالا
زمین پر تھے کبھی ہم کبھی تھے بستر پر

ہزار طور سے پوچھو کہ کیا ہی جلوہ طور
جواب ہی نہین پتھر پڑے ہین پتھر پر

صبا کو نامہ بری نے مری کیا برباد
تب اب ہی آگئی خط دیتے ہی کبوتر پر

وہ پوچھتے ہین کہو ابکی بھی پونچھے آنسو
مرے دوپٹے کا آنچل ہے دیدۂ تر پر

وہ اور میری شبِ غم سے ڈر کے ہو روپوش
بہت ہنسی مجھے آتی ہی صبح محشر پر

ہجوم غم سے اسے تو ہی سے نکل اے دل
پڑی ہی بھیڑ جدائی ہین جان مضطر پر

چلین وہ شوق سے دلکو ہمارے ٹھکراتے
نثار لاکھ سر ایک ایک اونکی ٹھوکر پر

کسیکا تکیۂ زانو ہمین جو یاد آیا
تو رات بھر نہ لگی اپنی پیٹھ بستر پر

نگاہِ شیخ سے اللہ اوس صنم کو بچاے
نظر کو دیکھا ہی تاثیر کرتے پتھر پر

قریب تر رگِ گردن سے ہی کوئی اے موت
بہت بعید ہی رکھدون گلا جو خنجر پر

صنم پرست ہین زاہد بھی ہو گیا معلوم
سمجھ کے سجدے کو جائز کیا ہی پتھر پر

اوڑا وہ لیکے جو نامہ تو مرغ دل تڑپ
نگاری خون مرا گردنِ کبوتر پر

شبِ فراق ہین کیا شکوہ بختِ خفتہ کا
اجل بھی مر رہی آکر ہمارے بستر پر

۱۸

خوشا نصیب کہ وہ تجکو بدنصیب کہین
جلال رشک ہمین ہی ترے مقدر پر

۱۷

ستم کیا کیا اوٹھاے ہمنے تیرے ناتوان ہو کر
ہمین کچھ امتحان ہین پورے اوترے نیمجان ہو کر

کیا آنکھونمین گھر دلمین جگہ کی روح و جان ہو کر
وہ صاحب خانہ بن بیٹھے ہمارے میہمان ہو کر

مرے پہلو ہین آبیٹھے کوئی خواہانِ جان ہو کر
عدو کر دے کسیکو دوست دم بھر آسمان ہو کر

جو مر جاتا ہی تمپر وہ ابد تک زندہ رہتا ہی
اجل آتی ہی عاشق کی حیاتِ جاودان ہو کر

تمناؤن کا اپنی یہ ہوا انجام الفت مین
کہ نکلین چند آنسو بنکے چند آہ و فغان ہو کر

تمھاری مہربانی غیر ہی کو بس مبارک ہو
ہمین تو آن نظر تم دیکھ لو نا مہربان ہو کر

وہ میری خواہش دل پوچھکر تنگ آئے ہین کیا کیا
زرا سی بات ہو جاتی ہے اک دفتر بیان ہو کر

مرے زخم جگر ہون اور پیکان ہے تیر قاتل
مزے لوٹین ہم میرا دہن تیری زبان ہو کر

تقاضا رشک کا یہ ہے کہ دل سے بھی رہے دوری
نگاہو مین وہ رکھتی ہین آنکھین پاسبان ہو کر

برا ہو یا بھلا ہر وقت کچھ رہتا ہے ذکر اوسکا
بنا ہے ہمدم اپنا اپنا ناصح قصہ خوان ہو کر

اثر کی جستجو مین کام سرگرمی نہین آتی
پریشانی ہی حاصل ہو گی آہونکو دھوان ہو کر

خبر کیا تھی یہ مژدہ ہمکو شادی مرگ کر دیگا
پیام وصل یار آیا تو مرگ ناگہان ہو کر

ہمارا مانع فریاد ہونا دل کا یہ کہنا
غضب مین پڑ گیا ہون آپ کا مین رازدان ہو کر

اونھین کے یہ کرشمے ہین کہ چشم و دلمین گھر کرکے
نہان ہونا عیان ہو کر عیان ہونا نہان ہو کر

کسی کی انجمن مین ہمکو جانا اور اوٹھ آنا
سبک ہو کر نظر مین طبع نازک پر گران ہو کر

وہ میرا اور اونکا وصل کی شب لب بلب رہنا
بیان اوس لطف کا دو دو گھڑی پھر یک زبان ہو کر

۸۲

جلال اتنا نہ تم سمجھے کہ شاکی ہین یہ ہم کسکے
ستم وہ شوخ کرتا ہے شریک آسمان ہو کر

۱۷

بجلی اے آہ کسی رات گرا تارون پر
لوٹتے برق کو دیکھین کبھی انگارون پر

جور بھی کرتے ہین شاباش جفا کارون پر
اور افسوس بھی ہوتا ہے وفادارون پر

صبر ٹھہرا شب فرقت نہ تحمل دلمین
کیا بھروسا کوئی دنیا مین کرے یارون پر

جلوہ گر کون خدا جانے ہوا تھا سر طور
ہوکے بیہوش گرا صاعقہ ہشیارون پر

دیکھنا آئنہ مین ناز و ادا کا اپنے
ہاے آنچل وہ ترا ڈال کے رخسارون پر

مہندی ملنے کا فقط حیلہ ہے یہ شوخ
ہاتھ ملتے ہین جفا کر کے وفادارون پر

لیتے انگڑائی کسی مست کو دیکھا نہین کیا
تاک اینٹھے ہے بہت باغ کی دیوارون پر

تیرا سودا ہے محبت ہے وہ ای عہد شکن
وہ مسیحا تو قدم رنجہ نہین فرماتا
قبر پر رکھکے مری روح کو تازہ کردے
نہ بہلتا دل مضطر جو نہوتی تری یاد
شام کیا روز جدائی کی نہین ہوتی ہے

ٹوٹے پڑتے ہین خریدار خریدارون پر
مرگ ہی دست شفا پھیر دے بیمارونپر
جان صدقے ترے مرجھاتے ہوے ہارونپر
ہم عبث بیٹھے ہوے بیٹھے تھے غمخوارونپر
دھوپ جب دیکھیے موجود ہی دیوارونپر

۶۳ یاس اچھی نہین اللہ کی رحمت سے جلال
نا امیدی نہ غضب ڈھائے گنہگارونپر ۱۳

مرکر بھی ہی جستجوے دلبر
بنتے ہین لٹک کے موے دلبر
خود گم ہون تلاش مین کسیکی
کیونکر نہ عزیز داغ دل ہو
دل ہی نکل آئے سینہ سے کاش
الٹا ہی اثر ہو جذب دل کا
کیون چپ ہون نہ پوچھو وجہ اسکی
وہ رات بھی ہو کہ ہون مرے ہاتھ
آئینہ بنا ہی دل ہمارا
کیا شب کو دکھا رہے تھے جوبن

خاک اپنی ہی او رکوے دلبر
مشاطۂ حسن روے دلبر
دل کھوکے ہی جستجوے دلبر
دیتا ہی یہ پھول بوے دلبر
نکلے یون ہین آرزوے دلبر
کھینچے یہ ہمین کو سوئے دلبر
کچھ دل سے ہی گفتگوے دلبر
طوق کمر و گلوے دلبر
ہر وقت ہی روبروے دلبر
رخ پر وہ بکھر کے موے دلبر

۴۴ من من کے جلال روٹھتا ہی
دل مین بھی ہی اپنے خوے دلبر ۱۱

خلق ہی دلدادہ چشم یار پر
بند آنکھین مرکے بھی ہوتے نہین

مرتے ہین عیسے بھی اس بیمار پر
آفرین ہی حسرت دیدار پر

وصل مین بھی بوسے دینا شاق ہی
کہتے ہین آفت پڑے اس پیار پر

دلبرو دل مین ہی کچھ بگڑی ہوئی
آبنی ہی اپنی جان زار پر

نصب کر دی ہی تصور نے مرے
یار کی تصویر ہر دیوار پر

ہان سے بڑھکر ہی نہین مین تیری لطف
صدقے لاکھ اقرار ایک انکار پر

وہ بھی تڑپین یوہین جب ریار مین
صبر عاشق کا پڑے اغیار پر

لے اوڑینگے مرغ گلشن کا قفس
ایکدن ٹوٹے ہوئے دو چار پر

٨٥ ہاے کیا بے اختیاری ہی جلال
دل مرے بس مین نہ قابو یار پر ٩

خندان دل نالان ہی مرے زخم جگر پر
زخم جگر ہی ہنستے ہین نالون کے اثر پر

موقوف ہی سید ہامری تقدیر کا ہونا
او شوخ ترے لطف کی اک ترچھی نظر پر

اے ضعف مرا قوت بازو تو ہی بن جا
پھر اوٹھنے ندے مجکو بٹھا کر کسی در پر

ممکن نہین اوس آنکھ کے آنسو ہون کبھی خشک
دم بھر ترا دامن رہے جس دیدۂ تر پر

فتنہ ہی نزاکت کے قدم لینے کا مشتاق
چلیے گا ذرا ہاتھ کو پھر رکھکے کمر پر

امید نہ پرواز چمن کی ہو کبھی قطع
کٹ جائین قفس مین کہین سو بار اگر پر

٨٦ ڈرتا ہون نظر دشمن بد بین کی نہ لگجاے
محفل مین جلال اوسکی لگاوٹ کی نظر پر ٧

وہ شرمانا کسیکا مسکرا کر
وہ ہنسدینا ادا سے منھ چھپا کر

نہ آئے پھر ہمارے ہوش جا کر
گئے گذرے تمھین مہمان بلا کر

رہا ارمان ہی اسکا کہ ارمان
نکلجاتے ہین کیونکر دل مین آکر

تمنا تھی کہ اوٹھنا درد دل کا
دکھاتے تمکو پہلو مین بٹھا کر

کوئی حسرت ہی میری جا کے آئے
مرے روٹھے ہوے دل کو منا کر

زرا چمکا دے میرا شوق دیدار
صد آئینہ لستر ائی کی سنا کر

٨٧
کہان درمان جلال اس درد دل کا
زرا تو ہوش کی اپنے دوا کر
٧

آئینہ حیران ہے اوس خود نما کو دیکھکر
اور وہ اپنے رخ حیرت فزا کو دیکھکر

کچھ تسلی دو دل درد آشنا کو دیکھکر
کیا کروگے میرے درد لا دوا کو دیکھکر

نزع مین بھی اک ادا سے بیٹھے رہنا میرے پاس
یہ نہین اوٹھ جاؤ تم آتے قضا کو دیکھکر

ہائے رے اونکا تحیر واہ رے کبر و غرور
وصل کی شب اک سراپا التجا کو دیکھکر

تو ہی سمجھا نا تبا دے مجکو راہ شوق مین
ہر قدم کہتا ہون مٹتے نقش پا کو دیکھکر

آئنہ وہ سامنے رکھ رکھکے اونکا بزم مین
دیکھ لینا ہر طرف ناز و ادا کو دیکھکر

جب یہ پوچھا طور پر دیکھا تھا کیا بولے کلیم
کہہ نہین سکتا ہی کچھ بندہ خدا کو دیکھکر

بھول بھی جاتا ہے وہ ظالم جو انداز جفا
یاد آجاتے ہین پھر اہل وفا کو دیکھکر

ایک شام ہجر لاتی ہے ہزارون شامتین
آتی ہین لاکھون بلائین اس بلا کو دیکھکر

تو بھی کر اے آہ اوسکے دلمین گھر کرنیکا قصد
عرش پر جاتے ہوئے میری دعا کو دیکھکر

کہہ رہا ہے وہ بت کافر کہ سجدہ کر ہمین
سر جھکائے چپ ہین ہم شان خدا کو دیکھکر

انتہا آوارگی قیس کی یاد آگئی
عشق مین اپنے جنون کی ابتدا کو دیکھکر

٨٨
غنچہ سان ہنستے ہین دلجمعی پر اپنے خود جلال
ہم پریشان اس گلستان کی ہوا کو دیکھکر
١٢

جب یہ بیخود ہوگئے اک خود نما کو دیکھکر
رہ گئے بس ہوش مین موسیٰ خدا کو دیکھکر

خندۂ زخم جگر نے گدگدی سی دلمین کی
ہنس پڑا کچھ یہ بھی ہنستے مبتلا کو دیکھکر

غیر ہو یا مین جفا منظور جسپر ہو مگر
او ستمگر بے وفا کو با وفا کو دیکھکر

اک توقف مین ہو نہ اپنی سخت جانی سے خجل
دوسرے آکے پھر جاتے قضا کو دیکھکر

ای ہوا نے شوق تو بھی نامہ بر بنجا کبھی — کوئی خط میرا اوڑا لیجا صبا کو دیکھکر

خون کیا جانے ہوا کسکے دلِ پامال کا — ہاتھ ملتے ہین وہ کچھ رنگِ حنا کو دیکھکر

کھینچا ہے دلسے شبِ فرقت مین بچاتے ہین ہم — چرخ کو اور اپنی آہ نارسا کو دیکھکر

روبرو ہون وہ تو لطفِ گفتگو ہی ای کلیم — ہم سنینگے لن ترانی کی صدا کو دیکھکر

مدعی میرا نہ دیکھے یا خدا لکھا مرا — پھاڑ ڈالین خط وہ حرفِ مدعا کو دیکھکر

لاکھ ہو جوشِ جنون حد سے قدم بڑھنے نپائے — پاؤن پھیلاؤ ذرا دامن کے جا کو دیکھکر

۵۹ — دل نے ہمکو بھی ڈبویا بحرِ الفت مین جلال — کودے آخر ڈوبنے ایک آشنا کو دیکھکر — ۱۱

کہتا ہی کہ ترکِ مدعا کر — ای عشقِ صنم خدا خدا کر

تقدیر ہنسی ہماری کیا کیا — بولے جو وہ ہمسے مسکرا کر

کیا بیٹھے ہو آکے چپ دمِ نزع — کوسو ہمین ہاتھ اوٹھا اوٹھا کر

بھیجا تھا کسیکی جستجو کو — پھر آئی صبا بھی خاک اوڑا کر

کہتے ہین ہین نپاؤ گے پھر — آتا نہین دیکھو وقت جا کر

ہم داغ دکھاتے ہین جگر کے — بے مہر کو مہربان بنا کر

پھر بھی ارنی پکارون موسی — سو بار گرون مین غش جو کھا کر

رہتا ہو جو دلمین اوس سے رکھے — جان اپنی کوئی کہان چھپا کر

گمراہ تھے پہلے اب ہین خود گم — کھوئے گئے اور تمکو پا کر

جاتا تو ہی دل مگر نکلنا — مشکل ہی پرائے بس مین آکر

آنکھون مین ہماری گھر کرے دوست — دشمن کی ذرا نظر بچا کر

کیا آئینگے وہ گئے جو ای دل — پھرتی ہی کسیکی جان جا کر

بیداد کریگا وہ جلال اور

٩٠	کچھ سوسچکے دعوی وفا کر	١٣

عقدہ نہیں سربستگی دل کے برابر
مشکل نہیں کوئی مری مشکل کے برابر

چھوٹے ترے پیکان ہون یا دل کے برابر
پاتے ہین جگہ سب دل بسمل کے برابر

اچھا تو ہی یہ شغل سہی جائین وہ چپکی
بیٹھے ہوے پہلومین مرے دل کے برابر

صرصر بھی نہی آہ دل قیس صبا بھی
پہونچی نہ مگر یہ وہ محمل کے برابر

تم رات کو کیا آگئے قیامت نظر آئی
سورج نکل آیا مہ کامل کے برابر

اک شور ہی بے جرم وگنہ کوئی ہوا قتل
محشر ہی بپا کوچہ قاتل کے برابر

کچھ دل جلے بھی آہین ہم کرتے ہین بیٹھے
اک اور ہی جلسہ تری محفل کے برابر

رہجائین اگر پاون رہ شوق مین رہجائین
پہونچا تو مجھے دین مری منزل کے برابر

بے پردہ ہو تو اسلیے آنکھونکو کیا بند
ہشیار نہو گا ترے غافل کے برابر

سینے سے تڑپکر نکل آیا وہ تو پھر کیا
تم ہاتھ اگر رکھے رہے دل کے برابر

٩١	در داوٹھکے یہ کہتا ہی جلال اوٹھو یہانسے بس بیٹھ چکے یار سے دل کے برابر	١١

اوٹھا کے آنکھ کو دیکھا جو دھیان سے اوپر
تو پایا اونکو بہت لامکان سے اوپر

کھڑے تھے وہ سر بالین مگر نہ دیکھ سکا
نگہ نہ کی گئی مجھ ناتوان سے اوپر

پڑے ہین سوز جگر کے بیان سے چھالے
زبان کے نیچے زبان پر زبان سے اوپر

اثر کو عالم بالا مین جا کے ڈھونڈھا ای آہ
جہان اک اور بھی ہی اس جہان سے اوپر

تم اپنے کوٹھے سے نیچے بھی آج اوتر آؤ
کھڑے ہوئے ہو یہ جس آن بان سے اوپر

یہ قیس و وامق و فرہاد کے سب افسانے
گذر چکے ہین مری داستان سے اوپر

زمین سے خاک نشینونکا تیرے اوٹھکے غبار
پہونچ گیا ہی کہین آسمان سے اوپر

کلیم طور کے نیچے نہ غش پڑے ہوتے
اگر نہ دیکھتے کچھ سنکے کان سے اوپر

خدا کی شان اوتر کر وہ گھر کرے دلمین — نگین ہو جو صنم لامکان سے اوپر

دہن مین یار کے میری زبان وصلکی شب — زبان پر تھی کبھی گہہ زبان سے اوپر

۹۲ — جلال عشق حقیقی کا رہنما ہے جب از — چڑھے ہین عاشق اسی نردبان سے اوپر — ۱۱

خاک مین ہم تو ملگئے کوچہ یار دیکھکر — در ہی پر اوسکے مرمٹے بلسے قرار دیکھکر

ہے یہ دعا کہ روز اٹھین ہم رخ یار دیکھکر — جاگین نصیب وصل کے لیل و نہار دیکھکر

آئنہ سے بصد ادا تم جو کہین دو چار تھے — ٹمکئے چار دیکھکر مرگئے چار دیکھکر

ہجر مین یہ دکھا دین روز وصالکی سحر — آنکھین مری سفید کر ای شب تار دیکھکر

دلمین کسیکے گھر کرے سرمہ چشم یار بنے — دشمن و دوست کو ذرا میرا غبار دیکھکر

دیر سے دم رکا جو تھا آنکھوں سے ہوگیا روان — راستہ اوسکے آنیکا آخر کار دیکھکر

باغ سے نکلی عندلیب کنج قفس ہوا نصیب — اور ہو شاد غم نصیب روے بہار دیکھکر

آئنہ ایکدن اسے روز سیہ دکھائیگا — ہو نہ ری چشم سرمہ گین اوس سے دو چار دیکھکر

گھورین ہے ہجر مین نظر گردش مہر و ماہ پر — پہرون فلک کو دیکھنا لیل و نہار دیکھکر

پھیلے یہ پاون ضعف کے اوٹھ نسکا جہان سے بھی — موت بھی پھر گئی مجھے زار و نزار دیکھکر

دیکھی جمال دوست مین شان جلال بھی کلیم — نار کو نور دیکھکر نور کو نار دیکھکر

میرے حساب پر قلم پھیر جو دے عجب نہین — تیرا محاسب کرم روز شمار دیکھکر

۹۳ — پڑھکے مسیح اب غزل خوب جلال پھول پھل — دل کے شگفتہ ہون کنول جسکی بہار دیکھکر — ۱۳

آئنہ یار دیکھکر اپنا نکھار دیکھکر — گھورے ہزار دیکھکر ہم ہین نثار دیکھکر

ہاے جنازہ کیون اوٹھا شرم سے مین تو گڑگیا — وہ جو ہوے پیادہ پا مجھکو سوار دیکھکر

آئینگے کیون وہ بلبلو لادو گل کی سیر کو — پھولے نہین سماتے جو اپنی بہار دیکھکر

عاشق زلف یار ہون کیون نہو برہمی فزون … بکھرے ہوے یہ آنکھون جیب کے تار دیکھکر
بزم مین اونکا بشتر دیکھنا کچھ ادھر ادھر … سینے کا اپنے ہف نظر خود ہی ابھار دیکھکر
مین لہو روؤن متصل بخت زبون نہو خجل … ہنستے ہین مجکو زخم دل سینہ فگار دیکھکر
لائیگی شوخی حنا رنگ نئے ہزار ہا … کہتے ہین شانہ مین ترا ہاتھ نگار دیکھکر
ہاے وہی خدنگ آہ دلمین کہے نہ اوسکے ہا … جسکو فلک ہین امن خواہ عرش کے پار دیکھکر
جب کہین لگتی نظر ذنگ ہے ہین ہمد گر … ہم رخ یار دیکھکر وہ ہمین زار دیکھکر
جاسکے یہ یون لپٹ گیا سارا لباس اٹ گیا … لاکھ وہ دور ہٹ گیا میرا غبار دیکھکر
سہل ہی ٹوٹتے ہی دم مرحلہ رہ عدم … توڑینگے یہ طلسم ہم لوح مزار دیکھکر
آئی نہ شرم کو تری وصلمین آتے شرم بھی … کیون نہ کنارہ کش ہوئی بوس و کنار دیکھکر
طور ہی جب تو اک بھلا ایکے جلینگے دوسرا … ہوش مین ای کلیم آ اوسکو پکار دیکھکر
کہنا کسیکا ہی ستم کا ہیکو اب بچیگا دم … آپکو یون جو دمبدم آئیگا پیار دیکھکر
دیکھیگا کیا بشر تجھے دید کی تاب ہی کسے … مین نہ سنونگا کچھ کہے کوئی ہزار دیکھکر

٩٤ — باغ ہو اور سبزہ زار رو وہ نہون ای جلال زار
کیون نہ مین روؤن زار زار ابر بہار دیکھکر — ١٦

وہ اونکا تاسف مرا دل مسل کر … کلیجے کو مل ڈالنا ہاتھ مل کر
یہان دل ہی دل ہر طرف کو ٹہرے مین … قدم اپنے کوچے مین رکھنا سنبھل کر
تری کوئی حسرت نہ نکلیگی ای دل … یہ کہتے ہین چند اشک حسرت نکلکر
شب وصل ہی نیند کے لاکھ احسان … چلی جائے آنکھون سے اونکی جو ٹل کر
خبر تھی کسے عشق مین دل ہمارا … یہ کچھ ناز اوٹھائیگا نازون مین پل کر
نمود اوٹھتے جوبن کی کیا کیا حسینو … دوپٹے دکھلاتے ہین کیون سینے ڈھل کر
سر شمع پروانے گر کر پکارے … لگی اپنی عاشق بجھاتے ہین جل کر

جنازے کو مرے ٹھکانے لگا دو
قدم دو قدم ساتھ میت کے چل کر

کسی سے ہے ہمخواب کر دے ہمین بھی
زمانہ کسی رات کروٹ بدل کر

چلو حسرتو کوئے جانان مین ہی دل
منالائین آج اپنے روٹھے کو چل کر

۹۵ | جلال آنکھ سے نقش پا کے نہ گرنا
رہ عشق مین دیکھو چلنا سنبھل کر | ۱۱

اے پری بنگئی ہے کیا ترے دیوانون پر
پاؤن مین بیڑی تو نہین ہاتھ گریبانون پر

کاکلین دونون کہین آجو پڑین شانون پر
آئی اک اور بلا تیرے پریشانون پر

دلمین رکھتا ہون کلیجے مین چھپا لیتا ہون
جان دیتا ہون ستمگر ترے پیکانون پر

اور ٹھہرے رہو جانبازو مین اپنے کوئی دم
دیکھتے جاؤ کہ یون کھیلتے ہین جانون پر

کافر عشق کو بیدین نہ کہہ اے زاہد
تہمت کفر لگاتا ہے مسلمانون پر

نہ بلائیگا ہے شکوہ اونھین ہمسے دم نزع
یہ عنایت نفس چند کے مہمانون پر

حال خوبان گذشتہ کی وفا کا سنیے
کان رکھکر کبھی گذرے ہوے افسانون پر

اشکبار آج بھی رکھا ہمین اوسنے اے چرخ
پڑگئی اوس شب وصلکے سامانون پر

چاک ہوتے ہین جگر جامہ دری پر اونکی
ہوش کھوتے ہین پری رو ترے دیوانون پر

۹۶ | جب خبر پوچھتا ہون نبضے چھٹنے لگی جلال
ہاتھ رکھتے ہین وہ گیسوے رسا کانون پر | ۱۰

ردیف لام

ابھی سے آپ ہین بوس و کنار کے قابل
یہ کم سنی کی ادائین ہین پیار کے قابل

نہین نہین ستم روزگار کے قابل
یہ امتحان ہین کب اس جان نثار کے قابل

ہمارے سینے مین کچھ حسرتون کی بستی ہے
بہت غریب ہین چند اس دیار کے قابل

ملائیے دم رفتار خاک مین ہمکو
یہ ٹھوکرین ہین اسی خاکسار کے قابل

ہزار نزع مین پتھرا گئے ہین دیدۂ شوق
ابھی ہین دیکھ ترے انتظار کے قابل
تمام عمر بتون سے رہے ہین ہم آغوش
بس ای زمین ہمین ہین فشار کے قابل
دکھائی آنکھ نہ چین جبین سے قتل کیا
نہ تھی نظر کوئی تقصیروار کے قابل
خراب کر چکے مٹی بہت ہماری تم
بتا دو چلکے جگہ اب فرار کے قابل
نہ سوئیے گا شب وصل بے حجابانہ
مری نگاہ نہین اعتبار کے قابل
جو حق شناس ہی ہوتا کوئی تو پھر منصور
خدا گواہ ٹھہرتا نہ دار کے قابل
بدلبری کوئی پرسان حال ہے دم نزع
یہ اپنے چند نفس ہین شمار کے قابل

٩٧	ستم تو کرتے ہین یہ بت ہزار شکر جلال مین ہون عنایت پروردگار کے قابل	١٢

جگر کو تھام لو ٹھیرو ذرا سنبھال کے دل
دکھائینگے تمھین دل کی تڑپ نکال کے دل
یہ دیکھیے ہین خلوت سے اوسکے ٹال کے دل
اکیلا آپ ہی لوٹے مزے وصال کے دل
تمہارے کوچۂ گیسو مین بھی نہین ملتا
کدھر گیا مجھے آخر بلا مین ڈال کے دل
چلے جو دلکو وہ ٹھکرا کے یہ صدا آئی
نثار تیری ان اٹھکھیلیونکی چال کے دل
خدا کیواسطے او اضطراب دل تھم جا
بہت نہ کر تہ و بالا ہمین اچھال کے دل
زیادہ اس سے نہ اوٹھوائیگا اپنے ستم
دیا ہے آپ کو نازون مین ہمنے پال کے دل
مزاج پرسی دلبر مری طرف سے کرے
مزاج کا بھی ذرا رنگ دیکھ بھال کے دل
جگہ دے ناوک قاتل کو دل نہ پہلو مین
یہ تیر وہ ہین جو لیجاتے ہین نکال کے دل
کسی پر آنے کا ہے حوصلہ تو اچھا آئے
بُری گھڑی کی مگر بدبلا کو ٹال کے دل
خبر کو یار کے بھیجا تھا جا کے بیٹھ رہا
جو ہمسے وعدے تھے اونسکو بھول بھال کے دل

٩٨	جلال دیکھو نہ تم ہارے تھکے گر پڑنا کسیکے ناز اوٹھانا ذرا سنبھالکے دل	١١

یہ دونون عارضِ رنگین ہین دو گلاب کے پھول / مہک رہے ہین ترے گلشن شباب کے پھول

خجل ہین سامنے اوس روئے بے نقاب کے پھول / سفید ہوگئے ہین باغ مین گلاب کے پھول

چڑھا دے پھولونکی چادر کے بدلے لا کے کوئی / مرے مزار پر اوس گل کے فرشِ خواب کے پھول

چمن مین ٹھہری ہے اوس گل کے وصل کی ساقی / تو آج بھر کے قرابون مین لا شراب کے پھول

دکھا دین ہم جو گل داغ ہائے نہان ہون اے چرخ / ترے چمکتے ہوے ماہ و آفتاب کے پھول

نہ بیٹھے پھر وہ کبھی جا کے صحنِ گلشن مین / اوٹھا کے آئے جو اک خانمان خراب کے پھول

کیا ہے قتل کسی گل نے لال ہو ہو کر / گواہ ہین لحدِ کشتۂ عتاب کے پھول

وہ شب بھی آئے کہ مستی مین ہون گلے کا ہار / مین پہنکے ہاتھ سے اوس شوخ بیحجاب کے پھول

۹۹

جلال چیدہ ہے ہر بیت پیشِ اہلِ مذاق / ہمارے شعر ہین سب باغِ انتخاب کے پھول

۹

ردیف نون

آ نکلیے قفسِ چند کے مہمانون مین / جان پڑ جائے غمِ ہجر کے بیجانون مین

بادہ کش مر کے ہوے دفن بھی میخانون مین / بو ترے مستونکی مٹی کی ہے پیمانون مین

پھاڑ کر دامنِ محبوب کو دیوانۂ عشق / مفت رسوا ہوے منھ ڈالین گریبانون مین

نظرِ بد کا کسیکی نہین کچھ اندیشہ / صنم اللہ ہے جب تیرے نگہبانون مین

مذہبِ عشق نے دونونکا نہ رکھا ہمکو / کافرون مین ہے ٹھکانا نہ مسلمانون مین

بیخودون سے ترے رہتی ہے خودی کوسون دور / ہوش دیوانہ نہین آئے جو دیوانون مین

۱۰۰

لاکھ وہ کچھ کہے کب عشق مین سنتے ہین جلال / پندِ ناصح کو بھی ہم گنتے ہین افسانون مین

۷

گئی جان اونکے آنے کی خوشی مین / وصال اپنا ہوا لو وصل ہی مین

مرے قسمت جو تم اپنی گلی مین / جگہ مرنے کی دو زندگی مین

ردیف نون

نہ پوچھو گے نہ دردِ دل کہونگا — یون ہی رہ جائیگی بس جی کی جی مین
خیالِ دوست لوٹے کی شبِ ہجر — عجب بیکس نوازی بیکسی مین
فلک کیا ہمکو سمجھا ہی کوئی زخم — رولاتا ہی لہو اک شمع ہنسی مین
وہ بولے میرے دلکو کرکے پامال — ہماری آرزو تھی کیا اسی مین
ہم آکر ہوش مین خود گم ہوے اور — خدا جانے کہان تھے بیخودی مین
عدو کیسے احبا بھی ہمارے — بنے دشمن تمھاری دوستی مین
گریبان اوسکا ہو یا دل ترا ہاتھ — کبھی یہ بھی سہی دیوانگی مین
جگر دل سینہ پہلو درد تیرا — انھین مین سے ہی پوشیدہ کسی مین

۱۰۱ — لگا بیٹھینگے اپنے دل ہی کو آگ
جلال اک دن ہم اس دلکی لگی مین — ۱۱

آنکھون مین گھر نہین کہ وہ دلمین مکین نہین — ہر جا ہی یار جلوہ نما پھر کہین نہین
تیغِ ادا کھنچی ہی وہ چینِ جبین نہین — دستِ قضا ہی اولٹی ہوئی آستین نہین
کیا اس سے خاک مین بھی ملایا نہ جائیگا — اس کام کی بھی تیری گلی کی زمین نہین
دنیا ہو تم ہو حضرتِ دل اور وصلِ دوست — اک ہم سلامتی مین تمھاری نہین نہین
پھر اوسکے انتظار مین مرتے ہین لوگ کیون — فرقت کی موت کوئی اگر نازنین نہین
لے لیتے ہین چنی ہوئی افشانکے بوسے ہم — سنتے نہین کہا کرے چین جبین نہین
ان بہتے آنسوونکو سرِ دست ہجر مین — دامن پکڑکے روک لے وہ آستین نہین
تیور ابھی سے حضرتِ دل کے کچھ اور ہین — دیکھا ہی کسیکو نگاہ مین نہین

۱۰۲ — اک بوسہ لیتے ڈرتے ہو تم اسقدر جلال
دو چار گالیان ابھی کیا اوسنے دین نہین — ۹

صبح ہو شام جدائی کی یہ ممکن ہی نہین — ہجر کی رات وہ ہی جسکے لیے دن ہی نہین

صبح کرنا شب غم کا کبھی ممکن ہی نہین
آگے دن پھرتے تھے اپنے وہ کوئی دن ہی نہین

دل بیتاب محبت کو ہو کسطرح سکون
دونون حرفون مین جب او سکے کوئی ساکن ہی نہین

کیا مذاق ہی مجھے صبح شب ہجر اونسے
جنسے کہتا تھا کہ جینا مرا ممکن ہی نہین

شب فرقت او سے موت آگئی میرے بدلے
دے اذان صبح کی کون آج مؤذن ہی نہین

کیجیے عشق بتان ترک تو دل کہتا ہی
ڈر خدا سے ابھی توبہ کا ترا سن ہی نہین

گو سٹھر جاتے ہین سیکڑون پہلو سے سکن
کوئی تسکین ہے مگر دل کی مسکن ہی نہین

لب بلب ہو نیکے تو خوب نکالین ارمان
بوسے بے گنتی دیے جائین لوگ گن ہی نہین

ظاہرا مین کدورت ہی صفائی بھی تری
صاف ہو آئنہ رویونکا وہ باطن ہی نہین

بستر غم سے اوٹھا کر یہ بٹھاتا ہی ہمین
کوئی جز درد جگر اور معاون ہی نہین

راہ چلتے بھی یہ پوچھین کہ کدھر آنکلے
جیسے ہم کوچہ محبوب کے ساکن ہی نہین

یاد گیسو نے دکھایا ہی وہ عالم ہمکو
رات رہتی ہی جہان آٹھ پہر دن ہی نہین

۱۰۲ بندۂ عشق ہین ایمان کی کہتے ہین جلال ۱۴۱
ہمکو کافر جو سمجھتا ہی وہ مومن ہی نہین

یہ پان کھا کے نہین منھ وہ لال کرتے ہین
اوٹھا کے قتل کا بیڑا اجلال کرتے ہین

ملا کے خاک مین بھی ہمسے چال کرتے ہین
کہ ہاتھ ملکے وہ اب پائمال کرتے ہین

یہ بات کیا تھی کہ دو باتین کرکے ہو گئے چپ
جواب دیجیے ہم اک سوال کرتے ہین

ستم ہی کہتے ہین خود کاٹ لو گلا اپنا
حرام موت وہ ہمپر حلال کرتے ہین

بہت بہار کی آمد سے خوش ہین مرغ چمن
شگوفے دیکھین انھین کیا نہال کرتے ہین

وہ خوابگاہ کہان اسے خفتہ بخت کہان
پڑے پڑے یہی شب بھر خیال کرتے ہین

بتونکو اتنی توجہ خدا کی قدرت ہی
وہ مجھسے سنتے ہین ہم عرض حال کرتے ہین

خوشی سے عشق مین نقصان جان کے ہین خواہان
تمھارے چاہنے والے کمال کرتے ہین

بتونکی یاد مین چپ رہنے دین تو بہتر ہی
تبناک کیون مجھے پرسان حال کرتے ہین

کہین تپا نہین لگتا ہی دل کا سینہ مین
کسیکے تیر بہت دیکھ بھال کرتے ہین

ہم ایسے دوست بہت مرمٹینگے الفت مین
یہ کسکا آپکے دشمن ملال کرتے ہین

انھین کو روز خبر مانگتے ہین ہم اونسے
جواب جسکا نہین وہ سوال کرتے ہین

۱۰۳	سنا نہین انھین جاتے کسیکے خواب مین بھی بہت جلال وہ تیرا خیال کرتے ہین	۱۴

ستم کو بھی کسیکے لطف کا پہلو سمجھتے ہین
ہم اپنے تیر چھپنے زخمونکو خم ابرو سمجھتے ہین

ترا دامن دبا لینا تہ زانو سمجھتے ہین
ابھی کوئی نہ اوٹھے ہم ابھی یہ پہلو سمجھتے ہین

تمھاری دونون خواب آلودہ آنکھین ہین اک آفت کی
اسے فتنہ اوسے جاگا ہوا جادو سمجھتے ہین

نہ ہم ذکر وفا کرتے نہ یاد آتی جفا تجھکو
یہ رمزین غیر کیا جانین فقط ہم تو سمجھتے ہین

۱۰۴	جلال اونکا ہمارا قصہ دو باتون سے طے ہوگا ہم ان جھگڑونکو گیسو سے یکسو سمجھتے ہین	۵

کسکی نظرین نشتر بہر رگ جان ہو گئین
گریۂ خونین سے آنکھین رشک خندان ہو گئین

دل مین جب آ مین کچھ امیدین پشیمان ہو گئین
یاس کا مجمع جو دیکھا کیا پریشان ہو گئین

ایک دکھلائی نہین دیتی فراق یار مین
سب مری راحت کی شکلین رنج پنہان ہو گئین

میری میت پر بندھے جوڑے بہت کھل پڑے
چوٹیان کتنی سیہ غم مین پریشان ہو گئین

کچھ رکاوٹ کی جو باتین شب کو اونکے دلمین تھین
تنگ آ کر وہ نہین ہونٹونکی تھین ہان ہو گئین

مشکلین جتنی ہماری تھین تمھارے عشق مین
جب نہ آسان کرسکے تم خود ہی آسان ہو گئین

خون تو میری تمناونکا قاتل نے کیا
خونبہا کی روز محشر مجھسے خواہان ہو گئین

ہجر کی راتونکا ہنگامہ رہا آہونسے گرم
کوند کر کچھ بجلیان شمع شبستان ہو گئین

ہائے اون تیغی نگاہونکو کہان اب ڈھونڈیئے
خون دل کا کرکے جو آنکھون سے پنہان ہو گئین

ہو گئے عیش وصال افسانۂ عمر جبر مین — اب وہ نیندین چین کی خواب پریشان ہو گئین

۱۰۵ وہ جو ہین شیدا سے رخ اسکو ہوا سودا سے زلف
دل مرا کافر جلال آنکھین مسلمان ہو گئین ۱۱

مجکو چین ای دوست دم بھر بزم دشمن مین نہین — پھر نہ یہ کہنا اثر عاشق کے شیون مین نہین
خوب جوبن ہمنے لوٹا وصل کی رات آپ کا — اب وہ شوخی آنکھ مین وہ شرم چتون مین نہین
کیا گریبانگیر محشر سے بھی بیخوف ہے — داغ میرے خون کا قاتل کے دامن مین نہین
سر ٹپکتے اوسکو دیکھا ہر در و دیوار سے — وہ نگہ جو تیرے دروازے کے روزن مین نہین
جستجو مین جو نہ قرب دوست کی سرگرم ہو — کوئی رگ ایسی مری رگہای گردن مین نہین
جلوہ گاہ یار مین کب غش سے کھل سکتی ہے آنکھ — ہوش مین لائے ہوا وہ اوسکے دامن مین نہین

۱۰۶ قبر پر شاید وہ ہو نکلے رونق افروز ای جلال
آج کل کی سی اوداسی شمع مدفن مین نہین ۷

جا پہونچنا دوست تک مشکل نہین — اسقدر دشوار یہ منزل نہین
بجھنے والے جلکے داغ دل نہین — دلجلون کی گرم کب محفل نہین
زندگی بے سود مرنا ہے عبث — دونون کا بے یار کچھ حاصل نہین
خضر کیسے وہ بیابان ہے مرا — غول جسمین سیکڑون منزل نہین
قیس کو در پردہ ای لیلی نہ چھیڑ — ایک آفت مین پردۂ محمل نہین
بھولے بنجانا تمھارا کرکے قتل — کہہ رہا ہے تم مرے قاتل نہین
وہ شب وعدہ نہ سویا رات بھر — نیند بھی ہشیار کی غافل نہین
سینہ سے لپٹا ہی لیتا تھا اونھین — لاکھ مین کہتا نہین ای دل نہین
کہہ رہی ہے سخت جانی فراق — سہل ہو جاؤن مین وہ مشکل نہین

آج یہ جھگڑا ہی فیصل ہے جلال

۱۰۷ دل کی بیتابی نہین یا دل نہین ۱۰

جانیوالا اضطراب دل نہین
یہ تڑپ تسکین کے قابل نہین
جان دیدینا تو کچھ مشکل نہین
جان کا خواہان مگر اے دل نہین
اسکے لیلی چشم مجنون مین رہے
کیا یہ پردے پردۂ محمل نہین
تجسے خوش چشم اور بھی دیکھے مگر
یہ نگہ یہ پتلیان یہ تل نہین
رہتے ہین خود جو تیرے عشق مین
وہ بہت ہشیار ہین غافل نہین
یاد رکھنا پھیر کر منہ وقت ذبح
میری ہان اور اپنی اے قاتل نہین
جو نہ سسکے وہ ترا کشتہ ہی کب
جو نہ تڑپے وہ ترا بسمل نہین
ہجر مین دم کا نکلنا ہی محال
آپ آ نکلین تو کچھ مشکل نہین
آ گئے حسرت بھرے دلمین کبھی
کیا یہ محفل آپکی محفل نہین
ہم تو زاہد مرتے ہین اوس خلد پر
جو بہشتون مین ترے شامل نہین

۱۰۸ وہ تو وہ تصویر بھی اوسکی جلال
کہتی ہے تم بات کے قابل نہین ۱۱

غیر کا ممنون یا منت کش دربان کرین
حضرت دل جسکا چاہین بندۂ احسان کرین
خوب مرگ عاشق غم دوست کی خوشیان کرین
آپکے دشمن کسیکے سوگ کا سامان کرین
مشورہ کچھ ضبط سے بھی نالہ و افغان کرین
چپکے چپکے حشر برپا کرنے کا سامان کرین
اس سرائے دہر مین ہم اور رہین دو چار روز
آپ بھی اک شب کا ہمکو اپنے گھر مہمان کرین
صبر و ہوش و تاب و طاقت سب اجازت خواہ ہین
کسکو روئین ہم کسے رخصت شب ہجران کرین
موت کہتی ہے تمہارے سخت جانسے وقت نزع
جلد دم توڑین جو اپنا ہم پر آپ احسان کرین
ہمکو تو یہ زندگی دو دن کی بھی اک روگ ہے
خضر ہی بس آرزوے عمر جاویدان کرین
مشکلین سب اپنی کہدین ہمنے اب ہے اختیار
اور مشکل کردین اونکو آپ یا آسان کرین

دل مین رکھنے کی ہی مانع بدگمانی دیکھیے | رشک کہتا ہی کہ آنکھوں سے انھین پنہان کرین
میرے مرنے کی دعائین یہ بھی مانگین میرے ساتھ | کچھ تو شرکت وقت ہین جان بکے خواہان کرین
وہ نکھرتے ہون ہمارے ہاتھ مین ہو آئینہ | ہم انھین حیرت مین ڈالین وہ ہمین حیران کرین
جان دینے پر کہین آمادہ بیٹھے مین ہم آج | حضرت دل جب مین کیا یہ بھی کچھ ہون پاکرین
جانفشانی میری دیکھین جنکے دفشان [illegible] | مجکو زلفونکی لٹک پر دہ بلا گردان کرین
کیون فلک بھیجون مین پیغام طلب پہنائین | ہم جب آتے ہین کہ اپنا غیر کو مہمان کرین

109 حسرتین کچھ دل مین کچھ ارمان رکھتا ہی جلال
آپ اگر اونکو مٹائین بڑا احسان کرین 15

ستم کو بھی غنیمت جانتے ہین | یہی تیری عنایت جانتے ہین
عداوت ہی کیے جائے کوئی کاش | اسیکو ہم محبت جانتے ہین
گلہ کرتے ہی وہ دیتا ہی گالی | ہم اوس بدخو کی عادت جانتے ہین
نکلنے دینگے دل سے ہم اے دل | تجھے او پیر وست جانتے ہین
نجانا نین نالے سے جانا وہ لیکن | بپا کرنا قیامت جانتے ہین
افلاک تک جا چکے نالے ہمارے | یہ اپنی سب پست ہمت جانتے ہین
ترے محنت کشان عشق اے دوست | ہر اک ایذا کو راحت جانتے ہین
اشارے کر رہے ہین کیا مرے جرم | وہ سب اسلوب رحمت جانتے ہین
وہ گھر جس گھر مین خاک اڑتی ہو اے یار | ہم اوسکو دشت وحشت جانتے ہین
گلے مل یا نہ مل اے تیغ قاتل | ترا دم ہم غنیمت جانتے ہین

110 جلال اونکا اگر کرتا ہون مین شکر
اوسے بھی وہ شکایت جانتے ہین 11

رسا عرش تک کسکے نالے ہوئے ہین | وہ ہاتھوں سے دلکو سنبھالے ہوئے ہین

یہ کیسے ہم ارمان والے ہوئے ہین
کہ خلوت سے اوسکی نکالے ہوئے ہین

یہ رونا ہمین حشر مین بھی رہیگا
کسیکی گلی سے نکالے ہوئے ہین

سلامت رہے اونکی محشر خرامی
کہ پھر زندہ کچھ مرنے والے ہوئے ہین

خودی میری رکھتی ہے دور اوس سے مجکو
یہ سب تفرقے اسکے ڈالے ہوئے ہین

ہمین خوف کیا ہجر کی بیکسی کا
اس بیکسان کے حوالے ہوئے ہین

گراتی ہے لغزش تو کہتی ہے ہمت
چلو تم اودھر ہم سنبھالے ہوئے ہین

وہ آ بیٹھین پہلو مین دل سے نکلکر
یہ پہلو ہمارے نکالے ہوئے ہین

111 جلال اوسنے پوچھے ہین جب دلکے ارمان
وہ مونھ سے نکلتے ہی نالے ہوئے ہین 9

ادھر آئینہ ہے وہ اوسطرف بن ٹھنکے بیٹھے ہین
اڑانے آنکھ دو شوخ ایک سی چتون کے بیٹھے ہین

وہ پہلو مین ہین میرے سامنے دشمن کے بیٹھے ہین
نہین معلوم اے دل دوست کسکے بنکے بیٹھے ہین

ہوئی آخر پس دفن اودھکے دامن گیر خاک اپنی
اوٹھا کر جانیوالے ناز سے دامن کے بیٹھے ہین

اگر ہوتے ہین برہم آنکھ اوٹھا کر دیکھ لینے پر
ستم ہے پھر وہ میرے سامنے کیون تنکے بیٹھے ہین

زیارت گاہ تربت ہو گئی آنکھونکے وحشی کی
غزال دشت گرد آکر مرے مدفن کے بیٹھے ہین

دل بسمل کے بہلانیکو تنہائی مین فرقت کی
مرے پہلو مین کچھ تیر ایک تیر افگن کے بیٹھے ہین

اوٹھائین تو بھلا آکر دوشالہ اوڑھنے والے
تری محفل مین کمل پوش بھی تن تنکے بیٹھے ہین

صف مژگان ہے برہم جب سے وہ پنہان ہین آنکھون مین
پس پردہ او لٹنے والے اس چلمن کے بیٹھے ہین

112 جلال اک عمر گذری ہے ہماری منتین کرتے
چلا ہے روٹھکر دل ہمسے جب وہ منکے بیٹھے ہین 9

لاکر کسیکو حضرت دل پیچ و تاب مین
تم بھی بلا مین پڑگئے ہم بھی عذاب مین

کہتی ہے اونکی شوخ نگاہی شباب مین
رہنے ندونگی پردہ شرم و حجاب مین

کیا لطف دے رہا ہے بگڑنا عتاب مین / لاکھون بناؤ ہین ترے اک پیچ و تاب مین
تقدیر کا لکھا اسے کہتے ہین نامہ بر / خط آئے غیر کا مرے خط کے جواب مین
الجھن مین پڑ رہا ہون کہ دیکھے رکھتے ہین کسکا سوگ / دیکھا ہے بال کھولے انھین شب کو خواب مین
کیون آکے دیکھئے وہ تسلی ستم کیا / اتنی تو بہت کمی تھی مرے اضطراب مین
شاکی تو ہون نکے عشق مین اکثر خدا سے ہون / دل دیکے جان ڈالدی ہے تو نے عذاب مین
زاہد کو رندا و بھارتے ہین میکشی پر آج / واعظ شریک تو بھی ہو کار ثواب مین
کچھ تو کہو کہ وصل مین کیون چپ ہے تم سا شوخ / کیا بولنا گناہ ہے شرم و حجاب مین
ہم لکھین خط شوق وہ لکھ بھیجین گالیان / لکھا ہے نامہ بر یہ بھلا کس کتاب مین
سب ہیچ تھا وہ کو جو شوخی سے کیا کہا / سو شکوے میرے ہو گئے رد اک جواب مین
ان ہمخواب آنکھونکی دیتا ہون مین قسم / کیون تم بھی دیکھتے ہو کبھی مجکو خواب مین
قاصد فراق یار مین خوش دل کو کر لیا / کچھ خود ہی لکھ کے اپنے خطونکے جواب مین
یہ کہکے اونسنے وصل کی شب مین لپٹ گیا / گستاخیان معاف مری اضطراب مین

١١٣ دل کی امنگون نے بھی نہ روکا تجھے جلال / کمبخت توبہ کرتا ہے عہد شباب مین ١٥

وہ کہتے ہین آفت زمانہ مین ہے عہد شباب مین ہون / ادا مین ہون شوخی مجسم حیا کا پتلا حجاب مین ہون
جو دیکھے کہتا ہون وصل کی شب اے بہت اضطراب مین ہون / جواب دیتا ہے وہ کہ چپ رہ کچھ آج مین بھی عتاب مین ہون
سمجھے میسر ہو وصل دلبر وہ جلوہ فرما ہو مرے گھر / کہین چمکتا ہی یون تصور مین جاگتا ہون کہ خواب مین ہون
کیا زمانے سے ہمنے شکوا جو اپنی برگشتہ بختیون کا / تو ہمسے شاکی ہوا وہ اولٹا کہ خود ہی مین انقلاب مین ہون
خبر نہین کون لیگیا دل کیا نگاہون نے کسکی بسمل / یہی تو آئی انتہا کا غافل اس ابتدائے شباب مین ہون
تڑپ شب وصل یار دلکی مجھے نہین چین لینے دیتی / معاف گستاخیان ہون میری کہ عالم اضطراب مین ہون
تمھین نہین آج ہمسے برہم مگر بھی بل کھا رہی ہے ہمدم / بگڑ کے کہتی ہے زلف پرخم کہ مین بھی کچھ پیچ و تاب مین ہون

کبھی ہمری قبر پر بھی آئین تو ساتھ اپنے عدو کو لائین
وہ فاتحہ پڑھکے جلد جائین کہ دیر سے مین عذاب مین ہون

پس فنا یاد اوس گلی کی لحد سے آخر کو لے ہی نکلی
خراب میت کی بھی ہے مٹی عجب جلال خراب مین ہون

یہ کیسے اس دشمن فلک نے لیے خرابات یون سے بدلے
کہ دور ساقی کی انجمن سے مین پاے دور شراب مین ہون

تباہ زاہد تو ہی منصفی ہے ستم یہ مجھ رند پر ابھی سے
مین تائب ہی شیخ میکشی سے غضب ہے عہد شباب مین ہون

شب ہجر مین تم دکھاؤ جلوہ وہ کہتے ہین کہ ہوش مین آ
کلیم وہ کا نظارہ کیسا ابھی سوال و جواب مین ہون

۱۱۴	جلال آتا ہے یاد کیا کیا اجازت بوسہ پر کسیکا وہ ہاے چپکے سے شب کو کہنا وفور شرم و حجاب مین ہون	۱۳

دل مرا کہکے وہ پامال چلے جاتے ہین
اور پھر دست تاسف بھی ملے جاتے ہین

خوش بھی ہین وصل مین ہم اور پھر اسکا بھی ہے غم
ہاے کیا جلد یہ دن گذرے چلے جاتے ہین

سرمہ آلود نگاہون کے تصور مین یہان
دم ہے آنکھون سے روان نیل ڈھلے جاتے ہین

کیا ستم ہے شب وعدہ یہ کسیکا کہنا
بس گلے ہو چکے ملجاؤ گلے جاتے ہین

گو دم نزع وہ آئے ہین مگر غیر ہے ساتھ
کیون یہان سے ملک الموت ٹلے جاتے ہین

عشق کے روگ کو دنیا سے دعائین دیجیے
تیرے بیمار بہت اچھے بھلے جاتے ہین

جاگیے گا کہین شب بھر تو ضرور آئیگی نیند
آپ کیون آنکھون کو بیکار ملے جاتے ہین

یون نہ خود رفتہ ہین ہم پاس بٹھا کر اونکو
اپنی محفل سے بھی دور اوٹھکے چلے جاتے ہین

۱۱۵	داغ ایک اک جگر و دل مین ہے ایسا کہ جلال دونون پہلو مرے ہر وقت جلے جاتے ہین	۹

یہ دل ہے شانہ تری زلف پر شکن مین نہین
کسیکی آنکھ ہے آئینہ انجمن مین نہین

رہا ہون ہم بغل اک گلبدن سے اے بلبل
سنگھا دون تجکو وہ بو میرے پیرہن مین نہین

زبان دینے سے لو وصل مین بھی ہے انکار
وہ سر ہلاتے ہین یعنی زبان دہن مین نہین

وہ کج ادا ہے ستمگر کہ ہان نہین کہتا
نکل گئی تھی کہین منھ سے بانکپن مین نہین

116 تڑپنے دل کی لیا مرکے بھی نہ چین جلال
کفن تو قبر مین ہی اور ہین کفن مین نہین

کون آیا تھا یہ شب کو خواب مین — چٹکیان لینے دل بیتاب مین
شوخیان اونکی مری بیتابیان — چشمکین ہین برق مین سیماب مین
تم ملو ایسا سبب ملتا نہین — لاکھ ڈھونڈھا عالم اسباب مین
بڑھکے دل سے ہمین دل ہی عزیز — فرق ہی کمیاب مین نایاب مین
مٹ گیا یون عشق مین اپنا شباب — جسکا اک ماتم ہی شیخ و شاب مین
سو گئے ہین اپنے کچھ ایسے نصیب — جاگتے جنکو نہ دیکھا خواب مین

117 دل تم اک دشمن کو دیتے ہو جلال
اسکا چرچا تو کرو احباب مین

ملتا نہین خود اوس سے وہ فرقت نصیب ہون — کیا ذکر غیر آپ مین اپنا رقیب ہون
دل مین ہجوم یاس سے کہتی ہی یہ امید — کیون پیسے ڈالتا ہی ارے اک غریب ہون
عاشق وہی ہی جسکے ہون معشوق سوگوار — گل میرے پھول اوٹھاتے ہین وہ عندلیب ہون
کہتا ہی دوست شکوہ دوری جو کیجیے — تیری رگ گلو سے بھی مین تو قریب ہون
دین چارہ گر جواب اجل کا تو ہی یہ قول — اس درد لا دوا کی ترے مین طبیب ہون
ناشاد کہکے یاد کیا کرتے ہین مجھے — مین اونکے عاشقون مین بڑا خوش نصیب ہون

118 سب رنج و غم بھلا دیے ہین سنے ای جلال
ممنون دلنوازی یاد حبیب ہون

دیگا وہی اثر بھی مری سرد آہ مین — گرمی یہ جسنے دی ہی تمھاری نگاہ مین
آتے ہو میرے دلمین ٹھہر کر نگاہ مین — جوبن تمھارا دیکھ نہ لٹ جاے راہ مین
سو بار توبہ کیجیے سو بار پیجیے — لذت ملی ہی شیخ عجب اس گناہ مین

محشر مین بھی وہ دیکھیے ملتے ہین یا نہین — کھٹکی ہی یاس وصل کی مجھے امیدگاہ مین
محفل مین پھر گئی تھی کبھی جسسے اونکی آنکھ — تصویر اوسکی پھرتی ہی اب تک نگاہ مین
آتی ہی آج کسکی سواری کہ میری خاک — کچھ دیکھتی ہی دیر سے اوٹھ اوٹھکے راہ مین

١١٩ مانع ہی پاس دوست ہمین ورنہ اے جلال
دونون جہان کا فیصلہ تھا ایک آہ مین ٧

اوٹھکے بیٹھتا ہی ترا درد جو ہی سو دلمین — ڈھونڈتا ہی مرے تڑپانیکے پہلو دلمین
نہ زبان سے مجھے بد کہہ نہ برا تو دلمین — یار کچھ سوچ تو اس بات کا پہلو دلمین
رنگ بنکر رخ عاشق سے عیان ہوتی ہی — لاکھ اوس گلبدن کی محبت کی چھپے بو دلمین
سامنے بھی ہی تصور مین بھی ہی آٹھ پہر — روبرو ہی مرے تصویر تری تو دل مین
دونونکی قید سے دونونکا نکلنا ہی محال — دل ہی گیسو مین اسیر الفت گیسو دل مین
پیہم آنکھون سے ٹپکتی ہین جدائی مین تری — حسرتین بنکے دری خونکے آنسو دل مین
ہجر مین قصد فغان کرکے مین رہجاتا ہون — چٹکیان لیتا ہی اوٹھا کوئی دلجو دل مین
چین پیشانی قاتل کا اشارہ ہی یہی — کہ کشیدہ ہی یہ کچھ صورت ابرو دلمین
طبع نازک بھی وہی رنگ تلون بھی وہی — اپنے دلبر ہی کی ہم پاتے ہین خو بو دلمین
دور کرتے کبھی پہلو مین نہ رکھتے دل کو — پاس ہمکو مگر اسکا ہی کہ ہی تو دل مین

١٢٠ ہان ہان اپنا گنہگار ہی ہر چند جلال
اوسکی رحمت سے نہین خوف سر مو دلمین ١١

مست ہین ہم خراب حالی مین — خوش ہین رندان لاابالی مین
رشک یوسف ہین خوش جمالی مین — شہرہ اونکا ہی بیمثالی مین
ٹھوکرین اونکی کھاسے جا اے دل — سرفرازی ہی پائمالی مین
اپنی کشت عمل ہی کیا سرسبز — لاکھ دانے ہین ایک بالی مین

کیون نہ بے فیض ہون یہ زاہد خشک
خاک اوڑتی ہی خشک سالی مین

سجدے کرنیسے بھی نہین ملتی
بار اوس بارگاہِ عالی مین

لاکھ کیفیتین بھری ہین یہان
تیرے مستون کے جامِ خالی مین

شوخیان تجسے بڑھکے پاتے ہین
ہم ترے شاہد خیالی مین

سب ہمارے گلے تمام ہوئے
شب وصل اونکی ایک گالی مین

کھینچ سکتا ہی کون اوسکی شبیہ
فرد ہی یار بیمثالی مین

پرِ بلبل جو کاٹتا صیاد
خوب کٹتی فراغ بالی مین

یارب اوس سے عدو ہی ہم بستر
ڈالدے جان شیر قالی مین

۱۲۱

مدعی کمال سب ہین جلال
ہمکو دعوی ہی بیکمالی مین

۱۳

غیر دربان درِ یار ہوے ہین کہ نہین
بند ابھی روزنِ دیوار ہوے ہین کہ نہین

روگ خوش چشمونکی الفت کا لگا ہی جنکو
کبھی اچھے بھی وہ بیمار ہوے ہین کہ نہین

کچھ خبر رکھتے ہین انجام کی بھی بیخود عشق
ہوش کھو کر کبھی ہشیار ہوے ہین کہ نہین

گو وہ ہمخواب ہین لیکن مجھے ابتک شک ہی
بخت خفتہ مرے بیدار ہوے ہین کہ نہین

طور سے پوچھتی ہی برقِ تجلی کی تڑپ
جمع سب طالب دیدار ہوے ہین کہ نہین

عمر بھر ملنے کا انکار ہی عاشق سے رہے
غیر سے تمسے یہ اقرار ہوے ہین کہ نہین

مجرمِ عشق صنم ہوکے نہین کچھ معلوم
کہ خدا کے بھی گنہگار ہوے ہین کہ نہین

کیا سبھی زندہ ہین وہ جنکو ہی امید وصال
کشتۂ یاس بھی دوچار ہوے ہین کہ نہین

جنکو دل عشق کے منجدھار مین لے ڈوبا ہی
اونکے بیڑے بھی کبھی پار ہوے ہین کہ نہین

کہتے ہین کیا ہمین لیتے ہین جو کی دل مین
اور دلبر بھی دل آزار ہوے ہین کہ نہین

جو جفا تمکو تمھاری نہ سمجھتے ہون جفا
خلق ایسے بھی وفادار ہوے ہین کہ نہین

مرنیوالون سے وہ یہ پوچھ لیا کرتے ہین | آپ ابھی زیست سے بیزار ہوئے ہین کہ نہین

۱۲۲ — دل لہو ہو کے بہا دھیان ہین ہمکو جلال
دیدۂ تر کبھی خونبار ہوئے ہین کہ نہین — ۱۳

دکھا کے دل جو تمھین انفعال کچھ بھی نہین | ہمین بھی شکوہ کوئی یا ملال کچھ بھی نہین
اٹھاؤ سر کہین یہ انفعال کچھ بھی نہین | ملے نہ آنکھ تو لطف وصال کچھ بھی نہین
وہ ہمکو عاشق کامل کہین عنایت ہے | وفا مین پورے اوترنا کمال کچھ بھی نہین
کسی ادا سے نہ پوچھا وہ دل کو کیا جانین | جو لیگیا ہے اودھر احتمال کچھ بھی نہین
وہ ہمسے آکے ہون ہم بستر ایسے بخت کہان | یہ باین جمع اب کی ہین یہ خیال کچھ بھی نہین
شب فراق مین دکھن کی کوئی وجہ تو ہے | کہا کرے دل آشفتہ حال کچھ بھی نہین
منھ اونکا دیکھ رہے ہین امیدوار وصال | جواب ہی کے ہین خواہان سوال کچھ بھی نہین
ہمارا آپکا جھگڑا چکیگا حشر مین کیا | کہ پوچھ کچھ تو بہت انفصال کچھ بھی نہین
تم اپنے تیر تو پہلو مین بیٹھ کر ڈھونڈھو | دل و جگر کی ہے دیکھ بھال کچھ بھی نہین
ہمارے سامنے پامال ہو عدو اید وست | مٹے ہو ہمکو مٹاؤ یہ چال کچھ بھی نہین
یہ جانتے ہین لہو ہوگیا تھا فرقت مین | جگر کا اور تو معلوم حال کچھ بھی نہین
ذرا وہ بولے ہین ملنکر تو کیسے شاد ہین ہم | جو رنج اوٹھاے تھے اونکا ملال کچھ بھی نہین
اگر وہ ملگئے ہاتھ آکے بعد دفن تو کیا | لحد ہی جب نہوئی پائمال کچھ بھی نہین
کہا کسینے ذرا اتنا بھی دیکھکر ہمکو | کہ یہ گذر چکے اب انکا حال کچھ بھی نہین

۱۲۳ — بتائین کیا تمھین رہ رہکے آہ کرتے ہین
سبب تم اسکا نہ پوچھو جلال کچھ بھی نہین — ۱۵

مطلب کی اونسے دلمین بھی گفتگو نہین | جیسے ہمارے دلمین کوئی آرزو نہین
جب تجھکو التفات ہی ای خوبرو نہین | پوچھے بھی تو تو کہدین کوئی آرزو نہین

آتنا تو پوچھو ہوش مین کیون اپنے تو نہین
یہ کہکے بزم دوست مین لائی ہی بیخودی
کہنا کسیکا میری لحد پر چڑھاکے پھول
کہتے ہین اپنے ہوش بجا کرکے مجکو ڈھونڈھ
خواہان ہی کون ہان کا دم عرض مدعا
محفل مین اوسکی دیر سے میگون کا دور ہی
آواز اوسکی مرکے بھی سننا کہان نصیب
دیدی زبان آپنے اب کیا گلہ رہا
یہ خاک مین ملے تو ڈبو دینگے نام عشق
کیونکر نہ ٹپکے ہجر مین آنکھونسے متصل
تو کیون نہ آئی لاکھ وہ آیا تھا وقت نزع
کسطرح دل مین آئے تھے کیونکر نکل گئے
دشمن بھی اوسکے شر سے بچے ہی مری دعا
دیتے ہین اشک سرخ ٹپک کر مجھے فریب

کھویا ہی جسکو اوسکی ذرا جستجو نہین
سب دوست ہین یہان کوئی تیر عدو نہین
سونگھو تو ہم مین اب بھی محبت کی بو نہین
خود گم کی جستجو تو کوئی جستجو نہین
کہدے ذرا ادا سے وہ بیگانہ خو نہین
ساقی تو ہی اگر نہین جام و سبو نہین
چھلاکے رونیوالون مین وہ خوش گلو نہین
جب چپ ہی کردیا تو کوئی گفتگو نہین
آنسو نہین ہین چشم ترکے مری آبرو نہین
یہ حسرتون کا خون ہی دل کا لہو نہین
ای موت تجھسے بڑھکے کوئی حیلہ جو نہین
ارمان کوئی آپ نہین آرزو نہین
سب کا ہون خیرخواہ کسیکا عدو نہین
لایا ہی رنگ آنکھ کا پانی لہو نہین

۱۲۴

آیا بھی کوئی وعدہ پر اپنے تو کیا جلال
کچھ آپ ہی مین آج تو کمبخت تو نہین

۱۷

وہ گھر کرتے ہین آنکھون مین اگر دل سے نکلتے ہین
جب آلیتے ہین تڑپتے کوئے قاتل سے نکلتے ہین
نہ نکلا اوسکا ایک آنسو بھی کھینچین ہمنے لاکھ آہین
صدا دیتی ہی بیتابی لیلی شوق مجنون کو
ہمارا آہ کرنا اور اوس بیدرد کا کہنا

غرض جس پردہ مین ہمتو ہین مشکل سے نکلتے ہین
جگر تھامے سنبھالے دل کو بسمل سے نکلتے ہین
دھوین کیا بے اثر اپنے تجھے دل سے نکلتے ہین
اٹھے محمل نشین کو لیکے محمل سے نکلتے ہین
نہ یہ چپ بیٹھے رہتے ہین نہ محفل سے نکلتے ہین

کرے پہلو تہی جو گالیاں دینے میں عاشق کو
بھلا ہو سے کب وہ کمبخت کے دل سے نکلے ہیں

تمنائے شہادت ہی کا دل میں خون ہوتا ہے
سلامت مر نہ لے کہوئے قاتل سے نکلتے ہیں

وہ امیدیں جو بر آتی نہیں خود قطع کرتا ہوں
بُرے کام اس نے ناکامی دل سے نکلتے ہیں

۹	جلال آتے ہیں اب وہ جان نکلے گی با سانی جو مشکل میں پڑے تھے آج مشکل سے نکلتے ہیں	۱۲۵

لیے دل پاس تھے یا دو نظر آتے ہیں
جاتے پھرتے بہت مغرور نظر آتے ہیں

گھاؤ زخم دل مہجور نظر آتے ہیں
دیدۂ تر میں ناسور نظر آتے ہیں

ہائے مختار انھیں کرکے ہم اپنے دل کا
کیا ہر اک امر میں مجبور نظر آتے ہیں

رگ گردن سے بھی سنتے ہیں سوا انکو قریب
وہ تو اللہ بہت دور نظر آتے ہیں

فتح کرتے ہیں محبت کی مہم مجرم عشق
دار پر چڑھتے ہی منصور نظر آتے ہیں

داغ دل ہی میں نہیں چند تمناؤں کے
کچھ کلیجے میں بھی ناسور نظر آتے ہیں

زاہد و کعبہ میں ہم دیکھتے ہیں سناٹا
بتکدے خلق سے معمور نظر آتے ہیں

عشق کامل کے نہیں داغ جگر میں چھپتے
مہ کامل سے وہ بھرپور نظر آتے ہیں

آنکھ کیا لڑ گئی قاتل سے کہ زخم دل آج
کچھ ہنسنے دیتے ہیں مسرور نظر آتے ہیں

حشر برپا مری فریاد کیا چاہتی ہے
وہ سرافیل لیے صور نظر آتے ہیں

ہیں غضب ہوش ربا تیری خماری آنکھیں
شوخ مستو ہنسنے یہ مخمور نظر آتے ہیں

پوچھیے طور کے جلوے کی حقیقت کس سے
چند بیہوش سر طور نظر آتے ہیں

۱۳	دوست ہم جنکے بنے ہو گئے دشمن وہ جلال نئے اس عشق کے دستور نظر آتے ہیں	۱۲۶

ڈر کے وہ دل کو دکھانے میں یہ کیا کرتے ہیں
کہیں بیدرد صنم خوف خدا کرتے ہیں

اچھے ہونگے جو احباب دعا کرتے ہیں
جو ہیں بیمار محبت کے برا کرتے ہیں

ہم مین اور آپ مین ہی تفرقہ انداز ہی
تب لیجیے دل ہی کو پہلو سے جدا کرتے ہین

ناز سے دامن اوٹھائے وہ کسیکا جانا
کچھ گریبان کہین روز پھٹا کرتے ہین

اتنا ترپاتے ہین عاشق کو کہ مرجاتا ہی
عشق کے درد کی بیدرد دوا کرتے ہین

باتین کرتی ہی تری یاد جو دلسے شب ہجر
چھپکے ہم کان لگائے وہ سنا کرتے ہین

خوش نصیب اوس سے زیادہ کوئی دنیا مین نہین
پیار سے جسکو وہ کمبخت کہا کرتے ہین

پتلیان میری پھری دیکھکے بولے دم نزع
بیوفا آنکھ یوہین پھیر لیا کرتے ہین

کسی ارمان بھرے دلکو کیا ہی پامال
کچھ تو ہی ہاتھ وہ اکثر جو ملا کرتے ہین

اپنے بیمار سے کہتے ہو کہ تو مر نہ گیا
یوہین کیا رسم عیادتکی ادا کرتے ہین

چھین کر اونکا مرے ہاتھ سے خنجر کہنا
کیون گلا کاٹتے ہین آپ یہ کیا کرتے ہین

کیا بسر لطف سے ہوتی ہی شب وصل اپنی
شکوے کرتا ہی وہ ہم شکر کیا کرتے ہین

۱۳	باز آئے کہ نہ آئے وہ جفاؤن سے جلال تم تو کر گذرو جو کچھ اہل وفا کرتے ہین	۱۲۷

خوش رہین وہ کہ ہمین رنج والم دیتے ہین
شاد رکھے اونھین اللہ جو غم دیتے ہین

دلکو ٹھکرائین اسیواسطے ہم دیتے ہین
تیرے قدمونکو ترے سر کی قسم دیتے ہین

کیجیے دل جو طلب اوس سے تو کہتا ہی وہ شوخ
پھر نہ دینا ہمین اس شرط سے ہم دیتے ہین

پاؤنکے چھالونکو اللہ سلامت رکھے
ساتھ وحشت مین یہی چند قدم دیتے ہین

کہتے ہین ساتھ ترے دم نکلجائینگے ہم
دلکے ارمان بھی دیکھو مجھے دم دیتے ہین

مانگتا ہون جو شکیب اوس سے یہ آتی ہی صدا
صبر ہم عاشق بیتاب کو کم دیتے ہین

سر سنگ کر تو مقدر کو زرا خوش کرتے
حکم کب دیکھیے سجدیکا صنم دیتے ہین

رک کے اری خنجر قاتل نہ گلے پر چلنا
تجکو ہم ابروے قاتل کی قسم دیتے ہین

کبھی بیدرد حسینونسے محبت نکرے
ایکدل لیکے یہ سو درد والم دیتے ہین

تیغ جلاد سے کہتی ہین رگین گردن کی
کاٹ لے سر کو اجازت تجھے ہم دیتے ہین

۱۲۸ گالیان تو وہ سوا غیر سے دین ہمکو جلال
شکوہ کچھ اسکا نہین لو سے جو کم دیتے ہین ۱۱

در دلدار سے سر پھوڑنیکو اپنا آئے ہین
مقدر عاشقون نے یون بھی اکثر آزمائے ہین

وہ کچھ محبوب سے عاشق کی میت پوچھی ہین
کہ منہ ڈھانکے ہوے روتے ہین یا تک منھ چھپائے ہین

کہین دیوانۂ الفت کی بھی لیجاتی ہین فصدین
بتائین کیا جو نشتر وحشت دل نے لگائے ہین

شکایت ہے عبث بیداد کی فریاد ہے بیجا
جفا کے ڈھنگ انھین ہمین ہی وفا ہی نے بتائے ہین

کھلی ہین بند ہو کر جلوہ گاہ یار مین آنکھین
حواس رفتہ ہی کچھ ہوش مین ہمکو لائے ہین

کسی ٹھوکر کا مارا کوئی جی اوٹھے تو ہم جانین
مسیحا تمنے قم کہکر بہت مردے جلائے ہین

ٹپک کر چشم تر سے کہہ رہے ہین خیدگرم آنسو
لگی تیرے جلے دلکی بجھانے ہم بھی آتے ہین

خبر تک بھی ہوئی اک شب اوس خانہ نشین بت کو
در و دیوار کیا کیا میرے نالون نے ہلائے ہین

۱۲۹ جلال آپ اپنی از خود رفتگی سے پوچھتا ہون مین
محبت مین کسی نے ہوش بھی گم کرکے پائے ہین ۹

آتا ہے کوئی جانب در دیکھ رہے ہین
کیا سر کو ٹپکتی ہے نظر دیکھ رہے ہین

دن رات رہا کرتے ہین ہم منتظر یار
ناچار سے کچھ آٹھ پہر دیکھ رہے ہین

اک لحظہ ٹھہرتے نہین فرقت مین دل و جان
دونون کو مہیائے سفر دیکھ رہے ہین

ڈرتا ہے کوئی نزع مین بھی سامنے آتے
کیا کرتی ہے حسرت کی نظر دیکھ رہے ہین

دیکھین تو کھنچے رہتے ہین ہمسے وہ کہانتک
اے جذب ترا ہم بھی اثر دیکھ رہے ہین

فرقت مین تماشا ہے بیتابی دل کا
ہنس ہنس کے مرے زخم جگر دیکھ رہے ہین

۱۳۰ منظور جلال انکو ہے کیا جان بھی لینا
دل لیکے بھی پھر کیون ادھر دیکھ رہے ہین ۷

اب تک ہین شوق یار مین آنکھین کھلی ہوئین
مر کر بھی ہین فراق مین آنکھین کھلی ہوئین

حسرت یہ ہی کہ اوڑکے پڑے اوس گلی کی خاک
رکھتا ہون کوئے یار مین آنکھین کھلی ہوئین

کیا یاد آرہی ہین کسی شوخ مست کی
کچھ بند کچھ خمار مین آنکھین کھلی ہوئین

بے دیکھے اوسکے دم کا نکلنا محال ہی
رکھتی ہین احتضار مین آنکھین کھلی ہوئین

اوسکے انتظار مین ہم ہین شب فراق
اور اک مکان تار مین آنکھین کھلی ہوئین

عاشق کو رکھتی ہین ہمہ تن چشم انتظار
کیا جسم داغدار مین آنکھین کھلی ہوئین

تو لاکھ چاہیے ہونگی نہ تا حشر اے اجل
بند اوسکے انتظار مین آنکھین کھلی ہوئین

فتنے شب وصال جگایا کین رات بھر
کیا خواب ناز یار مین آنکھین کھلی ہوئین

کیفیتین دکھا گیئن اونکی شب وصال
وہ نیند کے خمار مین آنکھین کھلی ہوئین

۱۳۱ | مشکل ہی اس زمین مین کہنا غزل جلال
کہلے بس انتظار مین آنکھین کھلی ہوئین | ۱۰

جا پڑے کوئی کہان کوچۂ دلبر ہی نہین
سر بہت جسکا ہی مشتاق وہ ٹھوکر ہی نہین

نامہ بر لائے جواب اوس سے یہ باور ہی نہین
کوچۂ یار سے پھر آنیکے تیور ہی نہین

وہ جفا اونکے سوا لطف کا خوگر ہی نہین
دلبری سے اوسے کیا کام جو دلبر ہی نہین

مین قدم لون کوئی ٹھکرا کے کہان ایسے نصیب
سر مرا پاؤن کے نیچے وہ مقدر ہی نہین

عشق جس دل مین ہو کیونکر نہ شرر اوس سے اٹھین
چوٹ کھا کر جو نہ دے آگ وہ پتھر ہی نہین

ہم نے مانا کہ وہ خوبان جہان مین ناصح
سب سے بدتر ہی پھر اوس سے کوئی بہتر ہی نہین

فصل گل آتے ہی صیاد چمن مین ہوتے
ہم تو لے اوڑتے قفس کو بھی مگر پر ہی نہین

مانع آہ و فغان کیون ہین ستم کرکے وہ بت
جو یہ کہتے ہین خدا کا ہمین کچھ ڈر ہی نہین

خود ہوئے خاک کہ اف کرکے کیا چرخ کو آف
ہم ستمکش ہی نہین یا یہ ستمگر ہی نہین

خون دل کرکے مجھے قتل کریگا قاتل
پاؤن مین مہندی بھی ہی ہاتھ مین خنجر ہی نہین

۱۳۲ | نگہ یار زمانہ فلک کج رفتار
سب ہین برگشتہ جلال ایک مقدر ہی نہین | ۱۱

جان بخش بھی ہین کوسنے اونکے قضا بھی ہین — حق مین مرے دعا ہی نہین بد دعا بھی ہین
تڑپاتے بھی ہین دیتے ہین تسکین بھی مجھے — بیدرد بھی ہین درد جگر کی دوا بھی ہین
تا گوش بھی نہ پہنچے دل مین نہ اوسکے اثر کیا — نالے مرے رسا بھی ہین پھر نارسا بھی ہین
اے شیخ کیون نہ سجدے کرون ان بتونکو مین — بت ہی نہین ہین مظہر شان خدا بھی ہین
فریاد اونکی حشر مین اے دادرس سنے گا کون — آخر وہی تو داور روز جزا بھی ہین
کہنا یہ ہے کہ منفعل اونکا شب وصال — بیجا ہی سب نہین ترے شکوے بجا بھی ہین
بیڑے نہ جنکے پار ہوئے بحر عشق مین — ساحل سے آشنا بھی ہین نا آشنا بھی ہین
ہم جانتے تھے وصل مین خوش ہین وہ دیکھئے رنج — بگڑے ہوئے بھی روٹھے ہوئے بھی خفا بھی ہین
پردے مین رہکے بزم جہان مین ہین جلوہ گر — روپوش بھی ازل سے وہ ہین خودنما بھی ہین
مٹنے کی آرزو بھی ہے برباد ہونے کی بھی — ہم اوس گلی کی خاک بھی ہین نقش پا بھی ہین

۱۳۳ | خوبان دہر آفت جان ہی نہین جلال
فتنے بھی ہین فساد بھی ہین بد بلا بھی ہین | ۱۱

کیا تمکو بتاؤن مرے ارمان بہت ہین — کس کس کو نکالوگے مری جان بہت ہین
دل دیکے جو کھو دیتے ہین ایمان بہت ہین — دنیا مین بتو ایسے مسلمان بہت ہین
کیا حضرت دل رات کو دیکھا تھا کوئی اب — کچھ صبح سے آج آپ پریشان بہت ہین
جب بوسہ لیا گالیونکی ہو گئی بوچھار — وہ ایک نہین آپکے احسان بہت ہین
لو پوچھتے ہین ہمسے کہ دل لیتے ہین کیونکر — بھولے وہ بڑے ہین ابھی نادان بہت ہین
اے قیس نکل نجد سے چل ساتھ ہمارے — الفت کے جنون خیز بیابان بہت ہین
دلبرون پر چین بجبین ترچھی نگاہین — جرم ایک نہین قتل کے سامان بہت ہین

جب چاہو جلا دو ہمین جب چاہو کرو قتل | یہ کام تو مشکل نہین آسان بہت ہین

۱۳۴	بندے نہ جلال اک بت کافر کے ہو تم دنیا مین صنم اور مسلمان بہت ہین	۹

سب اوسکو برا کہین ہمتو بھلا سمجھتے ہین | جناب عشق خود اچھا برا سمجھتے ہین

نپوچھو ہم تمھین کیا جانے کیا سمجھتے ہین | صنم کو عشق کے بندے خدا سمجھتے ہین

ادا کو اونکی جو اپنی قضا سمجھتے ہین | وہ ای اجل ترے غمزونکو کیا سمجھتے ہین

اجل کو وہ نہین موجود جانتے شاید | ہمارے درد کو جو لادوا سمجھتے ہین

کیے ہین ہوش ترے جستجو مین گم جسنے | سوا اس ہم کچھ اوسکے بجا سمجھتے ہین

جفا و جور کے قابل تو ہمکو تو سمجھا | اسیکو ہم تری مہر و وفا سمجھتے ہین

ہزار کیجیئے اظہار آشنائی کا | مگر ہم آپ کو نا آشنا سمجھتے ہین

بتونکو دیکھکے بیخود وہ کیا نہین ہوتے | یہ لوگ جنکو بڑا باخدا سمجھتے ہین

یہ چاہتا ہی کہ بس ترک مدعا کردین | کچھ اپنے دل کا ہمین مدعا سمجھتے ہین

کسیکا آکے یہ کہنا کہ تو نہین مرتا | ہم اپنے جینے کی اسکو دعا سمجھتے ہین

وہ چپ ہین سنکے دل دادخواہ کا جھگڑا | اسیکو ہمتو بڑا فیصلا سمجھتے ہین

۱۳۵	یہ اونکی نیک نہادی و حسن ظن ہی جلال مجھ ایسے رند کو جو پارسا سمجھتے ہین	۱۲

تپاک ایدل ہی جو سوز نہان مین | یہ دلسوزی کہان ہر مہربان مین

مری چپ کا سبب عشق بتان مین | نپوچھو آ نہین سکتا بیان مین

تمنائے وصال یار اک دن | جدائی ڈالدیگی جسم و جان مین

گذرتی ہی جو دلپر کہہ رہا ہی | ہمارا حال اوسے اپنی زبان مین

سراپا شرم ہی چشم سخنگو | مگر شوخی ہی کیا طرز بیان مین

یہ ساتون آسمان شب کو نہین آج
مرے اک نالۂ آتش فشان مین

ملا دو خاک مین اک مرمٹے کو
یہ ٹھہری ہے زمین و آسمان مین

ہوئی نذر اوسکے تیر نگہ کی
جو کچھ باقی تھی جان اس نیم جان مین

پہونچ جائے مری خاک اوسکے در تک
کبھی گھسکر کے چشم پاسبان مین

وہ ہمسے وجہ خاموشی کی پوچھین
اثر پھر ہے تو کچھ ضبط فغان مین

اوٹھے نازک مزاجی سے کسے دلکی
نہین طاقت یہ جان ناتوان مین

ہمین دنیا و دین سے جسنے کھویا
بھلا اوس بت کا ہو دونون جہان مین

۱۳۶	جلال اوس مست سے چلتا ہو ساغر کہان وہ رات دور آسمان مین	۱۳

مجھے بھی ساتھ اپنے وہ لیے جائین
دل بیتاب میرا یا دیے جائین

تمنا ہے کہ ہم اُف اُف کیے جائین
وہ دل مین چٹکیان بیٹھے لیے جائین

بُرائی ہو سراسر یا بھلائی
اچھتا ذکر کچھ اوسکا کیے جائین

بہت ہم رندون پر ہو گی عنایت
جناب شیخ تھوڑی سی پیے جائین

پھرا اپنے مریضوالے سے یہ کہلو
زرا اور آپ ابھی چندے جیے جائین

رہے اتنا تو ہوش اے وحشت دل
کہ تو پھاڑے گریبان ہم سیے جائین

اگر بیتاب ہی رکھنا ہے منظور
تسلی کچھ نہ کچھ مجھکو دیے جائین

اوٹھا کر ہمکو پہلوسے کسیکا
یہ کہنا دل بھی آپ اپنا لیے جائین

الٰہی وصل کی شب یون بسر ہو
وہ چھیڑے جائین ہم شکوے کیے جائین

نہین شکوہ جو پھاڑے دامن و جیب
پھٹے دل کو تو میرے وہ سیے جائین

۱۳۷	جلال اورون کو دے وہ بھر کے ساغر لہو کے گھونٹ خالی ہم پیے جائین	۱۱

جو شوق قتل مین خواہان اجل کے جاتے ہین — کہان وہ کوچۂ قاتل سے ٹلکے جاتے ہین
بدن مین خاک در یار ملکے جاتے ہین — عدم کی سیر کو کٹ کٹ کے مرکے جاتے ہین
مدد کر ای طپش دل کھڑے ہین وہ سر بام — کمند پھینک چکے اب اوچھلکے جاتے ہین
لپٹ کے ناوک قاتل سے میرے سینہ مین — پکاری حسرت دل یون نکلکے جاتے ہین
ادب سے پاون نہین رکھتے کوئے قاتل مین — وہ سرفروش ہین ہم سر سے چلکے جاتے ہین
غرور کرتے ہین کیا جو بتون پر اپنے حسین — یہ دیر رہتے نہین جلد ڈھلکے جاتے ہین
وہ ہم ہین سوختہ قسمت کہ شعلہ رویونمین — لگی بجھانے جب آتے ہین جلکے جاتے ہین
بچا ہی ٹھوکرونسے کوئی راہ عشق مین کم — زیادہ گرتے ہین وہ جو سنبھلکے جاتے ہین
بچھائے رہتے ہین آنکھین جو اونکے زیر قدم — اونھین کی آنکھین وہ تلوونسے ملکے جاتے ہین
عدو نے آکے عیادت کو بے اجل مارا — بھلا کہین ملک الموت ٹلکے جاتے ہین

۱۳۸ جلال اونسے ہی امید پھر کے آنے کی
جو آنکھ پھیر کے رستون بدلکے جاتے ہین ۱۱

دیکھنے والا تو ہو آنکھونمین جا دیتے ہین — آپ یہ پردہ نشین پردہ اوٹھا دیتے ہین
نقش پا یار کے پیہم یہ صدا دیتے ہین — خود نہین مٹتے ہم اورونکو مٹا دیتے ہین
مجھسے کہتی ہی یہ اک وعدہ فراموش کی ہان — دیکھو یون دلسے دو عالم کو بھلا دیتے ہین
او جفا پیشہ کوئی دم کو نکل آ دم نزع — کسطرح دیکھ تو جان اہل وفا دیتے ہین
دیکھ لیتے ہین ادا یار کی جو حضرت دل — دلربا اپنا اوسیکو یہ بتا دیتے ہین
کوسنے والونکو اللہ سلامت رکھے — مجکو گویا مری صحت کی دعا دیتے ہین
جستجو اوسکی ہی ملتا نہین جو ڈھونڈھنے سے — تجکو ای گم شدگی اتنا پتا دیتے ہین
جذب دل کھینچ نہ لیجا اس اندیشے سے ہم — اونکی تصویر کو پہلو سے ہٹا دیتے ہین
لیکے میرے دل و جان ہائے کسیکا کہنا — رونمائی مین یہ اب دیکھیے کیا دیتے ہین

اشک گرم و نفس سرد مین گو بے تاثیر | پھر لگی کو بھی کچھ دلکی بجھا دیتے ہین

١٣٩ آنکھ تو اٹھا کر انھین دیکھے کوئی کیا خاک جلال
خاک مین نیچی نگاہون سے ملا دیتے ہین ١١

محو ہون اسقدر اوس شوخ کی الفت مین ہون | کچھ نہین معلوم ایذا مین ہون کہ راحت مین ہون
غمسے یارانہ ہی خوش تنہائی فرقت مین ہون | ای صنم شکر الٰہی مین ہون جس حالت مین ہون
آپ مین آنیکا اپنے خود ہی مجکو انتظار | عمر گذری ہی کہ مین ای بیخودی رخصت مین ہون
درد کہتا ہی مرا خواہان جگر بھی دل بھی ہی | کسکی ہمدردی کرون دونونکی مین شرکت مین ہون
زاہد و اک حور کے کوچہ مین ہی مسکن مرا | تم تو مر کر جاؤگے مین زندہ ہی جنت مین ہون
یون مجھے غافل کیا ہی خود بھی چونکاؤ جو تم | آنکھ بھر سوئین کھلے ہشیار اک مدت مین ہون
تم نکالو حوصلے میرے کہان ایسے نصیب | پوچھتے ہی لو حسرتین دلکی اسی حسرت مین ہون
وہ ادائین اپنی دکھین مین دکھاؤن آئینہ | غیر کو سکتہ ادھر ہی مین ادھر حیرت مین ہون
دلکی بیتابی نہین دیتی مجھے مرکر بھی چین | گاہ تربت سے نکل آتا ہون گہ تربت مین ہون
وہ قیامت کی ہی برپا یار کی رفتار نے | فتنۂ محشر بھی کہتا ہی کہ اک آفت مین ہون
بیکسی کہتی ہی تنہائی مین ہجر دوست کی | دست بستہ مین تو حاضر آپکی خدمت مین ہون
تفرقہ ڈالا ہی سودا سے محبت نے عجیب | کوچۂ گیسو مین دل مین وادی وحشت مین ہون

١٤٠ جب سے وہ ٹھکرا گئے ہین اُٹھکے مرقد کو جلال
پاؤن پھیلائے ہوئے سوتا ہون کس راحت مین ہون ١٢

سینہ سے جاے دل مجھے کچھ اسکا غم نہین | کہتی ہی یاد دوست گیا دل تو ہم نہین
ہم پاؤن پر گرے ہوے ہون اور تم کہو | ٹھکرائین سر کو آپکے یہ وہ قدم نہین
نیچی نگہ نے کیا تہ و بالا کیے ہین دل | شوخی مین تیری شرم بھی شوخی سے کم نہین
میت پر آکے میری جو بے پردہ ہو گئے | کیا ہو گیا یقین کہ آنکھون مین دم نہین

ہم بھی نو جانتے کہ یہ آواگون ہی کیا
لے نکلی آج اسکو تڑپ یا ٹھہر گیا
اقرار سے زیادہ ہے انکار دلفریب
کہنا کسیکا دیکے شب وصل گالیان
پینے سے کام رند میست رکھتے ہین
اوسکی ثمرہ یہ چشم سخنگو سے کہتی ہے

عاشق کی جان ہو کوئی ایسا صنم نہین
دل ہی نہین کہ دکھے یہ درد و الم نہین
ہان قہر کر رہی ہے تمھاری ستم نہین
ابتو کوئی گلہ مرے سر کی قسم نہین
کمل ہی تان لینگے جو ابر کرم نہین
مین بھی زبان دراز ہون تجھسے کم نہین

١٤١ سو لطف اک عتاب مین پاتا ہون مین جلال ١١
اونکی جفا جفا ستم اونکا ستم نہین

کچھ زندگی فراق کی اے ہمنفس نہین
کس کاروان مین یہ صداے جرس نہین
افلاک یا زمین کچھ اے ہمنفس نہین
منھ ڈھانک کر وہ ہمکو پس مرگ روتے ہین
محرم کا یون کسیکی ابھر کر ابھارنا
گو جان بلب ہون کہتی ہے لیکن یہ اک امید
گستاخیان معاف طبیعت ہی بیقرار
توڑا انھین پھڑکنے ہماری کہ اوسکو آج
کہنا کسیکا آکے دم نزع ہمسے ہاے
ملتی ہے جیب کی داد اسی سے کبھی کبھی
بولے وہ پیش آکے دم واپسین یہ لطف
آنکھونکا دم فراق مین کرتا ہی ہمدمی

جینے کی مرنیوالونکو اونکے ہوس نہین
فریادیان عشق کا فریادرس نہین
واللہ ایک اُف مین ہماری یہ دسترس نہین
کیا پیچ و تاب ہونے مین اب پیش و پس نہین
اب بھی نہو دراز تو دست ہوس نہین
مرتے ابھی تو آپ برس دو برس نہین
قابو سے نکلی جاتی ہے کچھ اپنا بس نہین
یا اپنے بال و پر ہی نہین یا قفس نہین
باتین کرو یہ وقت شمار نفس نہین
فریاد کے سوا کوئی فریادرس نہین
کیون ابتو جان دینے مین کچھ پیش و پس نہین
یعنی جان بلب رسیدہ سوا ہمنفس نہین

تا آشیان نہو پہنچے رہا ہو کے بھی جلال

۱۳	ہم سا شکستہ پر کوئی مرغ قفس نہین	۱۴۲

آج کچھ اوس سے ہم اپنا مدعا کہنے کو ہین
آنکھیں ہی کیا کہین ہمدم کہ کیا کہنے کو ہین

لوگ ہمکو بزم مین اونکی برا کہنے کو ہین
ہم بدی سنکر بروں کا ہو بھلا کہنے کو ہین

لیکے دل خواہان ہوئے ہین جان کے عاشق ہین وہ
آفرین تو کہہ چکے اب مرحبا کہنے کو ہین

بے نیازی کچھ نہین بندہ نوازی جب نہ ہو
ہت خدائی کر نہین سکتے خدا کہنے کو ہین

ہچکیان آ آکے وقت نزع رک جاتے ہین کیون
کہہ چکین جو ہمسے پیغام قضا کہنے کو ہین

سب ہمارے شکوے اچھا تمسے بیجا ہی سہی
ہمتو ہان مین ہان ملانیکو بجا کہنے کو ہین

وہ مسیحا دیکھیئے کیا اسکے دیتا ہی جواب
ہم اک اپنا اوس سے درد لادوا کہنے کو ہین

پوچھتا ہو نہین جو یہ دل کیا ہوا کسنے لیا
وہ تو چپ ہین کچھ مگر ناز و ادا کہنے کو ہین

کیون سر بزم اوٹھکے مینے بوسہ اونکا لے لیا
لم تو اسکی پوچھتے بس بیحیا کہنے کو ہین

داد عشق بتان چپ کی تو ملینگے ضرور
ہم بھی کچھ اللہ سے روز جزا کہنے کو ہین

۱۱	دوست بنکر کام آئے کچھ وہی شاید جلال مدعی سے بھی ہم اپنا مدعا کہنے کو ہین	۱۴۳

حوصلہ ہائے رہا جاتا ہی دلکا دلمین
پوچھتے بھی وہ نہین کیا ہی تمنا دلمین

دلکو دیتا ہی خبر آپ کا آنا دل مین
آپسے آپ تڑپ ہوتی ہی پیدا دلمین

بے نکالے ہوے اگر تیر نکلجائیگی خود
تنگ آئی ہی بہت تیری تمنا دل مین

غیر کے سامنے ہونے دے وہ کیونکر جسنے
اپنی آنکھوں سے بھی پنہان تمھین رکھا دلمین

ہاے دل لیکے کسیکا مجھے یون سمجھانا
کیون دیئے دیتے ہو جان آگئی یہ کیا دلمین

جسکے سینے مین لگا پار کلیجے کے ہوا
ناوک یار نہ آیا تجھے رہنا دل مین

بزم ساقی کی نگاہون مین ہی سب کیفیت
ساغر آنکھون مین ہی بھرتے ہین مینا دلمین

آفرین اے نگہ شوق ترا کیا کہنا
دلبر گم شدہ کو ڈھونڈھ نکالا دل مین

ایدل دردرسیدہ تری مناف سی ستم
خود بتاتی ہی یہ چٹکی وہ سے لینا دلمین

کہتی ہی جلوہ گہہ دوست سے خلوت مین جلو
بیخودی رکھتی ہی کچھ اور ارادہ دلمین

١٤٤	کیا ہم آغوش ہوے ہین مرے ارمان جلال کہین دلبر کو جو پایا ہی اکیلا دل مین	١١

میرا دل ای صنم ہو ترے اختیار مین
کیا دخل ہی مشیت پروردگار مین

کیا جی پر آبنی ہی شب انتظار مین
جھگڑے ہین یاس مین دل امیدوار مین

احسان سوز عشق کہ آتے ہی پس فنا
پر جلتے ہین فرشتون کے میرے مزار مین

آتا ہی شاید آج وہ غارتگر شکیب
ہلچل پڑی ہی کیون مرے صبر و قرار مین

ای عشق امتحان ہمارا سمجھ کے لے
کیا جبر اوٹھائین دل ہی نہین اختیار مین

پاتے ہین یون فروغ سیہ بخت جسطرح
جگنو کبھی چمکتے ہین شبہاے تار مین

١٤٥	وہ بے نیاز میری دعا بے اثر جلال کیا آرزوے وصل کرون ہجر یار مین	٧

کیون ملے مہندی مرا سرو خرامان پاؤن مین
خود ہون جب رنگین خرامی کے گلستان پاؤن مین

نیشتر زن ہین جنون خار بیابان پاؤن مین
بندھ رہی ہین دھجیان ہو ہو کے دامان پاؤن مین

اب نہین چبھتے جو خار کوے جانان پاؤن مین
آبلے کیا پھوٹکر ہوتے ہین گریان پاؤن مین

پنجہ مرجان بھی کیا رشک سے ملتے ہین ہاتھ
دیکھکر حسن کف رنگین جانان پاؤن مین

سر مین سودا ہی جو اون نے لگائی زلفونکا یہان
ہر رگ پا تنگی ہی مار پیچان پاؤن مین

دل یہ کسکا تمنے پیسا ہو گیا پامال کون
کیون دم رفتار ہی پازیب نالان پاؤن مین

وسعت صحراے محشر بھی جنھین کافی نہو
جمع ہین سرگشتگی کے کچھ وہ سامان پاؤن مین

ہمکو دیوانہ بناکر آپ وہ رسوا ہوے
بیڑیان پہناکے ہوتے ہین پشیمان پاؤن مین

خضر کو بھی خار پا دیرے لگانے دین نہ ہاتھ
کب یہ لیتے ہین کسیکا سر احسان پاؤن مین

پنجۂ وحشت کی اپنے دیکھیے زور آوری
ہاتھ مین تھا آگیا چھٹکر گریبان یا زمین

آنکھین اوس نازک کی تلوونسے جو مین ملنے لگا
نازکی بولی ہٹو چبھتی ہے مژگان یا زمین

اے پری تیرے کھٹولے مین ہین جو نقاشیان
نقش یہ رکھتا نتھا تخت سلیمان یا زمین

١٤٦ — ساتھ مجھ سرگشتہ کا دے جوش وحشت مین جلال
لائے یہ طاقت کہانسے چرخ گردان یا زمین — ١٣

ہمہ تن آرزو و شوق و تمنا مین ہون
لاکھ جھگڑے ہین مگر ساتھ وہ تنہا مین ہون

جان پر غیر مرے سامنے کیا کھیلے گا
دیکھ لینا یہ تماشا بھی جو زندا مین ہون

پوچھنا میرا کلی کسنے جگر مین چٹکی
اوس دل آزار کا شوخی سے یہ کہنا مین ہون

پوچھ تو جاتے ہین آکے کبھی میرا مزاج
اپنا بیمار ہی رکھیے یونہین اچھا مین ہون

کہتی ہے جان لبون سے ترے امیدِ وصال
مرنے دیتی نہین یہ سون وہ مسیحا مین ہون

بوسہ لیکر مری عادت ہے مکر جانے کی
آپ سچ کہتے ہین سو جھوٹونکا جھوٹا مین ہون

ضبط بھی عشق مین کرتا ہے یہان کارِ فغان
وائے تقدیر کہ چپ ہوکے بھی رسوا مین ہون

آرزو ہے وہ دکھاتے ہون ادائین اپنی
اور تھامے ہوئے ہاتھونسے کلیجا مین ہون

کون قاتل ہے ترا پوچھتا ہے داورِ حشر
آپ خون اپنا کیا مدعی اوسکا مین ہون

شوق طالب کو بنا دیتا ہے عینِ مطلوب
قیس آخر کو یہ کہتا تھا کہ لیلی مین ہون

١٤٧ — رات ایسی بھی کوئی آئے کہ خلوت مین جلال
جلوہ گر ہون وہ بصد ناز اکیلا مین ہون — ١١

خط آپ لکھکے ہمین کیون مٹا دیتے ہین
لکھا کبھی نہین مٹتا جتائے دیتے ہین

جب اونسے کہیے کہ مرتا ہون مین تو کہتے ہین وہ
مرے نجائیے اچھا جلائے دیتے ہین

پکارتی ہین یہی نشترانسیان اونکی
ندکھیئے گا ہمین یہ سنائے دیتے ہین

دعاے وصل سے گو ہاتھ اوٹھا لیا ہے مگر
پھر اضطرار مین ہم ہاتھ اوٹھائے دیتے ہین

وہ بت جواب سوال وصال دیتا ہی
کہ تمکو جلد خدا سے ملائے دیتے ہین

لگی بجھائینگے کیا خاک بے اثر آنسو
ہمارے دل ہی کو جب تب بجھائے دیتے ہین

لکھا ہی خط جسے قاصد ہم اوسکا ٹھیک پتا
نہین بتانے کے اتنا بتائے دیتے ہین

کسیکے لطف و عنایات وصل یاد اگر
مصیبتین شب غم کی بھلائے دیتے ہین

ہمارے نالون نے کھو دی ہی ساری خلق کی نیند
دو ہائی رات بھر اپنے پڑے دیتے ہین

سمجھکے داد طلب ہون ہمارے نالہ و آہ
کسیکی وہ نہین سنتے سنائے دیتے ہین

نگاہ شوق بہت اضطراب خوب نہین
ٹھہر وہ آپ ہی پردہ اوٹھائے دیتے ہین

سلامت اونکو ہزارون برس خدا رکھے
جو مر مٹا مجھے کہکر مٹائے دیتے ہین

۱۴۰ — سمجھکے کیجیے اظہار عشق اوس سے جلال
یہ آپ دوست کو دشمن بنائے دیتے ہین — ۱۴۳

دل ہی خود آمادہ ترک رفاقت کیا کرین
کیون اسے روکین مسافر سے محبت کیا کرین

آپ جتنا روٹھیے کا ہم منائے جائینگے
مانتی ہی جب نہو اپنی طبیعت کیا کرین

ہم تو فریادی نہین ہرگز تری بیداد کے
خود بخود برپا جو ہو جائے قیامت کیا کرین

مرگئے تو دامن اوٹھا کر رہا نیو الا دیکھتا
ہم گریبان پھاڑ کر اے دست وحشت کیا کرین

دو گھڑی کی بھی نوبت آئی ہجر کی مرتے دم
آپ رخصت اونسے کیا ہون اونکو رخصت کیا کرین

دیتے ہین پابوس کو تربت پہ آکر بعد مرگ
دیکھیے ٹھکرا کے وہ عاشق کی تربت کیا کرین

الفت لگنے دیتی ہی فرصت کب دل کی تڑپ
چٹکیان لیتا ہی کوئی استراحت کیا کرین

اونکا کہنا آکے اک حسرت بھرے سینے نزع مین
مر رہا ہی پوچھکر اب تیری حسرت کیا کرین

نارسائی حوصلہ ہی کو کیے دیتی ہی پست
عرش تک نالے رسا ہونگی ہمت کیا کرین

دفن کرنا اپنے کوچے مین جہانتک ہو سکے
اور وقت مرگ تمسے ہم وصیت کیا کرین

دل سے کہتا ہون جو دلبر کو نہین پایا جلال

۱۴۸	رکھکے پہلو مین تمہید جو حضرت سلامت کیا کرین	۱۱

جلال رکھتی ہی امید وصال اہی ہمنشین سون
رہے گو جان بلب عاشق مگر مرتا نہین سون

مری تقدیر کا لکھا مٹا دو سر کو ٹھکرا کر
رہا ہون اوسکے خواہان رکھکے قدمونپر جبین سون

محبت مین بجا ہی ناز بیجا جلنے کرے مجھپر
رہا ہی دلمین آ آ کر مرے اک نازنین برسون

یہان جا بیٹھیے اوٹھیے نہ تا حشر اوسکے کوچے سے
گرا دے جسجگہ لغزش پڑے رہیے وہین برسون

نہ جیتے جی ملی راحت نہ بعد مرگ الفت مین
فلک کی کیا شکایت ہمکو پیسا کی زمین برسون

وہ حیران تھا مری حیرت اگر یاد آ گئی انکو
نہ دیکھینگے کبھی آئینہ بھولے سے حسین برسون

ندیتا تھا نہ بوسے لب بلب ہوکر دیے سینے آ کے
اسی امید مین لب پر رہی جان حزین برسون

کوئی یون بھی کسیکے دلکو لیکر بھول جاتا ہی
کسیکی یاد سے شب بھر ہوئی باتین ہمین برسون

پتا کیونکر لگا سکتا ہی کوئی ہمسے خود گم کا
پھرین سرگشتہ اپنی جستجو مین جب ہمین برسون

تصور نے تجھے رکھا ہی اکثر روبرو میرے
رہا کی ہی تری تصویر تیری جانشین برسون

۱۴۹	ہنسایا ہی ذرا اوسنے تو پھر کیا کیا رلایا ہی جلال اک لحظہ خوش ہوکر رہے اندوہگین برسون	۱۱

ہٹ نا مرنے والون کو قضا آتی نہین
کیا تمھین بھی جان لینے کی ادا آتی نہین

یاد بھولے سے بھی اوس بت کی جفا آتی نہین
کچھ شکایت ہی کبھی شکر خدا آتی نہین

عاشقان باوفا کا اور ہی کچھ ہی مذاق
خود بتا دیتے ہین جو تمکو جفا آتی نہین

اوس مسیحا کا چلے جانا یہ کہکر یاد ہی
درد کی تیرے ہمین بھی کچھ دوا آتی نہین

قبر پر میری اگر احباب روتے ہین تو کیا
روح ہو بیچین جس سے وہ صدا آتی نہین

کہدیا جیتے رہو تم اوسنے جب پوچھا مزاج
اور کوئی مرنے والون کو دعا آتی نہین

سینہ پہلو دل جگر کسکا نہین رہتا مگر
درد پنہان کو جگہ اپنی بتا آتی نہین

ہجر کی شب ہوگئی گویا ہر آفت کی سپر
اس بلا کے خوف سے کوئی بلا آتی نہین

کہتی ہی جسم جگر سے ہجر مین دلکی تڑپ — شرم بھی ہنستے تجھے او حیا آتی نہین
پوچھتا ہی پھول رکھکر میری تربت پر وہ گل — اب بھی تمکو ہم مین کیا بوے وفا آتی نہین
آئے زاہد میکشون مین اوحجاب بے پیئے — کوئی اسوقت اوٹھے مستانہ گھٹا آتی نہین
بیحجابی کی ادا سے تمنے مارا ہی جسے — ڈھانکتے منہ اوسکی میت پر حیا آتی نہین

۱۵۰	کوے جانان سے بیابانکو گیا شاید جلال دشت سے وحشت خیز اغرون کی صدا آتی نہین	۱۳

احبا کچھ ہمین سمجھا رہے ہین — جناب عشق کچھ فرما رہے ہین
وہ جتنا ہمسے نزدیک آرہے ہین — ہم اوتنا دور اونسے جا رہے ہین
اودھر سے ہی طلب کہتی ہی ہچکی — پیام دوست پیہم آرہے ہین
یہ کیا جانین کدھر ہی وادی شوق — ہمین خضر اور بھی بھٹکا رہے ہین
مخاطب ہین وہ نرگس سے چمن مین — جھکاے آنکھ ہم شرما رہے ہین
قیامت مرنے والونپن ہی برپا — یہ کسکی قبر وہ ٹھکرا رہے ہین
دل وحشی غنیمت ہجر مین تھا — اکیلے اور ہم گھبرا رہے ہین
بس اب مسکن ہی اپنا کوچہ دوست — وہین ای بیخودی ہم جا رہے ہین

۱۵۱	مرا سر ہی جلال اور اونکا زانو کیا کیون قتل اب پچھتا رہے ہین	۹

جفا کرکے وہ کیون پچھتا رہے ہین — وفادار اونسے خود شرما رہے ہین
مرا سر کاٹکر فرما رہے ہین — اسی سر کی قسم پچھتا رہے ہین
محبت مین ہی شغل نالہ و آہ — لگی سے دلکی جی بہلا رہے ہین
کسے ہوتا ہی سچ ہی عشق صادق — چلو ہم جھوٹی قسمین کھا رہے ہین
اگر وعدہ کے سچے ہین تو اچھا — وہ کیون پھر جھوٹی قسمین کھا رہے ہین

بہت سا چین اونھین دے یا الٰہی — مجھے ذوق تسے جو تڑپا رہے ہین
جو ہم غم سے کہتا ہے مرا دم — نکلجانے دے ہم گھبرا رہے ہین
غضب کا سامنا ہے حشر مین بھی — نقاب اوٹھتی نہین شرما رہے ہین
بہت شرمندہ ہون ٹھوکر سی پیکر — پسینے پر پسینے آ رہے ہین

١٥٢ خدا سمجھے جلال ان ناصحون سے — نہین معلوم کیا سمجھا رہے ہین ١٠

اوسے ہر جگہ جلوہ گر پا رہے ہین — تصور سے تصویر کھنچوا رہے ہین
تسلی یہ خوب آپ فرما رہے ہین — کہ ٹھہرے نہین اک تڑپا رہے ہین
غلط ہے ابھی عشق صادق کا دعوے — چلو تب نئی ہی قسمین ہم کھا رہے ہین
مین دیتا تھا دل جب کسی نے نہ روکا — نہ دو جان اب لوگ سمجھا رہے ہین
وہ جلوہ دکھاتے تو کیا حال ہوتا — یہان لن ترانی مین غش آ رہے ہین
سراپا تو قدمونسے اونکے لگا ہے — بلا سے اگر ٹھوکرین کھا رہے ہین
بلالائے ناصح سی کو آج کوئی — اکیلے شب ہجر گھبرا رہے ہین
اگر وصل مین اتنی گستاخی اے دل — تری شوخیونسے وہ شرما رہے ہین
وہ حسرت بھرے دلکو پامال کرکے — بہت ہاتھ ملتے ہین پچھتا رہے ہین
گرین پاؤن پر ہم وہ ٹھکرائین سرکو — بس اپنے کیے کی سزا پا رہے ہین

١٥٣ سکے ہین جلال اونکی تصویر سے کچھ — اسی شکل سے جی کو بہلا رہے ہین ١١

حجابانہ وہ شکل اپنی دکھاتے بھی نہین — اور منھ دیکھنے والے سے چھپاتے بھی نہین
خود ہی دیجاتے ہین آنکھونکی محبت کا وہ روگ — اور پھر دیکھنے بیمار کو آتے بھی نہین
یہ بھی تم کہتے ہو اکثر کہ ذرا ہوش مین آ — اپنے دیوانے کو پھر ہوش مین لاتے بھی نہین

اپنی تقدیر پر آتی ہی ہنسی رہ رہ کر
کہ ہنسانا ہمین کیسا وہ رلاتے بھی نہین

کونسا دل ہی کہ جس دلمین نہین گھر اونکا
سکے مہمان بھی ہین پھر کہین جاتے بھی نہین

کھینچ لائیگا کبھی جذب محبت اپنا
تم نہین آتے تو ہم تمکو بلاتے بھی نہین

لنترانی ہی سر طور تو موسیٰ ہی سے ہی
ہم جو ایسی نہین سنتے وہ سناتے بھی نہین

حضرت دلکو جو دلبر کا ملا ہی پہلو
ہمسے تو بزم مین اب آنکھ ملاتے بھی نہین

یہ بھی کہتے ہین کہ جا کر کہین کھو آئے ہین دل
وہ جگہ پھر کوئی پوچھے تو بتاتے بھی نہین

ضبط سے عہد ہی یہ بھی کہ نہ ہونگے بیتاب
تاب پھر صبر کی فرقت زدہ لاتے بھی نہین

۱۵۴	حشر مین جلوے پس پیش نکیونکر ہو جلال سامنا اونکا ہی جو سامنے آتے بھی نہین	۱۱

سرد آہین دیر ہی ہین لطف کیا برسات مین
ٹھنڈی ٹھنڈی خوب آتی ہی ہوا برسات مین

چشم گریان المدد بیتابی دل ہوشیار
برق و باران کا ہی ہنگامہ بپا برسات مین

لے نہ ڈوبے دلکو جوش گریہ فرقت کہین
ناخدا ہی اپنے بیڑے کا خدا برسات مین

ابر برسون ہٹکے میری خاک سے برسا کیا
سبزہ بجلی قبر سے اوگا رہا برسات مین

کہتی ہی مژگان تری جاؤ جب پھر آئین اشک
شوق مینوشی بڑھاتی ہی گھٹا برسات مین

یاد آتا ہی رلانا اونکا ہنس ہنس کر ہمین
قہر ہی یہ کوند جانا برق کا برسات مین

۱۵۵	چھینٹے دینا ابر کا مجکو یہ رہ رہ کر جلال دیکھیے توبہ پر آفت لائے کیا برسات مین	۴

کچھ داغ دلمین حسرت و رنج و محن کے ہین
کچھ یادگار یار تری انجمن کے ہین

مر کر بھی ولولے وہی دیوانہ پن کے ہین
ٹکڑے اوڑے ہوئے سے وحشت کفن کے ہین

مجنون کے غل نہ شور وہ اب کوہکن کے ہین
ڈنکے بجے ہوئے مرے دیوانہ پن کے ہین

ممکن نہین کہ نکلین مرے بخت کج کے بل
یہ پیچ عشق زلف شکن در شکن کے ہین

کیا بزم عاشقان دل افسردہ ہی اوداس
سارے کے دل بجھے ہوئے انجمن کے ہین

کیا شرمگین نگاہ سے کہتا ہی دل نہ پوچھ
راز و نیاز یار یہ دولھا دولھن کے ہین

خندان ہمارے زردیٔ رخ پر ہین لالہ رو
اپنی خزائین رنگ بہار چمن کے ہین

کیونکر نہ لطف کجروی دہر دے ہمین
انداز کچھ کچھ اس مین ترے بانکپن کے ہین

قید اپنی اپنی توڑ دیے دیوانون مین ہی غل
کیا زور شور آمد فصل چمن کے ہین

کھو بیٹھے ہین متاع دل و دین صبر و ہوش
لوٹے ہوئے غریب ہم اک راہزن کے ہین

جیب لگ گئی ہی کیون نہ بتائینگے اسکی وجہ
ہم راز دار عشق بت بیدہن کے ہین

ڈیرا لیے اک اپنا دوپٹا کر کے ہم
امیدوار آپ سے دو گز کفن کے ہین

ساکن دیار عشق کے ہین قیس و کوہکن
خانہ خراب یہ بھی ہمارے وطن کے ہین

خود لڑکے ٹوٹے جاتے ہین پیمانہ و سبو
آثار ہی ساقی پیمان شکن کے ہین

کہتا ہون سونگھ سونگھ کے اپنی لحد کے پھول
کلیان یہ کسکے ہار کی گل کس چمن کے ہین

اللہ رے خوف پرسش اعمال بعد مرگ
لرزان ہی گور روئین کھڑے سب کفن کے ہین

۱۵۶ ہاتھ آپکا کہان وہ گریبان کہان جلال
یہ سب خیال آپ کے دیوانپن کے ہین ۱۷

فانی جو تیرے عشق مین قبل وفات ہین
بس ہی اونھین کی زیست وہی حیات ہین

دشت جنون مین کہتے ہین تلوونکے آبلے
آنکھون پر اپنی آپ کے پاے ثبات ہین

کیسے قصور و حور کہان خلد تو کجا
زاہد یہ سب خیال ترے واہیات ہین

فریاد کے سوا نہین آتا سمجھ مین کچھ
سب مدعاے دل مرے گونگے کی بات ہین

ہمدم یہان ہی شام سے تا صبح آہ سرد
سرگرم عیش غیر سے وہ ساری رات ہین

شوخی کرشمہ شرم حیا عشوہ ناز ادا
دل ایک دل کے چھیننے والے چھ سات ہین

کیا دلمین لی ہین وسنے شب وصل چٹکیان
پہلو کے نیل یاد وہ التفات ہین

بیدرد و بیمروت و بیرحم و بے وفا — واللہ اوس صنم مین بھی کیا کیا صفات ہین
قدمون سے تیرے لپٹی ہی اہل وفا کی خاک — پہلے تھے جیسے ویسے ہی بعد وفات ہین
بوسے جو اونکا تو بھی جائین مردہ دل — جان بخش لب ترے لب آب حیات ہین

۱۵۷ — ۱۱
کہنا کسیکا سنکے مرا ماجرا جلال
آسان جو نہون ترے وہ مشکلات ہین

شب وعدہ ہی تو ہی اور مین ہون — ہجوم آرزو ہی اور مین ہون
دل بیگانہ خو ہی اور مین ہون — بغل مین اک عدو ہی اور مین ہون
دہن کی گفتگو ہی اور مین ہون — کمر کی جستجو ہی اور مین ہون
جہان مین ہین جو یکجان و دو قالب — وہ میری جان تو ہی اور مین ہون
مٹاتا ہی رہا جسکو مقدر — وہ میری آرزو ہی اور مین ہون
کہانتک ہجر مین بھاگے گی مجھسے — قضا سے حیلہ جو ہی اور مین ہون
گلا کٹوانے والا ہنسکے قاتل — مرا زخم گلو ہی اور مین ہون
پریشان خاطری کہتی ہی اپنی — کسیکی جستجو ہی اور مین ہون
شب تنہائی فرقت مین دل سے — کچھ اوسکی گفتگو ہی اور مین ہون
گلستان جہان ہی قابل سیر — طلسم رنگ و بو ہی اور مین ہون
نگاہ لطف دلبر کا ہی اظہار — پھٹے دل کا رفو ہی اور مین ہون
کہین چھوڑا اگر قاتل کا دامن — تو پھر میرا لہو ہی اور مین ہون

۱۵۸ — ۱۲
جلال اوسکو بنایا اسنے دشمن
قیامت مین عدو ہی اور مین ہون

ادھر بجز ارنی اور کچھ خطاب نہین — ادھر نہین کے سوا دوسرا جواب نہین
اگرچہ تم مرے صبر و توان و تاب نہین — مگر کچھ آتے ہی دل کا وہ اضطراب نہین

کبھی فلک نے دکھایا نہ اوس سے ہم بستر — جگا دے بخت کو اپنے کوئی وہ خواب نہین

وہ شادمان ہی جو ناشاد تیرے عشق مین ہی — وہ کامران ہی جو ایدوست کامیاب نہین

بغل مین جا کے کسیکی یہ پوچھنا دل کا — کہ اب تو کہیے کوئی جان کا عذاب نہین

امید وصل جو بر آسے کون مانع ہی — ہجوم یاس کچھ ایسا تو سدّ باب نہین

اشارے کرتی ہی چین جبین کہ چوم لو منھ — ہزار حسن مین اوس شوخ کا عتاب نہین

ستم ہی آنکھون مین اونکی شب وصال آنا — حیا کو شرم نہین شرم کو حجاب نہین

نکل گیا کہ ٹھہر ہی گیا دل بیتاب — یہ مضطرب نہین یا اوسکا اضطراب نہین

۱۵۹	وہ ولولے وہ امنگین وہ دلکا جوش و خروش جلال سب گئے گذرے جو اک شباب نہین	۱۰

سوال سنکے مرا چپ ہی کچھ جواب نہین — یہ کیا کہ ہان ہی نہ اوشوخ بیحجاب نہین

نہو بغل مین اگر شیشۂ شراب نہین — ہمارا تو یہ سخن کیا دل خراب نہین

لیے ہین ہمنے جو بوسے تو ہی شمار اونکا — یہ اپنی گالیونکا کیون حبی کچھ حساب نہین

بدل دے یار کی عادت کو میری قسمت کو — الٰہی ایسا زمانے کا انقلاب نہین

بلائے ہجر مین کیون ڈالتے ہو عاشق کو — گناہگار سہی قابل عذاب نہین

شب وصال زرا دیکھکر قدم رکھنا — کہ ہمنے آنکھین بچھائی مین فرش خواب نہین

یہ حوصلہ ہی کہ بے پردہ دیکھیے اوسکو — کچھ ان نگاہ کو شرم آنکھ کو حجاب نہین

کمی تڑپنے مین کرتا ہی جب دل مہجور — پکارتا ہی یہ بڑھ بڑھ کے اضطراب نہین

یہ کاتب خط قسمت ہی کتنا بے پروا — ہزار پوچھیے کیا لکھدیا جواب نہین

مین اور ترک خرابات حضرت واعظ — مین اور زہد یہ مستی نہین جناب نہین

۱۶۰	جلال بندہ ہوا میکدہ تو کیا غم ہی کھلا ہی توبہ کا در کوئی سدّ باب نہین	۱۱

متفرقات

نہ آئیگی اب اجل اعتبار ہی تو نہین | امید زندگی مستعار بھی تو نہین
تسلیان کسے دین ہم کہ کوئی آتا ہی | بغل مین اپنی دل بیقرار بھی تو نہین
دل اوسکے وصل سے مایوس گو نہین لیکن | پھر ایک یاس ہی امیدوار بھی نہین

دیگر

کسکا گلا وہان تہِ تیغِ دو دم نہین | کس سرفروش کا سرِ تسلیم خم نہین

دیگر

دوست جبتک ہی اجل دشمن انسان لاکھون | ہم سلامت ہین تو اک جانکے خواہان لاکھون

دیگر

کہتا ہی وصل یار تری مین حیات ہون | لیکن کچھ اعتبار نہین بے ثبات ہون

دیگر

نباہی جائین ہمدردی کی باتین اپنے نالونمین | دعائے مرگ پر تو مین یہ آمین کہنے والونمین
وہ سامان روز و شب دیکھے ہین الفت مین حسینونکی | نظر آئین نہ خوابونمین نہ گذرین جو خیالونمین

ردیف واو

١٦١ ۸

کیون چرخ کوئی خوش ہو کوئی دردمند ہو | نالہ ہمارا قہقہہ اونکا بلند ہو
گستاخیون سے اوسکی بہت شکوہ مند ہو | دل میرا مجکو دیدو اگر ناپسند ہو
یہ خواب بھی دکھائین کبھی جاگکر نصیب | چونکا رہا ہو کوئی مری آنکھ بند ہو
حاضر یہان تو دل بھی ہی اپنا جگر بھی ہی | اب داغ آرزو کو ترے جو پسند ہو
دین مجکو چین اور وہ بیچین خود نہون | یارب مری فغان کا اثر بے گزند ہو
یکبارگی اوٹھلیئے گا سینہ سے نہ ہلتھ | ایسا نہو تڑپ مرے دلکی دوچند ہو

عشق بتان مین سنتے ہین ہم کسکی اے جلال

١٦٢ | واعظ کی اسمین وعظ کہ ناصح کی نیند ہو | ٧

اپنی شوخی اٹھر یو نہین کچھ تو حجاب آنے دو
راہ پر آئین جو یہ خانہ خراب آنے دو

وصل کی رات ہی آجائیگا خود اسکو حجاب
آپ ٹل جائے گا آتا ہی جو خواب آنے دو

لوٹتے جوبن کی جو اونکے ہوئین آنکھین مشتاق
کمسنی بول اوٹھی عہد شباب آنے دو

بن پڑیگی جو وہ بوسہ کی طلب پر بگڑے
چوم لونگا ابھی منہ اونکے عتاب آنے دو

خود کہوگے کہ پیو اور پلاؤ ہمکو
وصل کی شب ہی ذرا دور شراب آنے دو

مجھسے روپوش ہینگے وہ دم نزع بھی کیا
بیحجابی خود اوٹھا دیگی نقاب آنے دو

زیست کہتی ہی ابھی تمکو نہ مین دونگی جواب
خط گیا ہی کہین اوسکا تو جواب آنے دو

جاگتے مین جو بلا سکتے نہین پاس مجھے
خواب ہی مین کبھی تا بستر خواب آنے دو

کیے ہین جتنے ستم تمنے مین گنوا دونگا
ابھی کیون پوچھتے ہو روز حساب آنے دو

مین تو بیباک تمھین وصلکی شب کر لونگا
ساتھ آتے ہین اگر شرم و حجاب آنے دو

اور کی سنتے نہین اپنی ہی کہتے ہو کلیم
ارنی کا کچھ اودھر سے بھی جواب آنے دو

لاکھ ہون پیر مگر دلمین امنگین ہین وہی
ابھی ہوتا ہون جوان ذکر شباب آنے دو

١٦٣ | ابتو دربانون سے اپنے وہ یہ کہتے ہین جلال / خیر آتا ہی کوئی خانہ خراب آنے دو | ١٣

گذرے بخیر وصلکی شب کوئی شر نہو
بگڑا کرین وہ حضرت دل تم خبر نہو

ضائع اس آہ نیم شبی کا اثر نہو
ہم ہون تمام اگر شب فرقت بسر نہو

دشمن ہون سنکے دوست کے بیتاب و بیقرار
خود چاہتا ہون نالہ مرا کارگر نہو

بیجا ہی اسکا شکوہ کہ گھٹتا ہی دم یہان
جب میرے تنگ دلمین رہو تم کہ گھر نہو

خوگر ہین جو عتاب کے اونکی دعا یہی
سیدھی ہی ہمسے یار کی ترچھی نظر نہو

سرکائے یون دوپٹے کو سینہ سے دست شوق
کچھ اونکو خواب ناز مین مطلق خبر نہو

کہتا ہی دمبدم دل بیتاب ہجر مین
بھیجو وہان ہمین کو جو پیغامبر نہو

پہلو مین کوئی بیٹھکے کچھ پوچھتا ہی حال
بستر کون اوٹھاے جو درد جگر نہو

۱۶۴	دلبر سے مین اور دلمین لڑائی ہی دیر سے عاشق بتا جلال کدھر ہو کدھر نہو	۹

نالان تڑپکے ای دل اندوہگین نہو
دیکھ آسمان پھٹ نہ پڑے شق زمین نہو

مطلب کی سنکے چپ وہ بت شرمگین نہو
اچھا نہین تو منہ سے کہے ہان نہین نہو

کہتے ہین وعدہ وصل کا ہمنے تو کرلیا
اسکا علاج کیا ہی جو تمکو یقین نہو

ایدل تری دعا مین جو آتا نہین اثر
تو بھی وہ آہ کھینچ کہ عرش برین نہو

جامے نے مرے تن عریان کا خاک دشت
دامن بہت ہی جیب نہو آستین نہو

تنہائی فراق بھی ہو جائیگی بسر
پہلو مین بیٹھ جائیگا دل ہمنشین نہو

آیا تو ہی یہان مگر از خود گذشتہ ہی
میرا پیامبر ابھی شاید وہین نہو

آتا ہی کوئی آج جو لب تک یہ آگئی
شاید نکلنے والی ہی جان حزین نہو

جھگڑا ہمارا اوٹھ تو رہا روز حشر پر
اس سوچ مین ہون داور محشر تمہین نہو

ملتا ہی ایسے پردہ نشین کا بہت محال
جو سب جگہ ہوا ور نظا ہر کہین نہو

ڈھونڈھا بہت کہین نہ تہ آسمان ملی
رحمت کی جا چھپی ہوئی زیر زمین نہو

قاتل ہمارے سر کی قسم کھاکے جب کہے
پھر اپنے قتل کا ہمین کیونکر یقین نہو

رائج ہوا ہی عہد جنون مین وہ پیرہن
دامان وجیب جسمین نہون آستین نہو

آتے ہین نہ ٹھہرین اپنی تسلی سے کام ہی
سینہ پر اوسکا ہاتھ رہے دل نہین نہو

۱۶۵	سجدے اگر کیے بھی تو کیا فائدہ جلال قدمون پر اوس صنم کے جب اپنی جبین نہو	۱۵

گلچین اوجاڑنے کو اگر آشیانہ ہو
بلبل او سے خود آگ لگا کر رو لنہ ہو

سجدہ کو کوئی قبول ہمارا ہو یا نہ ہو
لیکن جبین ہو اپنی ترا آستانہ ہو

خوش ہو کے مجھسے جان کا خواہان ہو تو بھی
تیری رضا ہی میری قضا کا بہانہ ہو

کعبہ کیطرح خلق کا مرجع ہو کوئے یار
اس سرزمین کا بھی الٰہی زمانہ ہو

ٹھہرے کسیطرح تو دل بیقرار ہے صبر
خط جا رہیگا آپ ہی قاصد روانہ ہو

پوچھو مصیبت شب غم چھیڑ چھیڑ کر
کیون ہمتو درد دل کہین تمکو فسانہ ہو

اپنی دعا ہی دل و دلبر کے حق مین ہے
یکتا وفا مین یہ وہ جفا مین یگانہ ہو

دیکھا نہ بیچتے اسکو نہ کرتے خطا وسے
تیر نگہ سا تیر ہو دل سا نشانہ ہو

اوسکو بلا کے سامنے اک دل طلب کرو
حاضر ہزار جان سے جو غائبانہ ہو

بہر کفن تم اپنا دوپٹا تو دے چکے
چادر بھی دو کہ قبر کا وہ شامیانہ ہو

۱۶۶ لیجاین دل کو آنکھوں مین گھر کرکے وہ جلال
چار آنکھ ہوتے ہی عجب اک کارخانہ ہو ۱۱

وہ دیکھتے ہون آنکھوں سے جب دم روانہ ہو
خوش خوش بسر یہ چند نفس کا زمانہ ہو

غالب ہے فصل گل مین قفس آشیانہ ہو
آگے جو مرضی کشش آب و دانہ ہو

یکجا ہون تھوڑی دیر کو تو ہم وہ اے فلک
اک رات کیسی دو ہی گھڑی کا زمانہ ہو

آتے ہین ہم بھی کہتی ہے اسکو نسے آہ سرد
تمتو لگی بجھانے کو پہلے روانہ ہو

کیونکر منائین روٹھے ہوئے دلکو وصل مین
تمکو کہین نہ روٹھنے کا یہ بہانہ ہو

اوس عندلیب باغ کی حسرت کو دیکھیے
جس سے قفس قریب ہو دور آشیانہ ہو

کب چھوٹتی ہے ہمسے زمین کوئے دوست کی
اسمین عدو فلک ہو کہ دشمن زمانہ ہو

آنکھ اپنی جب ہو بند تمھین دیکھے خواب مین
نیند آئے یا نہ آئے تمھارا فسانہ ہو

کچھ حد بھی انتظار کی آخر دم اسیر
بس آچکے وہ آنکھوں سے اب دم روانہ ہو

کیا جانے زندہ رکھیگی کبتک کوئی امید
مدت نہ اسکی پوچھیے جتنا زمانہ ہو

١٦٧	ہمتو جلال سنتے ہین ناصح کے دلسے نیند اچھا ہو یا برا ہو اونھین کا فسانہ ہو	١١

خدا خوش رکھے دلمین درد بنکر آنیوالیکو
زمانے بھر کی راحت دے مرے تڑپانیوالیکو

وہ ہجر یار کی راتین دل وحشی کی وہ باتین
بہت ہم یاد کرتے ہین اب اوس گھبرانیوالیکو

ادا و ناز پر یون جان دیتے ہین تبا دیگا
ذرا جینے تو دو چندے کسی مرجانیوالیکو

دل بیتاب وصل اور اعتبار وعدہ دلبر
یہ سچا جانتا ہی جھوٹی قسمین کھانیوالیکو

شاکر باوفاؤنکو نکر ترک جفا ظالم
ضرورت منفعل ہونیکی کیا پچھتانیوالیکو

مین قصد شکوہ جب کرتا ہون عشکی دلمین لیتا ہی
نئی شوخی یہ سوجھی ہی مرے شرمانیوالیکو

روانہ ہوش بھی ہوتے ہین پیچھے پیچھے قاصد کے
خبر اپنی کہان تیری خبر منگوانیوالیکو

جواب ای شیخ جب آئے نہ تجھہ دونون برابر ہین
پکارے کوئی کعبے والے یا بتخانے والیکو

١٦٨	تلاش دلربا مین دلکو بھی کھویا جلال آخر کہین پاتے نہین اوس گمشدہ کے پانیوالیکو	٩

ہمارا دوست ہو کوئی تو دشمن آسمان کیون ہو
کسیکو مہربان پاکر فلک نامہربان کیون ہو

مٹا دینے کا شکوہ اوس سے کرتا ہون تو کہتے ہین
ہمارے عشق مین خود کوئی شکر بے نشان کیون ہو

ہمارا آپکا جھگڑا قیامت مین نہ طے ہوگا
یہین کیون فیصلہ اسکا ہو جائے وہان کیون ہو

اگر ہی خوف اسکا آہ پڑ جائیگی عاشق کی
دل آزاری پر آمادہ کوئی آرام جان کیون ہو

١٦٩	عبث ہی نالہ کام آجائے اٹھینگی خاموشی جلال اچھا جدا پھر ملکے تالو سے زبان کیون ہو	٥

غیر سے آنکھ چار کرتے ہو
کیا ہمین شرمسار کرتے ہو

وعدہ کیون بار بار کرتے ہو
خود کو بے اعتبار کرتے ہو

رکھکے دل پر اوٹھا لیتے ہو ہاتھہ
اور اوسے بیقرار کرتے ہو

اپنے جلوہ کا رہنے دو بیخود
کیون ہمین ہوشیار کرتے ہو

اوسکی تصویر ہمسے پوچھتی ہی
تم بہت کسکو پیار کرتے ہو

کہتے ہو پہ نہ آئے تیری امید
خوب امیدوار کرتے ہو

کیا لگی دلکی تم بجھاؤ گے
دل لگی ہمسے یار کرتے ہو

چپ ہونا لو یہ کیا قیامت ہی
حشر کا انتظار کرتے ہو

دل وجان سے کے اونکا یہ کہنا
دیکھین اب کیا نثار کرتے ہو

۱۷۰

کون کہتا ہی دو جلا اپنے دل
کیون یہ جبر اختیار کرتے ہو

۱۱

وہ دل ہم ڈھونڈھتے ہین جسمین تو ہو
وہ آنکھین جنکو تیری جستجو ہو

نکیون حورونکو اوسکی آرزو ہو
بغل مین جسکے تمسا خوبرو ہو

جو تصویر اونکی اوسنے دوبدو ہو
تو باہم کیا مزے کی گفتگو ہو

جگہ دلمین کرے عاشق کے لیکن
نکلنے والی کوئی آرزو ہو

نچھوٹے ہاتھ سے قاتل کا دامن
کسیکی آستین میرا لہو ہو

ملو ہر چند اشکو خاک مین تم
ہماری چشم تر کی آبرو ہو

وہ داغ عشق کیا جو ہو نہ پرسوز
وہ گل کیا جسمین الفت کی نہ بو ہو

کبھی زاہد بھی یون مستو نمین آئے
بغل مین جام کاندھے پر سبو ہو

رہے اک چھیڑ باہم وصل مین بھی
نہ چپکے بیٹھیے کچھ گفتگو ہو

ٹھہرا اتنا کہ دم تن سے نکلجائے
جو کچھ ہونا ہے تیرے روبرو ہو

گلے کٹواتی ہین دلکش صدائین
سنا ہی تم نہایت خوش گلو ہو

وہ دن بھی ہو کہ دے مژدہ ہین دوست
مبارک آپکو مرگ عدو ہو

گلا کاٹے کہین اگر وہ خونریز
تمنائے شہادت سرخرو ہو

بہت ڈھونڈھا نہین ملتا وہ عالم
جہان بس ایک مین ہون اور تو ہو

دکھائی جوش گریہ رنگ تاثیر
لہو پانی ہو یا پانی لہو ہو

وہ تربت پر چڑھانا جن گلو مین
ترے اوترے ہوئے ہارونکی بو ہو

تمنا پوچھکر میری وہ بولے
مٹے تو خاک تیری آرزو ہو

۱۷۱ — جلال اوس شوخ کا کہنا شب وصل
سنبھل گستاخ آنا بھی نہ تو ہو — ۱۸

جو پوچھا وصل مین محجوب کیون ای دلربا تم ہو
تو شوخی سے وہ بول اوٹھے کہ کتنے بیحیا تم ہو

خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو
مگر کچھ شک نہین اسمین صنم شان خدا تم ہو

نہین معلوم کیونکر آکے گھر کر لیتے ہو دلمین
نہ کوئی آرزو تم ہو نہ کوئی مدعا تم ہو

کسیکا آکے میت پر ہماری ناز سے کہنا
کہو بیگانہ ہو نا آشنا اب ہم ہین یا تم ہو

ہم ملتے نہین دل ہی تو کیونکر ہو تمیز اسکی
کہ بیٹھے ہو مرے پہلو مین یا مجھسے جدا تم ہو

جگر کا درد ہی کھویا نہ کی دلکی تڑپ زائل
تمھین سے پوچھتے ہین کس مرض کی پھر دوا تم ہو

یہ کہکر اونکا منھ سے وصل مین ساغر لگا دینا
کبھی تمنے نہین پی ہان ازل کے پارسا تم ہو

تمنا ہے مریض عشق کا تو ہو لبون پر دم
سر بالین اوٹھانے ہاتھ مصروف دعا تم ہو

۱۷۲ — جلال ایسا بھی پڑ جاتے ہین پیچھے خوبرویونکے
خدا تمسے بچائے عاشقون مین بدبلا تم ہو — ۹

بگڑنے آیا جو تمسے آئنہ آنے بھی دو
خیر تم اپنی طرف دیکھو چلو جانے بھی دو

کہدین تمسے کون ہین کیا ہین کہان رہتے ہین ہم
بیخودونکو اپنے جب تم ہوش مین آنے بھی دو

کہتی ہے یاد اوسکی باتین ہمسے تمسے ہو چکین
اب دل مضطر کو تھوڑی دیر سمجھانے بھی دو

تم یونہین آئینہ مین دیکھا کرو اپنی پھبن
تھام کر دل رہ گیا کوئی تو رہ جانے بھی دو

شوق کہتا ہے جدھر مین لیچلون تم لو وہ راہ
خضر اگر بھٹکانے آئے ہین تو بھٹکانے بھی دو

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

حضرت دل وصلکی شب چھیڑے جاؤ شوق سے
شوخیئ سنیے تم نہ جو کو اونکو شرمانے بھی دو

اونکی زلفو سنے دم رفتار کہتی ہی کمر
تم لٹک اپنی دکھاؤ مجھکو بل کھانے بھی دو

بیوفائی کا تمھاری باوفائی کا مری
یادرہجائینگے عالم کو یہ افسانے بھی دو

۱۷۳	اونکو بانہین بھی گلے مین ڈالنے دو ای جلال اور دل پر ہاتھ رکھکر دلکو ٹھہرانے بھی دو	۹

لطف اے دل اوس ستمگر کا ہو یا بیداد ہو
چھیڑ فرقت مین حکایت وصلکی جو یاد ہو

حشر مین چھپکے سنو جو شاکی بیداد ہو
کیون ڈرے جاتے ہو تم کیسے ستم ایجاد ہو

اسکو تو بھولے ہوے ہو کب لیا تھا دل مرا
ہان ادا سے دیکھ لینا تمکو شاید یاد ہو

شوق سے قصد فغان پر خامشی گھونٹے گلا
ضبط چٹکی لے جو دل آمادہ فریاد ہو

تو رہے آباد زیر آسمان ای کوئے یار
خاک اگر برباد ہوتی ہی مری برباد ہو

گو دل آزاری مین مثل اپنا نہین رکھتا فلک
پھر تمھارا ہی وہ اک شاگرد تم استاد ہو

گرتے پڑتے جا تو پہونچے کوچۂ محبوب تک
جو کچھ اب پیش آے جو تقدیر کی افتاد ہو

کیا کہون اوسکی جفائین دیتی ہین کیا کیا مزے
ہمنشین دنیا ہو وہ شوخ ستم ایجاد ہو

۱۷۴	کہکے ناشاد اوسنے کیا تمکو پکارا ہی جلال کچھ بہت اترا سے پھرتے ہو نہایت شاد ہو	۹

اوٹھانا ناز سے اونکا دم گلگشت دامنکو
بتاتا ہی گریبان پھاڑنا گلہاے گلشن کو

کبھی پامال ہی کرنے وہ آئین میرے مدفن کو
بنا دے دوست بعد مرگ تو ای چرخ دشمن کو

حیا شوخی کا دیتی ہی پتا شوخی شرارت کا
جوانی اونکی دلواتی ہی یاد اونکے لڑکپن کو

نہ وہ دلجو اشارے ہین نہ وہ دلکش لگاوٹ ہی
الٰہی وصل مین کیا ہو گیا اوس شوخ چتون کو

طریق عشق مین رکھکر قدم خود ڈھونڈتے ہین ہم
متاع طاقت و صبر و سکون کے رہزن کو

وفاداروں کی خاک ایسی نہین جو یہ قدم چھوڑے
مگر آپ ہو ہو کر جھٹکیے لاکھ دامن کو

١٧٥	نصیب سرِ جلال و دس پاے نازک کی ہے ٹھوکر خدا رکھے سلامت تا قیامت میرے مدفن کو	٧

دم نکلتا ہی ہمارا آؤ تم بھی دیکھ لو
اک نظر اب تو خدارا آؤ تم بھی دیکھ لو

زندگی سے کیون ہوئے ہین ہجر مین بیزار ہم
کیون کیا مرنا گوارا آؤ تم بھی دیکھ لو

ہر دم اک تصویر رہتی ہی جو میرے سامنے
کچھ وہ کرتی ہی اشارا آؤ تم بھی دیکھ لو

دلکی بیتابی نے مرقد مین لگانے دی نہ پیٹ
جی اوٹھا کشتہ تمھارا آؤ تم بھی دیکھ لو

جسکے اک دیدنے ہو مشتاق ای موسے وہ آج
بام پر ہی جلوہ آرا آؤ تم بھی دیکھ لو

بے اجل مرتے ہین ہم ہی دیر سے آنکھون مین دم
دید کی حسرت نے مارا آؤ تم بھی دیکھ لو

کہہ وا و لئے چشم حسرت وا کیے ہر دم ہی
دیکھنے والا تمھارا آؤ تم بھی دیکھ لو

ہجر مین مجھسے مرے تاب و توان صبر و قرار
کرتے جاتے ہین کنارا آؤ تم بھی دیکھ لو

١٧٦	سر ٹپکا میرا فرقت مین نہ دیکھا گو جلال سخت اوٹھین شب بھر پکارا آؤ تم بھی دیکھ لو	٩

یاد آکے تری ہجر مین سمجھائیگی کسکو
دل ہی نہین سینے مین تو بہلائیگی کسکو

دم کھنچتا ہی کیون آج یہ رگ رگ سے ہمارا
کیا جانے اودھر دلکی کشش لائیگی کسکو

اوٹھنے ہی نہین دیتی ہی جب یاس بٹھاکر
پھر شوق کی ہمت کہین لیجائیگی کسکو

آنکھین بھی تو کچھ پھر گئی ہین ہمسے ہماری
سیر اپنی تڑپ ہجر کی دکھلائیگی کسکو

جب مار ہی ڈالا ہمین بیتابیٔ دل نے
کروٹ شب فرقت مین بدلوائیگی کسکو

مرجائینگے بے موت غم ہجر کے مارے
آئیگی تو اب زندہ اجل پائیگی کسکو

مدفن نہ اگر ہوگا سر راہ ہمارا
اٹھکھیلی کی چال آپکی ٹھکرائیگی کسکو

اچھا ہے تصویر کسیکی مرے دل پر
کمبخت نہ ٹھہریگا تو ٹھہرائیگی کسکو

کچھ بیٹھ گیا دل ہی یہان بیٹھ کے اپنا
غیرت تری محفل سے اب اٹھوائیگی کسکو

اس وعدہ خلافی نے اگر جان ہی لے لی		پھر جھوٹی تسلی تری تڑپائیگی کسکو
۱۷۷	کیون لینگے جلال کے مرے دشمن جیتکی جھپکیگی پلک کاہکو نیند آئیگی کسکو	۱۱
کہتا ہی وہ بت روز جزا دیکھلے مجھکو جو ہو رگ جان سے بھی قریب اوس سے یہ دوری جب پوچھیے موسی سے کہ کیا آپنے دیکھا دل پر مرے پڑھتا ہی ستم دیکھنا اونکا		کچھ کہیے خدا سے تو زرا دیکھلے مجھکو حیرت مین ہی دل تمسے جدا دیکھکے مجھکو کہتے ہین وہ کچھ ہوش تھا دیکھا کسکو آئینہ مین وہ اپنی ادا دیکھکے مجھکو
۱۷۸	اللہ نہ دکھلائے جلال اب تو دعا ہی منھ غیر کا اونکی کف پا دیکھکے مجھکو	۵
خدا سلامت رکھے تیونکی ٹھوکر کو تھا دل اپنا کبھی قابل پسند مگر شریک سنگدلی بھی ہو خونین میرے یہ عشق وہ ہی کہ اک بے نیاز کا جسنے		یہی جگاتی ہی سوتے ہوئے مقدر کو فریب اسنے دیا ہی نگاہ دلبر کو جو ذبح کرتے ہو پھر چٹالو خنجر کو نیاز مند کیا دلسے ناز پرور کو
۱۷۹	جلال پونچھین وہ دامن سے اپنے اشک مرے خدا کبھی نکرے خشک دیدہ تر کو	۵
ترے چلے جو مری شکل مرگ سان ہو اسیر ہی گم شدہ دل کا جو کوئی خواہان ہو دیکھیے گریہ فرقت کی مرے بے اثری وہ بھی رات آئے کہ ہو شانہ کش زلف کوئی بیخودی ہی یہ شب وعدہ کہ معلوم نہین درد کچھ اپنا سناؤنگا تجھے او بیدرد		حشر تک مجھکو فراموش نہ یہ احسان ہو حشر مین ہاتھ کسیکا ہو ترا دامان ہو چشم تر روئے لہو زخم جگر خندان ہو اور مرا دل صدچاک بلا گردان ہو مین ہون مہمان کہ تم آج مرے مہمان ہو کوئی چٹکی ہی سہی جب تو دل نالان ہو

ٹوٹا تھا نہین سر بزم مین دونون یکسان
میرا پیمانہ ہو ساقی کہ ترا پیمان ہو

اوس مسیحا کا یہ اعجاز بھی ہی قابل دید
لاکھ جانین وہ تصدق کرے جو بیجان ہو

١٨٠ آرزو ہی کہ رولائے کبھی ہنس ہنس کے جلال
ہم کہین درد دلی چھیڑکے وہ پرسان ہو ٩

ردیف ہاے ہوز

جب ہوا بیقدر آنکھ سے اوس بت کی گر گیا آئینہ
کسکے آگے جاکے پھوڑے پھر مقدر آئینہ

ہے یہ دل کا حال ہو جائیگا تم پر آئینہ
سامنے سے جب ہٹا لونگا دکھا کر آئینہ

رکھ لیا ہی ناز سے تمنے جو منھ پر آئینہ
پیار کرنیکو ہمین دیدو یہ دم بھر آئینہ

اسکو تم دریافت کر لو اپنی خودبینی سے آپ
دیکھتے ہین خوبرو جلوت مین کیونکر آئینہ

اونکی دربردہ لگاوٹ کا ہی شاہد بزم مین
دیکھنا ہر بار رہ رہ کے منھ چھپا کر آئینہ

دیدہ و دل جسجگہ چاہے رہے تصویر یار
ایک اندر آئینہ ہی ایک باہر آئینہ

ای سکندر ہوگا تو بدنام بزم دہر مین
خوبرویون کو بگاڑیگا بنا کر آئینہ

جبہہ سائی نے ہماری کام صیقل کا کیا
بنگیا اوس بت کے دروازیکا پتھر آئینہ

بیٹھنا اوس شرگین کا رکھکے زانو پر جبین
طرفہ جوبن دیرہا ہی آئینہ پر آئینہ

دیکھ لیتا چشم و روے یار کا جلوہ اگر
توڑتا جمشید جام اپنا سکندر آئینہ

آنکھ اوٹھتی ہی جدھر پاتا ہون وسکو جلوہ گر
سقف و بام آئینہ دیوار آئینہ در آئینہ

دل کو لے نکلا کیا سینے سے اک شوق دید
یاد بزم یار مین بھولا رہا گھر آئینہ

ایک مدت سے مین ہی قاتل ہون مشتاق اجل
موت کی صورت دکھا دینگے بنکے خنجر آئینہ

تو دنما کوئی تو ہی اس ششجہت مین جلوہ گر
کچھ تو دیکھا ہی جو ہی ہر ایک ششدر آئینہ

کیا حسینونکو کیا ہی نشہ تر مین نے مست
ساقی محفل خود آرائی ہی ساغر آئینہ

میری صورت سے جو وہ آئینہ رو بیزار تھا
اسلیے مین نے نہ دیکھا زندگی بھر آئینہ

۱۸۱ سب عیان حالِ سیہ کاری کر دیگی اے جلال
بنکے میری فردِ عصیان روزِ محشر آئینہ ۱۷

آئنہ رو جب ہون دستِ اندازِ پشتِ آئینہ — حیرت افزا کیون نہو اندازِ پشتِ آئینہ
یار کے دستِ نگارین نے دیا ہے کیا فروغ — دیدنی ہے جلوہ پردازِ پشتِ آئینہ
ہر دم اوسکے ہاتھ مین یار وبرو ہے دیکھیے — سحر روے آئینہ اعجازِ پشتِ آئینہ
خوب طوطی بولتا ہے خطِ روے یار کا — گوشِ زد ہو یا نہو آوازِ پشتِ آئینہ

۱۸۲ محو ہین آئینہ رو بھی اوسکی صنعت کے جلال
ہو یہ ہے دستِ مرصع سازِ پشتِ آئینہ ۵

اوس سے کیا کیجیے بیداد گر کا شکوہ — ہنس پڑے سُنکے جو زخمِ جگر کا شکوہ
ہم نہ ہون آپ مین اور آپ خبر کو آئین — کسقدر ہمکو ہے اس بیخبر کا شکوہ
خط نہ پہونچا اوسے لکھا یہ مری قسمت کا — نامہ بر سے ہے عبث نامہ بری کا شکوہ
طور کو برق جلا سے ہوے گر گر کر — تیرے جلوہ سے ہے اس جلوہ گری کا شکوہ
شکر اسکا ہے نہ منت کشِ تاثیر ہوے — مجکو نالونسے نہین بے اثری کا شکوہ
جلد یا اوٹھ گئے وہ ہم سو گئے صبحِ شبِ وصل — آج تک ہے یہ نسیمِ سحری کا شکوہ
آنکھ رکھتا ہو تو وہ کون سے مجمع مین نہین — خود ہی ہے اپنی پریشان نظری کا شکوہ
ہاے چلنا وہ ترا ناز سے اوٹھکر مرے ساتھ — اور پھر بیٹھکے نازک کمری کا شکوہ
تمنے پھاڑا جو مرا دل نہوا مین شاکی — مجھسے پھر تمکو ہے کیون جامہ دری کا شکوہ
حسرت اونے ہی کی اور جا کے جو پر کٹتے وقت — کیون عنادل کو ہو بے بال و پری کا شکوہ
اور دیوانہ شبِ وصل بنا دیتا ہے — اپنے دیوانہ سے اوس رشکِ پری کا شکوہ
راہ کھوٹی کیے عاشق کی چلے جاتے ہین — سُن تو لیتے وہ عدم کے سفری کا شکوہ

جو ہے کامل ہے یہان اک ہمین ناقص مین جلال

۱۸۳	کیون فلک سے نہو دور قمری کا شکوہ	۱۳

ردیف یائے تحتانی

جفاکی اوس سے شکایت زرا نہین آتی	وہ یاد ہی ہمین شکرِ خدا نہین آتی
نکلکے تا بلب آہِ رسا نہین آتی	کراہتا ہی جواب دلِ صدا نہین آتی
مرا غبار اوڑا لے صبا نہین آتی	یہ مشتِ خاک ٹھکانے لگا نہین آتی
ہماری خاک کی مٹی ہی کیا خراب ایچرخ	کبھی ادھر کو اودھر کی ہوا نہین آتی
شبِ وصال کہان خوابِ ناز کا موقع	تمھاری نیند کو آتے حیا نہین آتی
تلاشِ جلوہ گہِ دوست کو چلی ہی نگاہ	پلٹ کے دیکھیے آتی ہی یا نہین آتی
عدو ہماری عیادت کو لیکے آئے اونھین	کہان یہ مر رہی اب بھی قضا نہین آتی
اوبھار دیتی ہی اوسکی جفا کو میری وفا	غرض کہ نوبتِ ترکِ جفا نہین آتی
لحد پر آئے تھے دو پھول بھی چڑھا جاتے	ابھی تک آپ مین بوئے وفا نہین آتی
بتونکو دیکھ ہماری نگاہ سے ای شیخ	نظر ان آنکھونکو شانِ خدا نہین آتی
مری لحد کو وہ اونکا یہ کہکے ٹھکرانا	صدائے نعرۂ صد مرحبا نہین آتی
نگاہِ ناز کے کشتے پڑے سسکتے ہین	ادا کے مارے ہوؤنکو قضا نہین آتی
ستم ہی اور مرے دلشکن کا یہ کہنا	شکستِ شیشۂ دلکی صدا نہین آتی

۱۸۴	جلال ہم یہ نہ مانینگے تو اوسے نہین یاد تجھے کبھی کوئی ہچکی بھی کیا نہین آتی	۱۴

قفس مین ہمکو نہ آمادہ کر فغان کے لیے	فقط یہ برق تھی صیاد آشیان کے لیے
غضب ہی مژدۂ آرام مجھ تپان کے لیے	وہ آئے ہین مرے بسمل کے امتحان کے لیے
ستم ہی اوسکا تسلی دلِ تپان کے لیے	یہ بات ہی اوسی بے مہر مہربان کے لیے
دکھا کے دل مجھے مانع ہین وہ فغان کے لیے	عدو نبے ہین محبت کے امتحان کے لیے

وہ ماہ انجمن آرا تھا میرے گھر جس رات / ستارے داغ تھے اوس شب کو آسمانکے لیے
بلند دست دعا جب کیے صدا آئی / اثر ہوا نہین پیدا تری زبانکے لیے
جو کوئی خاک نشین سب جلکے آہ کر بیٹھا / زمین خاک اوڑائیگی آسمانکے لیے
ہمین بھی داغ جگر سوز دے کوئی عشق / ضرورت اوسکی ہی ایک اپنے مہمانکے لیے
خیال یار ہی پہونچا دے یار تک مجکو / یہی ہو خواب کبھی چشم پاسبانکے لیے
وہ پوچھتے ہین عدم سے تو لائے تھے او جان / کہو یہان سے بھی کچھ لیچلے وہانکے لیے
چمن مین رہکے نہ اوٹھینگے جور گلچین کے / قفس ہی ڈھونڈھیگی بلبل اب آشیانکے لیے
مرے نصیب کو یارب ملے جو گردش بھی / وہی ازل مین ہو تجویز آسمانکے لیے
لبون نے بوسہ لب کے اوٹھائے وصل مین لطف / مری زبان نے کیا کیا مزے زبانکے لیے
جفا سے توبہ ہماری وفا نے کروا دی / بلا کے ہمکو وہ بیٹھائے امتحان کے لیے

۱۸۵ **جلال** جو کے چھوڑو یہ بھاری پتھر ہی / بس اوٹھو نو سے بہت اوسکے آستانکے لیے ۱۵

چلکر جو رکے یار کا خنجر تو نہین ہی / ہاتھ اپنا ہی کچھ دست ستمگر تو نہین ہی
دل کا نہ کہین خون ہو کچھ ڈر تو نہین ہی / چھیڑا اوس بت بیدرد کی نشتر تو نہین ہی
سو جاے شب وصل تو کیونکر نہ اوٹھائین / فتنہ وہ سہی فتنۂ محشر تو نہین ہی
کہتا ہی یہ جو کیونکر اوسے جانیے برحق / کچھ قاصد محبوب پیمبر تو نہین ہی
لے لیتا ہی چٹکی سی کوئی سینہ کے اندر / پوشیدہ کہین دل مین وہ دلبر تو نہین ہی
اصرار مرا سُن لو کہانی شب غم کی / اور اونکا یہ کہنا کوئی دفتر تو نہین ہی
سر پھوڑنے در پر لیے جاتا ہی جو اوسکے / پھوٹا ہوا اپنا ہی مقدر تو نہین ہی
ہم جسکو اوٹھا لائے ہین دل اپنا سمجھکر / وہ رہگذر یار کا پتھر تو نہین ہی
معشوقو نکے انکار ہی کو کہتے ہین اقرار / اوس شوخ کے ہان کہنے سے بہتر تو نہین ہی

اچھا ہوا کوچہ مین تمھارے نہ ہوئے دفن — اغیار دل آزار کی ٹھوکر تو نہین ہی
کیون دلکی تڑپ مین ہو شب وصل ترقی — ہاتھ اوسکا کوئی میرے جگر پر تو نہین ہی
میت ترے در سے نہ اوٹھیگی مری تا حشر — یہ مین تو نہین ہون مرا بستر تو نہین ہی

۱۸۶	دیتے ہو جلال ایک دل آزار صنم کو سچ کہدو کہین دل تمھین دو بھر تو نہین ہی	۱۳

جسپر آنا ہی تمھین حضرت دل آؤ وہی — عقل کے کہنے مین کیون آگئے بن جاؤ وہی
وہ ٹھکانا تمھین بتلا دے جہان ہستا ہی — ہوش مین اپنے ز خود رفتہ کو جب لاؤ وہی
رکھلو کچھ دیر کٹے سر کو مرے زانو پر — کیا کیا ہمنے زرا سونچکے پچتاؤ وہی
بیحجابی ہی رہے وصل مین کہتا ہی یہ کون — جب محل شرم کا آجائے تو شرماؤ وہی
خوب ہم جانتے ہین صادق الاقرار ہو تم — کوئی جھوٹا تمھین سمجھے تو قسم کھاؤ وہی
زیست سے اپنی خفا جسکو کیا ہی تمنے — ایسے روٹھے کو نداے جلکے سناؤ وہی
ملگیا دل تو نہ اب کھوئینگے ہم کہتے ہین — دل یہ کہتا ہی کہ اچھا ہمین جب پاؤ وہی
تاکہ خود گم نہو عاشق نہین ملتا معشوق — ہوش کہتے ہین ہمین کھوؤ تو کچھ پاؤ وہی

۱۸۷	شیخ کا ساتھ ہی کعبہ کو تو جاتے ہو جلال سیر بتخانے کی بھی کرتے چلے آؤ وہی	۹

رہ رہ کے آج دلکی تڑپ کا خطاب ہی — آتا ہی کوئی تیری دعا مستجاب ہی
گہ پیچ و تاب مین ہی کبھی اضطراب ہی — دل کیا ملا ہی جانکا گویا عذاب ہی
بستر پر اپنے سوتے اوٹھین دیکھتے ہین ہم — جاگے ہین یہ نصیب ہمارے کہ خواب ہی
کیا خوش نصیب ہی جسے ناشاد وہ کہین — ناکام جو وہان ہی وہی کامیاب ہی
کہتا ہی نامہ بر مری تقدیر کا لکھا — وہ لکھ چکے جواب یہ خط کا جواب ہی
روتے ہو منھ کو ڈھانک کے تم لاش پر مری — اللہ بعد مرگ بھی مجھسے حجاب ہی

ان بیشمار گالیونکا کچھ نہین شمار ——— اور اُسنے چند بوسونکا ہمسے حساب ہی

کیا کیا لگاوٹین ہین کسی شوخ چشم سے ——— دل بھی ہمارا ایک ہی خانہ خراب ہی

۱۸۸	مدفن بھی دور ہی ترے در سے جلال کا کیا خانمان خراب کی مٹی خراب ہی	۹

پیش آیئے کبھی تو محبت کی راہ سے ——— شکوے کرسے نگاہ ہی ملکر نگاہ سے

لیتے ہین کام آہ کا ہم ضبط آہ سے ——— ملتی ہی حُبِ کی داد دل دادخواہ سے

اوسکے ہجوم یاس کے عالم کو دیکھیے ——— مایوس پھر چلا ہو جو امیدگاہ سے

دردِ نہانکا دلکی تڑپ دیتی کیا پتا ——— اظہار خوب ہونسکا اس گواہ سے

آنسو رکے تو کیا نہین چھپنے کا رازِ عشق ——— حسرت ٹپک پڑیگی ہماری نگاہ سے

خط بھیجتے تو بھیجد یا اب دعائین ہین ——— قاصد مرا خدا کرے پھر آئے راہ سے

کہتے ہین بوسہ لیکے مکر ہی گئے نہ کیون ——— عذرِ گنہ تو ہی کہین بد تر گناہ سے

تربت کا شامیانہ بنے مرکے دودِ دل ——— اتنی امید بھی نہین اس روسیاہ سے

تمکو جو اختلاط نہ آتا ہو سیکھ لو ——— چتون سے اپنی میل لگاوٹ نگاہ سے

روزِ جزا اشارہ یہی ہو کہ چپ رہو ——— اچھا ملا مین آنکھ تو وہ دادخواہ سے

ای شوق جستجو کو ہمین اوسکی لے تو چل ——— آگے ہی ہونگے چند قدم گردِ راہ سے

صد شکر مرکے بھی نہ اوٹھے اوسکے در سے ہم ——— بو جہل نعش ہوگئی بارِ گناہ سے

چہرہ سے اپنے آپ اوٹھاتے تو ہین نقاب ——— گھبرا نجلیئے گا ہجومِ نگاہ سے

شکر آپکا کرینگے عوض شکوہ کے بھی ہم ——— سنیئے گا بد دعا نہ کبھی خیرخواہ سے

۱۸۹	ہمدردِ دردِ دل سا ملا ہی ہمین جلال ہمدم ہین ہجر دوست مین فریاد و آہ سے	۱۵

تھا ہمین اک تو مرض اور دوا اور ہوئی ——— مانعِ صحت احباب کی دعا اور ہوئی

اوٹھتے جوبن کی جوانی مین ادا اور ہوئی
کچھ نمود آپکی اب نام خدا اور ہوئی

بیقراری کو کیا اونکی تسلی نے دوچند
دلنوازی سے تڑپ دلکی سوا اور ہوئی

جب کوئی اور جفا کا متحمل نہ ہوا
بیوفاؤنکو مری قدر وفا اور ہوئی

شوخیان شرم نے کچھ اوسکی زیادہ کردین
بیحیا آنکھ تری وقت حیا اور ہوئی

اوسکے کوچہ مین بٹھا کر نہ اوٹھایا ہوتا
یہ تو برباد مری خاک صبا اور ہوئی

جاملی بڑھکے شب غم مری اون زلفوںسے
دو بلاؤنمین شریک ایک بلا اور ہوئی

ابتو ہر وقت پکارا اوٹھتے ہین اللہ اللہ
ہمکو بھولے جو صنم یاد خدا اور ہوئی

ستم و جور تھے کل تک تو یہی معمولی
مہربان آج ہوئے تم یہ جفا اور ہوئی

بے اجل مرگئے آخرکو اداکے کشتے
زندہ رکھکر ہمین بدنام قضا اور ہوئی

بہتر آغاز سے اوس بت کا ہی انجام شباب
پیشتر اور تھی اب شان خدا اور ہوئی

لٹک آنے سے لٹک ہو گئی دونی اوسکی
تا کمر زلف جو پہونچی تو رسا اور ہوئی

چارہ گر یہ مرض عشق بھی ہی طرفہ مرض
لا دوا اور ہوا جتنی دوا اور ہوئی

رنگ پیدا ہوا اشکونمین اثر آہون مین
عشق آباد کی لو آب و ہوا اور ہوئی

ہوش تو گم تھے پتا صبر کا بھی دلمین نہین
آج یہ ای نگہ ہوش ربا اور ہوئی

تو نے پہلو مین جو اپنے نہ جگہ دی ہمکو
دلربا دلمین ہمارے تری جا اور ہوئی

۱۹۰	پاؤن پر جھککے سر اپنا نہ اوٹھا پھر صدشکر طاعت اک ہمسے جلال اوسکی ادا اور ہوئی	۱۷

عرض مطلب مین شان جاتی ہے
بات ای مہربان جاتی ہے

عشق مین آن بان جاتی ہے
آن جاتی ہی شان جاتی ہے

ہر وقت ہی یوری مرگ فراق
چھوڑکر نیم جان جاتی ہے

بات تو کرنے دے ہمین ای ضبط
کام ہی سے زبان جاتی ہے

جستجو سے اثر مین آہ مری
دل سے تا لامکان جاتی ہے

شب وصل اوسکی دیکھیں لینے بعد
کسکے گھر میہمان جاتی ہے

کیا سُنا ہی کہ بوستان مین صبا
کھولنے گل کے کان جاتی ہے

روح عاشق بھی اوسکے کوچہ کی
خاک آ آکے چھان جاتی ہے

عشق وہ ہی کہ عرش تک دلسے
آہ سی ناتوان جاتی ہے

مجکو ذلت نہ دیجیے سر بزم
سوچیے کسکی شان جاتی ہے

میری ذلت ہی تیری رسوائی
اسمین دونونکی شان جاتی ہے

لاکھ وہ چشم شوخ ہی خودرائے
دل جو کہتا ہی مان جاتی ہے

دل کے آنے کا ہی برا انجام
آخر کار جان جاتی ہے

۱۹۱
شکوہ جور و ستم کا اوسکے جلال
دیکھیے آن بان جاتی ہے
۱۴

دیکھ لیتے وہ ادھر بھی کبھی آتے جاتے
خاک مین نیچی نگاہونسے ملاتے جاتے

لطف بھی آپ بگڑنیمین دکھاتے جاتے
میری بگڑی ہوئی قسمت کو بناتے جاتے

چشم و دلمین مرے آآکے سماتے جاتے
خود ہی پردونکو دوئی کے وہ اوٹھاتے جاتے

نامہ بر آکے ہمین زندہ نہ تو پائیگا
جان جائیگی ہماری ترے جاتے جاتے

راہ مین اپنی بنانا تھا ہمارا مدفن
کوئی ٹھوکر تو لگا دیتے تم آتے جاتے

آرزو تھی کہ گذرتی کبھی یون ہی کوئی رات
روٹھتے جاتے وہ ہم اونکو مناتے جاتے

میل اون شوخ نگاہونسے جو تھا مد نظر
ہمسے بھی حضرت دل آنکھ ملاتے جاتے

دیکھو کیا شوق شہادت مین گلا کاٹ لیا
اپنے کشتہ کو گلے سے تو لگاتے جاتے

ہوش کھو دینے سے مطلب تھا دکھاتے یہ جمال
نسترانی ہی کی آواز سناتے جاتے

لکھ رہا ہی کوئی سر آپکے قدمون سے لگا
میری تقدیر کے لکھے کو مٹاتے جاتے

جب یقین آتا کہ سچے ہین تمھارے وعدے
جھوٹی قسمین بھی تو سر کی مرے کھاتے جاتے

ہر گلے پر مجھے گالی کوئی دیتے شب وصل
کبھی میری سنتے کچھ آپ اپنی سناتے جاتے

۱۹۲
اسکا کیا شکوہ کہ پہلو مین نہ ٹھہرے وہ جلال
دل ٹھہرنے کی کوئی شکل بتلاتے جاتے
۱۳

یہ ٹھکرانے آئے وہ تربت ہماری
ملی خاک مین یہ بھی حسرت ہماری

عدو سے ہے اب تو شکایت ہماری
اثر کر گئی لو محبت ہماری

ستم کرکے احسان جتانا کسیکا
بہت آپ پر ہے عنایت ہماری

عدو کے عوض قتل ہمکو کرین وہ
سفارش کرے کچھ عداوت ہماری

کوئی جلوہ اپنا بتو ہمین دکھا کر
یہ کہتا ہے دیکھے انہین قدرت ہماری

قیامت مین پوچھینگے ان اہدو سے
تمھاری ہے یا حور جنت ہماری

ترا تیر ہی کاش دل سے نکل کر
نکالے کبھی کوئی حسرت ہماری

ترے ناز کبتک چلایا کرینگے
یہ بے موت مرنا ہے عادت ہماری

برا اوسکو ناصح کہے جائے اچھا
بہلتی ہے دم بھر طبیعت ہماری

تمھاری طرح کاش لڑجاتی اک شب
تمھارے مقدر سے قسمت ہماری

کسیکی خبر کو چلا دل یہ کہکر
خبر لیتے رہیئے گا حضرت ہماری

بٹھا دے اگر ضعف کو چین اوسکے
چلین اوٹھکے کیا تاب طاقت ہماری

دل تنگ کے لاکھ احسان جو اکدن
نکلجائے گھبرا کے وحشت ہماری

زبان منھ مین دیدینا اونکا یہ کہکر
چلو ہو چکی بس شکایت ہماری

۱۹۳
جلال آکے ٹھکرا تو دیتا ہے کوئی
رہے قبر ابدتک سلامت رکھی
۱۵

کسی طرح نہین سنتے تم التجا میری
تبو خدا سے ڈرو سن لے خدا میری

اسیطرح نہوئی جسکے دلمین جا میری — وہ کیونکر آنکھون مین آکر سما گیا میری

گناہ عشق کی تعزیر آپ کیا دینگے — مجھی سے روز جزا پوچھیے سزا میری

قرار دیتی ہی کچھ دلکو بیقراری دل — دوا ہی یار ترا درد لا دوا میری

ابھی فراق مین کیا کیا خجل کریگی اجل — جو زندگی یہ سلامت ہی حیا میری

خوشا نصیب وہ جبسے کہین ستم کرکے — مری جفا ہی کو بس جانیے وفا میری

عجب نہین جو شب ہجر سے بھی جانبر ہون — ہر اک بلا سے بچاتی رہی قضا میری

چلین نہ وادی پرخار مین مرے موسیٰ — کرے نہ ہمقدمی ہر برہنہ پا میری

سیاہ خانہ ہی اپنا وہ ہولناک مقام — بلا بھی کہتی ہی آئے یہان بلا میری

بہت نہ کیجیے مضطر مجھے مین کہتا تھا — انھین قبول ہی کرنا پڑی دعا میری

۱۹۴	دو سار ہو نہین سکتے ہین دونون ایک جلال کسیکا تیر ادا آہ بے صدا میری	۱۱

یونہین تقدیر نکالے کبھی حسرت دلکی — آپ سنتے ہون مین کرتا ہون شکایت دلکی

دوستی ہی مرے حق مین یہ عداوت دلکی — دشمن جان جو بنی دوست عنایت دلکی

بدگمان یار سے ہم دل جو طلب کرتے ہین — پوچھتا ہی کہ تمھین کیا ہی ضرورت دلکی

سینہ پر ہاتھ وہ رکھے ہین تسلی کے لیے — دو گھڑی اب بھی جو ٹھہرے تو عنایت دلکی

یار نادان سے ہی بہتر کہین دانا دشمن — کیون فزا دے نہ محبت مین عداوت دلکی

کیون نہ حسرت سے ترے آئنہ کو دیکھین ہم — یاد پڑتا ہی کہ تھی ایسی ہی صورت دلکی

کہین حیرت سے ہوتی ہی بلا عشق کی رد — جان دینے سے بھی ٹلتی نہین آفت دلکی

لاکھ دل ایک نگہ پر تری کرتا ہون نثار — پھر مجھے کہتی ہی کم حوصلہ ہمت دلکی

کوچہ یار ہی کی خاک اوڑائین چلکر — جائین کیون دشت کو دیوانی ہی وحشت دلکی

مضطر پہلے سے یہ کہکر کوئی اوٹھ جاتا ہی — ہمسے دیکھی نہین جاتی ہی اذیت دلکی

خودبخود ترچھی ہوئی جاتی ہین سیدھی نظرین
اولٹی تاثیر دکھاتی ہی محبت دلکی

ہجر دلبر مین نہ گھبراے بہت سینہ مین
لے ہی نکلیگی ترڑپ ہی جو سلامت دلکی

لاکھ اشارے کوئی نازک کمری کرتی ہی
پھر بھی آنے نہین دیتی ہی نزاکت دلکی

بھولکر آج ہمین یاد کیا ہی کسنے
ہچکیان رکتی نہین غیر ہی حالت دلکی

۱۹۵
آکے جاتے ہی نہین محفلِ جانان سے جلال
کیا بلا آپ مین بھی ہوگئی عادت دلکی
۱۵

راحت نہ ملی چرخِ ستمگار کے نیچے
مدفن بھی نہ پایا تری دیوار کے نیچے

بیٹھینگے جو اس گنبدِ دوّار کے نیچے
تو یار ہی کے سایۂ دیوار کے نیچے

حسرت ہی رہین دیدہ و دل فرشِ رہِ دوست
سودا ہی کہ سر ہو قدمِ یار کے نیچے

اب دیر نہین ذبح مین جلدی نکرا ی دل
دم لینے دے اوس ترک کی تلوار کے نیچے

تو یار وہ شیرین ہی جہان سیکڑون فرہاد
سر کوڑ کے ٹکراتے ہین کہسار کے نیچے

اللہ رے اوس گل کی نزاکت کہ پڑے نیل
پھول آ گئے سوتے مین جو رخسار کے نیچے

تیغ اوسکی ہو جسوقت گلے پر یہ دعا ہی
سینہ ہو مرا زانوے دلدار کے نیچے

کچھ پاے سزا اپنے کیے کی دلِ سرکش
بہتر ہی کہ رکھیئے اسے بیزار کے نیچے

۱۹۶
پایا نہ جلال ایکدم آرام رہے ہم
سرگشتہ ہی اس گنبدِ دوّار کے نیچے
۹

لگاتے ہی دل چند غم ہون ابھی سے
نظر آتی ہی جان جوکھون ابھی سے

شبِ وصل کی الفلک صبح تو ہو
جگاتا ہی فتنون تو کیون ابھی سے

مرادردِ دل سنتے ہو تو جگر پر
زرا ہاتھ تم رکھ لو دونون ابھی سے

خریدار اونکے بہت گو ہین کم سن
وہ بکتے ہین یوسف کے مولون ابھی سے

ہوئین اشکبار آنکھ لگتے ہی آنکھین
لگا ملنے ساون سے بھادون ابھی سے

کسی اوٹھتے جوبن سے دل کہہ رہا ہے ۔ ارے پیس ڈالا ہمین یون ابھی سے
کہین وہ کہ ہم سوگ رکھینگے تیرا ۔ مرے مرنے کی شادیان ہون ابھی سے
جوانی مری اوٹھتا جوبن تمھارا ۔ کچھ آپس مین کہتے ہین دونون ابھی سے

۱۹۷	جلال آنے ہی راگ لائے ہین کچھ وہ یہان آج ناچیگا بھیرون ابھی سے	۹

نکالتا نہین ای عشق آرزو میری ۔ اسے بھی جان ہی کیا جانتا ہی تو میری
قدم بھی یون جو مین اونکے بگڑ کے کہتے ہین ۔ کہ چل نہ ہاتھ لگا پشت پا نہ چھو میری
زبان وگوش کی حسرت کو بھی خدا برلائے ۔ کہ باتین اونکی مین سنون وہ گفتگو میری
اگرچہ ڈھونڈھ نکالا ہی شوق نے اونکو ۔ ابھی سے ملے نہین کہتی ہی جستجو میری

۱۹۸	ملا دماغ نہ اوس گل کو جب تو یون بولا جلال سونگھ کے اترا گیا ہی بو میری	۵

لیکے دل پھر نظر مہر و محبت کیسی ۔ جان بھی لیجیے گا اب یہ عنایت کیسی
بیقراری کہین شاید لیے جاتی ہی اوسے ۔ روتی ہی دل سے لپٹکر تری حسرت کیسی
خواہش ورد وصال آئی ہمارے آگے ۔ پڑ گئی پیچھے بلاے شب فرقت کیسی
عشق مین یون بھی رہا ہی کوئی ناکام کبھی ۔ رنج تک وہ ہمین دیتے نہین راحت کیسی
اللہ اللہ مرے کینہ کا اظہار ایسا ۔ اور دشمن کی چھپاتے ہو محبت کیسی
ہاے شرمندہ کیا کیون اونھین شکوے کرکے ۔ وصل مین تھی یہ مقدر کی شکایت کیسی
ہم جو اک بوسہ طلب کرتے ہین کہتا ہی وہ شوخ ۔ گالیان کھا کے بگڑ جاتی ہی عادت کیسی
یار پہلو مین ہی مین پوچھ رہا ہون کسے ۔ بیرخی ہمسے ہی اسوقت یہ حضرت کیسی
جرم الفت کی سزا دے بھی چکا ہی داور حشر ۔ ابھی ہو جاے جو ہونا ہی قیامت کیسی
پڑ گیا تھا جو گریبان مین ترے ہاتھ اپنا ۔ یار باتین تھین سب ہوش کی وحشت کیسی

وہ ہو اور اوسکی گلی مرتے ہین ہم حسرت پر — یا خدا حور کسے چاہیے جنت کیسی
وصل سے ہجر وہ بہتر جو کوئی پوچھنے آئے — صبح کیونکر ہوئی گذری شب فرقت کیسی

۱۹۹ کہین اونکا بھی دل آجائے دعا اب ہی جلال
پوچھین پھر ہم بھی کہ ہی آج طبیعت کیسی ۱۳

وہ ہم پر جو کچھ مہربان ہو رہا ہی — بہت برخلاف آسمان ہو رہا ہی
ادھر تو بنی ہی دم نزع دم پر — وفا کا اودھر امتحان ہو رہا ہی
تڑپ دیکھ جاؤ مرے دل کی تم بھی — عجب اک تماشا یہان ہو رہا ہی
ترے دلجلے مرکے بھی پھنک رہے ہین — وہ مرقد پر اونکے دھوان ہو رہا ہی
تمنا ہی تڑپین جو ہم کوئی پوچھے — بتا درد تیرے کہان ہو رہا ہی
بلائین اشارون مین لیکر کسی کی — تصدق کوئی نیم جان ہو رہا ہی
نہین دل مین بھی اب تو آمد شد اوسکی — جگر ہی کا درد نہان ہو رہا ہی
پس دفن بھی عاشق اوسکا وہین تھا — تڑپ کر کہان سے کہان ہو رہا ہی

۲۰۰ نہ مانگو جلال اوس سے تصویر اوسکی
یونہین تم سے وہ بدگمان ہو رہا ہی ۹

شرارت یہ اوس بت مین کچھ آگئی — کہ شوخی بھی واللہ شرما گئی
پھر آئینگے یہ کہہ کے جاتے وہ کاش — تسلی ہمین اور تڑپا گئی
وہ اتنا تو بولے جو مین مر گیا — یہ کمبخت کے جی مین کیا آگئی
کوئی حد بھی ای شرم لیلی تری — بس اوٹھتا ہی پردہ وہ گھبرا گئی

۲۰۱ کیا یاد کرنے ہمین ای جلال
یہ ہچکی کدھر بھولکر آگئی ۵

مریض چشم کو تم دیکھنے جو آجاتے — مسیح بھی اوس سے آکر نظر لگا جاتے

دل و جگر جو محبت کی چوٹ کھا جاتے — سراغ درد نہان کا ضرور پا جاتے
یہان جہان ہمین گذری ہی بیخودی لیکر — پتا نہ سکتے اگر آپ بھی آجاتے
قدم اگر مرے وادی مین تھکتے ایمو سے — جناب خضر بھی کوسون برہنہ پا جاتے
جو رہی کے دلمین کلیجہ کو سر ملتا تھا — کچھ اوسمین داغ تھے اچھا وہی مٹا جاتے
کوئی حسین بھرا ہمین جگہ نکر سکتا — ہماری آنکھو مین اگر جو تم سما جاتے
اوٹھائین غیر تمھاری گلی سے یا غیرت — قدم ہی اوٹھ نہین سکتا ہم اوٹھکے کیا جاتے
بچے ہین دلمین جو ارمان خون ہو نیسے — اونھین تم آکے ذرا خاک مین ملا جاتے
وہ آکے دیکھتے کیا بیقراریان میری — تڑپ کا ذکر ہی سنکر جو تلملا جاتے
خدا کسیکو نہ آزار دے محبت کا — یہی وہ روگ ہی جسکو نہین سنا جاتے

۲۰۲ — لگی سجھانے کے تھے اگر ہماری جلال — تو اشک گرم اوسے آگ ہی لگا جاتے — ۱۱

رات اونسے شوق وصل مین جب ہم لپٹ گئے — چل دور کہکے پاس سے وہ دور ہٹ گئے
سر تیر کے جان نثار ونکے قاتل جو کٹ گئے — قدمون سے دو ٹکر تن بسمل لپٹ گئے
بیٹھے ہم اونسے ملکے وہ پہلو ہٹ گئے — بگڑے کشیدہ ہو گئی سر سمٹ گئے
جلوہ کسیکا دیکھکے آنکھین سی کھل گئین — پردے جو غفلتونکے پڑے تھے اولٹ گئے
اکثر ترے دیئے ہوئے ارمانونکو گنا — دس پانچ بڑھ گئے کبھی دو چار گھٹ گئے
لو امتحان تم مرے نالونکا شوق سے — کیون ڈر کے آسمانکے نیچے سے ہٹ گئے
تھا جنمین سوز سینہ و چاک جگر کا حال — قاصد بتا تو جل گئے وہ خط کہ پھٹ گئے
کیا درد دل آپکے کریگا یہان قیام — داغ جگر جو پھیلے ہوئے تھے سمٹ گئے
قاتل نہ دستیاب ہو کہتا ہی شوق قتل — حلق اپنا آپ کاٹ لو کیا ہاتھ کٹ گئے
ایام ہجر یار کا عالم ہی اور ہی — راتین بڑھین ہمیشہ کبھی دن نہ گھٹ گئے

دل مجھسے روٹھکر جو چلا ہجر مین کہین ۔ ارمان چند دور کے اوس سے لپٹ گئے
کیا گلشن جہانمین ہنسین کھلکھلا کے ہم ۔ جب شکل غنچہ ہونٹ تبسم سے پھٹ گئے
کھوئے حجاب چشم تری تاک جھانک نے ۔ فرگانگی چلمنونکو یہ لپکے و لٹ گئے
لکھے جو اوسکو اپنی ہم آغوشیونکے شوق ۔ دیکھو اثر خطون سے لفافے لپٹ گئے
پایا جو عندلیب کو گلشن مین تنگدل ۔ سمٹے ہوئے تھے اوڑھنگونے سمٹ گئے
یوسف ہین تیز دستیونکے حسن کی گواہ ۔ چھریان ترنجون پر جو چلین ہاتھ کٹ گئے
کہتے ہو ہمسے اپنے جگر کو سنبھالیئے ۔ ہاتھو لسنے سینے سے ہوتے ہین جو دل الٹ گئے
عاشق کے سامنے دم آخر تو آئیے ۔ پردہ اوٹھائیے ملک الموت ہٹ گئے

١٩	آئے ہین وہ نکھر کے شب وصل ہی جلال تم بھی لباس بدلو یہ کپڑے چیکٹ گئے	٢٠٣

نگہ وہ ہے جو محو انتظار یار رہتی ہے ۔ وہی آنکھین ہین جنکو حسرت دیدار رہتی ہے
ہمیشہ درد الفت کی کھٹک ای یار رہتی ہے ۔ نکلتی ہی نہین یہ پھانس دلکے پار رہتی ہے
کوئی خانہ نشین کچھ مہربان ہے شاید از روزن ۔ کہ ہمپر دھوپ بنکر سایہ دیوار رہتی ہے
کبھی اوس بیخبر کو غیر سے سوتے نہین پاتے ۔ یہ وہ فتنہ ہے جسکی نیند بھی ہشیار رہتی ہے
بسر ہوتی ہے آنکھونمین شب غم خوش نصیبونکی ۔ خوشا وہ آنکھ جو فرقت مین شب بیدار رہتی ہے
وہ اک بوسہ مجھے دیتے ہین مین کہتا ہون دو لونگا ۔ اسی پر مجھسے اوسنے رات بھر تکرار رہتی ہے
ارادہ کیا کرین مرغ قفس صیاد اوڑنے کا ۔ تری قینچی اوڑا دینے کو پر تیار رہتی ہے
کوئی دم بے مزا ہی کیا ہماری جانکا خواہان ۔ طبیعت اسقدر جینے سے کیون بیزار رہتی ہے
گران گذرے نہ کیونکر میرے دلکو رات فرقت کی ۔ کہ ہر بیمار پر بھاری شب بیمار رہتی ہے
کسیکے اوٹھتے جوبن سے کبھی کر بیٹھے گستاخی ۔ تمنا میری پاکر ہاتھ کیون بیکار رہتی ہے
نکلکر اوسکی پابوسی کی حسرت وصلمین لی ۔ ارے چل اب ترے دلمین مری بیزار رہتی ہے

جتانا تھی ہر اک کا وٹ خلق پر کر کے چلنے مین
بھلا یہ چال کب قاتل تری تلوار رہتی ہے

طریق عشق مین بچنا فریب چشم سے اے دل
مقیم اس مرحلہ مین اک غریب آزار رہتی ہے

٢٠۴	شب وصل اے جلال آئے تو چھپکر گھر مین عاشق کے بلا روز جدائی کی پس دیوار رہتی ہے	١۴

اسی پہلو سے مرا دل وہ بہلنے دیتے
چٹکیان لیکے ذرا آپ تو نکلنے دیتے

کسی بیدرد کو دل سے نہ نکلنے دیتے
ہنکے ملتا تھا کلیجے کو تو ہلنے دیتے

کوئے جانان نے قدم پکڑے ہین اے وحشت دل
پاؤن خود آگئے بہاتے نہین چلنے دیتے

گر میان کر نہین کیا شرم و حیا تھی شب وصل
شمع کیون تمنے بجھا دی اوسے جلنے دیتے

گر پڑا تھا جو قدم پر تو نہ ٹھکراتے تم
کچھ تو بیتاب محبت کو سنبھلنے دیتے

آپ کیا آئے شب وعدہ چلے کیا پھر کر
چرخ ہمپر کی گردش تو بدلنے دیتے

خونفشان آنکھونکو رلوا کے جو تم دیکھتے سیر
خوب ان دونون مین ہم رنگ او چھلنے دیتے

صدمہ ہجر ابھی سے کیے دیتے ہین تمام
دو پہر روز جدائی کی تو ڈھلنے دیتے

اپنی محرم کے ذرا بند کسے رکھتے تم
اوبھرے جوبن کو جوانی کے نہ ڈھلنے دیتے

اوٹھتے ہی یار کے اوٹھجاتے جہانسے خود بھی
اپنی آئی کو ہم اسوقت نہ ٹلنے دیتے

آتے دم بھر کو وہ تمہارے گھر مین دم نزع
ملک الموت کو باہر ہی سے ٹھلنے دیتے

دفن کرتے اوسی ہمپر کے در پر احباب
خیر مر کر بھی ہمین دھوپ مین جلنے دیتے

پاؤن رکھا جو رہ شوق مین سایہ میرا
پڑ گیا پیچھے کہ آگے ہمین چلنے دیتے

٢٠٥	کاش آنکھین ہی نکلواتے ہماری وہ جلال حسرت دید اسیطرح نہ نکلنے دیتے	١۴

وہ اوٹھتے ہین محشر خرامی کرینگے
قیامت کی قائم مقامی کرینگے

یہ لکھکر کہ دل سے غلامی کرینگے
خط بندگی کی تمامی کرینگے

مجھے دیکے ذلت وہ محفلین اپنی
معزز کرینگے گرامی کرینگے

نجاینگے کعبہ کو ای کوئے جانان
سلام اوسکو تیری سلامی کرینگے

نمود اونکی ہوگی جو مٹ جاینگے ہم
اونھین بے نشان ہوکے نامی کرینگے

محبت مین دیکر تجھے جان شیرین
بہت یاد اہی تلخکامی کرینگے

کدھر خاص چشم عنایت ہی اونکی
بھلا کیا تمیز اسکی عامی کرینگے

بچیگا نہ دل پائمالی سے اپنا
ہزار آپ نازک خرامی کرینگے

جو پہونچے گلی تک تری پھر نہ زاہد
تمنّائے جنّت مقامی کرینگے

بکا کوئی یوسف تو خود مول لیکر
محبت کے بندے غلامی کرینگے

وہان ہوش ہی لنترانی سے گم ہین
کلیم اوس سے کیا ہمکلامی کرینگے

اجل سے ترے ہیجان تا قیامت
یہ ہین شکوہ نا تمامی کرینگے

۲۰۶	جلال اونکو مرنے کی تیری خوشی ہی ترا عرس وہ دھوم دھامی کرینگے	۱۳۰

ملے داغ عشق بتان کیسے کیسے
خدا نے دیے مہربان کیسے کیسے

وہ ہمپر ہوے مہربان کیسے کیسے
نکالیگا بغض آسمان کیسے کیسے

دم نزع بھی وہ جو دم بھر کو آئے
وفا کے ہوے امتحان کیسے کیسے

نہ کہنا برا میسر میکش کو واعظ
کہ بیٹھے ہین رند جوان کیسے کیسے

شب وصل دلکو ہمارے کسیکی
فرے دیگئین چٹکیان کیسے کیسے

اوٹھے جاتے ہین بیٹھے جاتے ہین دیکھو
مکین کیسے کیسے مکان کیسے کیسے

دیپورے ہوے ہجر کی رات کے دن
سسکتے رہے ہیجان کیسے کیسے

دل بے اثر کے اوڑاتی ہی جلکر
دھوئین میری آہ و فغان کیسے کیسے

دعائین نہین کارگر ہوتین دلکی
بدلتی ہی پہلو زبان کیسے کیسے

ہمین وصل مین وہ زخود رفتہ پاکر
رہے رات بھر بدگمان کیسے کیسے

کچھ آزار کچھ آفتین کچھ بلائین
شب غم کے ہین میہمان کیسے کیسے

اوٹھا ہی بٹھایا جگر کی تڑپ نے
توانا ہوے ناتوان کیسے کیسے

ترے ہجر مین جان پر کھیلے کیا کیا
تماشے رہے ہین یہان کیسے کیسے

کیا گرم اوس مہ نے پہلو جو میرا
جلے رشک سے آسمان کیسے کیسے

۲۰۷	شب وصل پہلو بدلوا رہا ہی جلال اوٹھے درد نہان کیسے کیسے	۱۵

رنج ہی دے جو خوشی وس ستم ایجاد کی ہے
یون بھی ہم شاد ہین خاطر دل ناشاد کی ہے

چٹکیان دل مین مرے لیتے ہو چپکے چپکے
اور پھر مجھسے شکایت مری فریاد کی ہے

بے طلب بھی کوئی پہونچا ہے کسیکے در تک
کچھ کھٹک میری ہی کچھ بھول تری یاد کی ہے

غنچۂ گل کبھی ہنستے بھی ہین بلبل سے تو یون
باغ مین آج خبر آمد صیاد کی ہے

لے اجل بوسے مرے خشک گلے کے دم ذبح
آبرو دی ہوئی یہ خنجر جلاد کی ہے

پھیر دینے کو جو کہتا ہون تو وہ پوچھتے ہین
ایسی کیا تمکو ضرورت دل ناشاد کی ہے

۲۰۸	کیا وفادار تھا رونے ہین یہ کہکے جلال اب وہ ہین اور لحد کشتۂ بیداد کی ہے	۷

کوئی آخر نہ شکل وصل یار شرمگین نکلی
نکلتی منھ سے ہان کیونکر نہین بھی جب نہین نکلی

ہمیشہ یار ہی بیڑا غریق بحر الفت کا
کہین جاکر ہماری ناؤ ڈوبی بھی کہین نکلی

نہ ٹھکرائینگے اب وہ دل گرے لاکھ انکے قدمون پر
فغان کمبخت کے منھ سے بجاے آفرین نکلی

جہان تجھے گزرتے اور رستے اوٹھن لاش اپنی بھی گڑ جاتی
اچھیت قاتل کے کوچے مین نہ اتنی بھی زمین نکلی

فقط اک زلف ہی کی برہمی کے ہم نہین شاکی
تمھاری تنگ بھی نکلی تو لو چین بر جبین نکلی

تہ و بالا کیا کیا نہ دلکو نیچی نظرون سے
نہایت شوخ اوس کافر کی چشم شرمگین نکلی

۱۰۹

جلال اچھا اگر سینے مین تیرے دل نہین تیرا
یہ کون آخر کراہا کسکی آواز حزین نکلی

۷

درد دل وہ کہکر طرفدار جگر ہونیکو ہے
ایک مدت تک ادھر تھا اب اودھر ہونیکو ہے

قصد میرے قتل کا پورا اودھر ہونیکو ہے
نیمچہ بھی آج اک زیب کمر ہونیکو ہے

وصل کی شب بھی ہے تو اے بخت خفتہ خوابمین
جاگ چک کمبخت دم بھر مین سحر ہونیکو ہے

رفتہ رفتہ گم کریگی ہوش اوسکی جستجو
شوق دیتا ہے خبر تو بیخبر ہونیکو ہے

دیکھ لی دلکی طپش دیکھو جگر کی بھی تڑپ
ہو چکے جو امین منظور نظر ہونیکو ہے

عشق کا حسرت بھری نظرین کرینگی پردہ فاش
دیدۂ مشتاق رسوائی کا گھر ہونیکو ہے

ظلم بیحد اوسکے سہکر اف نہین کرتے جو ہم
لوگ کہتے ہین فرشتہ یہ بشر ہونیکو ہے

آئینے سے بحث اودھر دل سے ادھر یہ گفتگو
ہم تو دلبر کیطرف ہین تو کدھر ہونیکو ہے

یہ لہو رونا ترا اے دل تجھے ہنسوائیگا
خندہ زن اسپر مرا زخم جگر ہونیکو ہے

رات کا جاگا کوئی سو جائے یارب میرے گھر
مین جگاؤن کہکے اوٹھو دوپہر ہونیکو ہے

۲۱۰

کیون جلال اسکو بتایا نام دلبر تمنے ہاے
نامے سے پہلے روانہ نامہ بر ہونیکو ہے

۱۱

بعد قتل الفت کا آپ اظہار رہنے دیجیے
اب یہ لپٹا کر گلے سے پیار رہنے دیجیے

دل سے یونہین دونون آنکھین چار رہنے دیجیے
آنکھ کے بیمار کو بیمار رہنے دیجیے

ذبح کرنا ہے کسی حسرت بھرے کا کیا ضرور
رک رہی جب حلق پر تلوار رہنے دیجیے

آپ کا ہر بوسہ دے قند مکرر کا مزہ
دینے مین باقی جو کچھ تکرار رہنے دیجیے

مجھسے اپنی ہر ادا پر بھی لیتے ہین وہ دل
اور یہ بھی کہتے ہین ہر بار رہنے دیجیے

حضرت دل رہتے ہین کوچے مین مزے الفت مین آپ
خیر ہمکو جان سے بیزار رہنے دیجیے

رفتہ رفتہ قیدی زلف دوتا آزاد ہون
چھوڑیے دو چار دل دو چار رہنے دیجیے

اوٹھتے جوبن کے اشارے ہین یہ ہمسے وصل مین / ہاتھ چلتے ہین تو کیون بیکار رہنے دیجیے
پردے آنکھونکے اوٹھین بے پردہ دیکھون آپکو / رہ چکا مین غافل اب ہشیار رہنے دیجیے
گھر مین آنا اک طرف ہم دلمین گھر کرنیکو ہین / اور اُفتادہ پس دیوار رہنے دیجیے

٢١١ — اوس ستمگر سے جفا کا شکوہ کیا کم ہی جلال / بس وفا کا بیجل اظہار رہنے دیجیے — ١١

شب کو جو چشم شوق سے اونکی نظر لڑی / ایک اک نگاہ اپنی بھی دو دو پہر لڑی
ہنسنے مین کسکے دانتوں سے یہ چشم تر لڑی / سلک گہر سے اشک مسلسل کی ہر لڑی
اوس جنگجو سے نامہ کا لکھوا لیا جواب / تقدیر تیری خوب مرے نامہ بر لڑی
سرکھ ہوئی جو ابر سیہ سے لٹک کے زلف / کیا برق سے چمک کے تمھاری کمر لڑی
ضایع جو آہ نیم شبی کا اثر ہوا / کیا صبحدم فلک سے دعاے سحر لڑی
آہین دہن نہ چرخ سے کھا کر شکست بھی / بھاگی ہوئی سپاہ غضب لوٹ کر لڑی
بھولے سے شکوہ مند تغافل ہوا تھا دل / تیری طرف سے یاد تری رات بھر لڑی
آنکھونسنے روتے دیکھ لیا اوسکو خون دل / قاتل کی آنکھ بزم مین جب جدھر لڑی

٢١٢ — حسرت ٹپک رہی ہی نگاہونسے اے جلال / پھر کیا کسی حسین سے تری چشم تر لڑی — ٩

امید لطف وصل اگر سے ہم نہین رکھتے / چھڑ گئے ہین نمک خور زخم پر مرہم نہین رکھتے
امانت ہی تمھاری دل ہمارا سے لیتے جاؤ تم / نہین رکھتے ہم اپنے پاس جو ہم نہین رکھتے
جو اک ہمدرد ہی اپنا تو درد دل جدائی مین / سوا آہ جگر کے دوسرا ہمدم نہین رکھتے
ملائیگا کہانتک خاک مین تو اے فلک دیکھین / بہت سی حسرتین رکھتے ہین عاشق کم نہین رکھتے
خوشا تقدیر جنکا مشغلہ عشق و محبت ہی / تعیش مین بسر کرتے ہین کوئی غم نہین رکھتے
پکار اوٹھا ہون حسن دوست کا مین دیکھ کر جلوہ / دو عالم کے حسین اللہ یہ عالم نہین رکھتے

ادا ہوتی ہین محبین او منین جو رہین لگاوٹ کی
دکھاتا ہی یہان بھی سیر ہفت اقلیم اک ساغر
رہا کرتے ہین دل زلف پریشان مین گرا دل
رہے ترچھی نگاہ دوست یا سیدھی رہے ہمسے

یہ لاگین عاشق معشوق سب باہم نہین رکھتے
نہین پروا ہمین ہم میخوار جام جم نہین رکھتے
مزاج یار رہکر درہم و برہم نہین رکھتے
سر تسلیم وسکے روبرو کب خم نہین رکھتے

٢١٣	جلال اچھا کبھی ناشادی کہکر وہ خوش کردے نرکھے وصل سے شادان ہم اسکا غم نہین رکھتے	١١

چھپا لاکھ راز عشق افشا ہو ہی جاتا ہی
پری دیونمین رہکر آدمی بنتا ہی دیوانہ
جو نکلے دم تو کب ہوتا ہی سدرہ ہجوم غم
نظارہ محو کر دیتا ہی حسن حیرت افزا کا
نہو برہم جو بوسہ بے اجازت لے لیا مین نے
جلا سکتا نہو تم کہکے گو معشوق عاشق کو
ستم کب ونکے یاد آتے ہین انکے لطف کیسے آگے
تڑپکر دل نکل پڑتا ہی میرا سامنے اونکے

اگر چپ بھی رہے عاشق تو رسوا ہو ہی جاتا ہی
گریبان پھاڑنے لگتا ہی سودا ہو ہی جاتا ہی
کچھ آخر بھیڑ چھٹ جاتی ہی پرچھا ہو ہی جاتا ہی
حسینونکا تماشائی تماشا ہو ہی جاتا ہی
چلو جانے دو بیتابی مین ایسا ہو ہی جاتا ہی
لب جانبخش سے لیکن مسیحا ہو ہی جاتا ہی
مگر بھولے سے پھر بھی کوئی شکوا ہو ہی جاتا ہی
کسی پہلو سے اظہار تمنا ہو ہی جاتا ہی

٢١۴	کرے گو بیوفائی عاشق و معشوق دونو نسے دل شیدا جلال آخر کسیکا ہو ہی جاتا ہی	٩

جب آنکھ اوس روے خندان سے لڑی ہی
یہ کس مہتاب کی میت گڑی ہے
گذرتی ہی تڑپ کر جو گھڑی ہے
اجل مانگے سے آجاتی ہو جسمین
قیامت کے ہین یہ خوش چشم بیباک

مری تقدیر مجھسے بس بڑی ہے
کہ زیر خاک اک ہلچل پڑی ہے
مرے دلبر یہ کیا آفت پڑی ہے
کوئی فرقت کی ایسی بھی گھڑی ہے
بڑی آنکھونمین شوخی بھی بڑی ہے

بنے ہین پاؤن کی زنجیر جادے — مرے صحرا کی ہر منزل کڑی ہے
کہون درد نہان عیسی سے کیونکر — اجل ہٹتی نہین سر پر کھڑی ہے
پڑا رہنے دے تو اے مجمع یاس — جو دل مین کوئی امید آپڑی ہے
نکلتا ہے کہین اٹکا ہوا دم — کبھی آسان نہو یہ وہ اڑی ہے
شب وصل آ لئے میرے گھر تو چھپکر — سحر دیوار کے پیچھے کھڑی ہے
بڑے ہین لاکھ میرے جرم لیکن — تری رحمت بہت یارب بڑی ہے
کلیم اک لن ترانی کی سی آواز — ہمارے گوش دل مین بھی پڑی ہے

۲۱۵	جلال اک جستجو ہی در پئے صلح تری تقدیر اب شاید لڑی ہے	۱۲

کبھی جو ہمسے کبھی غیر سے دوچار رہے — پھر اوس نگاہ کا کیا دلکو اعتبار رہے
کسیکے آنیکا تا حشر انتظار رہے — نکلے جسم سے آنکھوں مین جان زار رہے
تمھین دیا ہے کہ دل اور کو نہین کچھ یاد — یہ بھول چوک بھی یارونکی یادگار رہے
جب آپ ڈھونڈھ چلے ڈھونڈھتی ہین آنکھین — کہ تھک کے بیٹھنے پر بھی تلاش یار رہے
تمھارا ہاتھ ہو سینہ پر اس سے کیا تمکو — قرار لے دل شیدا کہ بیقرار رہے
ملائین خاک مین یون نیچی نظرین عاشق کو — کہ حشر تک تہ و بالا تہ مزار رہے
پھری جو اونکی نظر پھیر لینگے دل ہم بھی — اب ایسین دل کا رہے یا نہ اعتبار رہے
نکلے دل سے کسیکو تو پھونک دے اے آہ — ہمین رہین کہ یہ چرخ ستم شعار رہے

۲۱۶	ہجوم یاس ہو کچھ کم تو نکلے حسرت دل جلال بس ہم اسی کے امیدوار رہے	۹

گو دل دکھا کے دی نہ اجازت وہ آہ کی — برپا کریگی حشر یہ جب دادخواہ کی
بجلی گرائے یون کبھی شوخی نگاہ کی — عاشق ہو جلکے خاک تری جلوہ گاہ کی

الفت مین آنسوؤنکا تو کرلین کچھ امتحان
حسرت ابھی نہ آنکھ سے ٹپکے نگاہ کی

رہنا نہ میرے غم مین پریشان بعدِ مرگ
ہمکو قسم ہی میرے ہی حالِ تباہ کی

سچا ہمارا خواب ہی آنکھین کہا کرین
کہتا ہی دل سند نہین جھوٹے گواہ کی

دلمین گذر کرو مری آنکھون مین گھر کرو
دو ایک راہین اور بھی ہین رسم و راہ کی

آخر ڈبو دیا دلِ کافر نے عشق مین
اس ناخدا نے ناؤ ہماری تباہ کی

احسان خوفِ پرسشِ روزِ جزا کے ہین
رنگت سفید ہو گئی مجھ روسیاہ کی

۹	اچھا کیا جلال جو گستاخی وسلنے کی لیکن بہت بری ہوئی عذرِ گناہ کی	۲۱۷

آفت کا گھر تری نگہِ کج نہاد ہے
فتنہ تو چشمِ شوخ کا اک خانہ زاد ہے

دلبر کی برہمی کا سبب ہے یہی یہی
مفسد ہی دل اسی کا یہ سارا فساد ہے

دل لیکے پوچھنا کہ مین کسوقت لیگیا
یہ بھول بھی کسیکی ہمین خوب یاد ہے

کیا لکھکے وہ پکارتے ہین ہمکو کیا کہین
ناشاد ہی خطاب لقب نامراد ہے

جس وقت تک خودی ہی جدائی ہی دوست سے
جب آپ سے گذر گئے پھر اتحاد ہے

جب راہ پر کچھ آئے وہ بے راہ کردیا
کیا ہمسے گردشِ فلکی کو عناد ہے

ہنستا ہی میرے دلکی تڑپ پر جگر کا زخم
ناشاد کوئی عشق مین ہی کوئی شاد ہے

کہتے ہین سنکے بیت وہ تعریفِ چشم کی
اس شعر پر تو آپکے اپنا بھی صاد ہے

۹	دل سے ہوا ہی پیرِ خرابات کا مرید رندون مین کیا جلال بھی حسنِ اعتقاد ہے	۲۱۸

نکلنے والی اگر دل کی آرزو ہوتی
نکالیے کوئی پہلو یہ جستجو ہوتی

دلو مین چھپکے جو رہنے کی ہمکو خو ہوتی
خود اپنے ڈھونڈھنے والونکی جستجو ہوتی

ہماری کوئی تو فریاد کرتی حشر بپا
اک آہ کھینچنے کی دھوم چارسو ہوتی

وہ پھول تمکو مری قبر پر چڑھانا تھا
وفا کا رنگ محبت کی خبین بو ہوتی

وقار آنکھ سے گرہی کے کچھ یہ پلتے ہین
جو ملتے خاک مین آنسو تو آبرو ہوتی

ٹپکتی حسرتِ دل اشک بنکے آخر کار
جگر کو خون مرے کر کے خود لہو ہوتی

امید وصل سے کہتا ہی ہجر یار مین دل
جو ہم نہوتے تو پیدا کبھی نہ تو ہوتی

نہ ذبح کرتے جو تم کاٹتے خود اپنا حلق
ہماری تیغ ہماری رگِ گلو ہوتی

لپٹ کے جان وہ مجھ نیمجان کی ہو جاتے
کبھی تو پوری کوئی دلکی آرزو ہوتی

۲۱۹	جو دوستی کا نہ اوس بت کی نام تو لیتا جلال خلق خدا کیون تری عدو ہوتی	۱۰

زرا تجلی طور اسپہ روبرو ہوتی
کلیم بحث چکے ہمسے گفتگو ہوتی

جو ای اجل نہ گلو گیر آکے تو ہوتی
گلے کو ہجر مین پھانسی رگِ گلو ہوتی

عزیز ایسی مرے دلکو ہی عجب کیا تھا
جو آرزو نہ نکلنے کی آرزو ہوتی

عبث تھی یار کی تصویر سے شکایتِ یار
جو بولتی نہین کیا اوس سے گفتگو ہوتی

ضرور لیتے ہم اوس بت سے وصل کا اقرار
یہ چپ تو پھر ہی انکار ہی کی خو ہوتی

وہ ڈال دیتے دوپٹا جو اپنا میت پر
مرے کفن مین عجب بھینی بھینی بو ہوتی

جب اوٹھکے جاتے کہ دم توڑ لیتے ہم نزع
جو ہونی تھی وہ تمھارے ہی روبرو ہوتی

وہ درد دوست تھے ہرگز نکالتے نہ تجھے
جو آشکار بھی او دلکی پھانس تو ہوتی

وہ کاش کوس ہی جاتے کبھی کبھی آکر
کہ مرنیوالون کو جینے کی آرزو ہوتی

زبان دانتون سے کیون منھ مین لیکے کاٹ نہ لی
کہ قطع وصل مین شکوون کی گفتگو ہوتی

۲۲۰	ہمین وفا ہی مین پورا وہ بیوفا کہتا جلال یون ہین کوئی پوری آرزو ہوتی	۱۱

بتون کے عشق کا تا زندگی نباہ رہے
یہ عہد ہمنے کیا ہی خدا گواہ رہے

تلاش یار مین تنہا نہ دل تباہ رہے — شریک اوسکے پریشانی نگاہ رہے
نہ آیا شکوۂ سوز جگر کبھی لب تک — جلی زبان کا چھالا ہر اک گواہ رہے
وہی ہین آنکھین جو ہون جھکے پائمال کہین — وہ دل ہی خاک مین ملکر جو فرش راہ رہے
بتو خدا مجھے توفیق دے یہ حشر مین بھی — مین کچھ نہ بولون مری چپ ہی دادخواہ رہے
حواس گم شدہ پھر کر جو آئین پوچھین ہم — کدھر بھٹکتے پھرے تم کہان تباہ رہے
کہین وہ ہمسے دم نزع بھی نہون روپوش — بہت چھپی ہوئی حسرت بھری نگاہ رہے
ندینا ایک جواب الفغان کہتا ہی — ہزار روز جزا پرسش گناہ رہے

٢٢١	جفاے دوست پرُ اُف بھی جو نکلی منھ سے جلال وفا سے اپنے نہایت ہی غدر خواہ رہے	٩

ستم ہی ہمسے پھری لطف کی نگاہ رہے — گناہگار وہ ٹھہرے جو بیگناہ رہے
بغیر چرخ کے پھونکے نہ اپنی آہ رہے — ہمین جہان مین ہین یا یہ روسیاہ رہے
جو مثل طور ہوے جلکے خاک ہم تو ہوے — کلیم یار کی آباد جلوہ گاہ رہے
نکل چکے کہین آنکھون مین رک گیا ہی جو دم — اب انتظار کسیکا نہ سد راہ رہے
چلے ہین مجکو وہ جھوٹی تسلیان دیکر — تڑپ مرے دل بیتاب کی گواہ رہے
وہ شاد رکھے تمھین دل کو رکھو تم آباد — چلو تباہ رہے ہم اگر تباہ رہے
رہیگی رحمت حق دور زاہدو تمسے — گناہ ہی یہ تمھارا کہ بیگناہ رہے
نہ منھ چھپایے شباب اسقدر بھی پیری مین — سفید بالون مین ایک آدھ تو سیاہ رہے

٢٢٢	گئی جو گوش فلک تک لگا گئی کچھ آگ جلال دل ہی مین بس ولولونکی آہ رہے	٩

کیون نہ بڑھکر اوسکو روکا وقت رخصت رہ گئی — دیکھتی ہی اونگاہ یاس وحسرت رہ گئی
دلربا خواہان جان ہین یہ محبت رہ گئی — دوست دشمن بنگئے کیا رسم الفت رہ گئی

کہا اجل سے بھی مری اوس بیوفا نے کہدیا
آتے آتے اسطرف وہ بیمروت رہگئی

پہلے سر کٹکر ہمارا پاسے قاتل پر گرا
سرفروشون مین ہماری آج غرت رہگئی

دوست کے دلمین جگہہ جب مین اپنے کر سکا
بنکے میری جانشین میری عداوت رہگئی

حال پر میرے تباہی کی ہے بس حالت تباہ
اک گریبان پھاڑنیوالون مین وحشت رہگئی

کوے جانان سے چلے اوٹھکر جو اپنے گھر کو ہم
ناتوانی ساتھ آئی تاب وطاقت رہگئی

حشر تک یہ بھی رہے گی اک یادگار خلق
مرمٹونکی ہے سر کوچہ مین جو تربت رہگئی

یاد آیا جب ستم کوئی اونھین ہم آئے یاد
لطف اسکا نام ہے اب یہ عنایت رہگئی

ایکدن مارے پڑینگے کوے قاتل مین ضرور
آرزوے قتل اگر دلمین سلامت رہگئی

اپنے کشتے کیا جلا سکتے نہین ٹھوکر سے تم
مردے زندہ کرنیوالی پس قیامت رہگئی

جب کہا تو اے پری انسان نہین بولا وہ شوخ
آپ ہی مین تو فقط اک آدمیت رہگئی

عجمین اوسمین تھا جو قصہ اوسکا طول ایسا کھنچا
بنگیا جسکا اک فسانہ حکایت رہگئی

کسنے آہ سر کھینچی آج پڑھکر فاتحہ
جلتے ہی مجھکو کچھ اپنی شمع تربت رہگئی

۲۲۳ — بوسے کا تو مانگنا اوس شوخ سے چھوڑا جلال
گالیان کچھ چھیڑکر سننے کی عادت رہگئی — ۱۵

جان لیوا بتونکی الفت ہے
مٹینگے جو دل سلامت ہے

اوسکے کوچہ مین جسکی تربت ہے
وہ لحد قابل زیارت ہے

باتین کرتے تھے یا وہ ہوگئے چپ
بنگئے بت خدا کی قدرت ہے

ہم گریبان پھاڑین تم یہ کہو
عشق انکو نہین ہے وحشت ہے

مانع عشق دوست ہون اوسکو
مجکو دشمن سے بھی محبت ہے

قبر پر میری بیٹھکر پس دفن
نہین اوٹھتے وہ کیا قیامت ہے

نام پایا ہے بے نشان ہوکر
کیسی مٹنے کی اپنے شہرت ہے

دلجلونکی لحد کی ہی یہ شناخت
شعلہ آہ شمع تربت ہے

زندہ کر دو پھر اپنے کشتونکو
گو جلانا خلاف عادت ہے

دیکھے چشم عتاب ہی سے ہمین
عین اوشوخ کی عنایت ہے

دیکے دل تمسے مانگتے ہین جو ہم
اوس سے ایسی ہی کچھ ضرورت ہے

دونی ہوجاتی ہی تسلّی سے
کیا یہ دلکی تڑپ پر آفت ہے

ٹھوکرین مارتے نہین چلتے
آگے دیکھو کیسی تربت ہے

سر تین میری کیا نکالو گے
پوچھ ہی لو اسی کی حسرت ہے

۲۲۴	غیر کے گھر نہ وہ گئے ہون جلال آج کچھ غیر مری حالت ہے	۱۵

جدا کیا ہی اگر سر لگاؤ ٹھوکر بھی
قضا بھی ہاتھ ہماری سے ملے مقدر بھی

تڑپ کے وقت رہے کچھ دباؤ دلپر بھی
جہان ہی ہاتھ وہان صبر کا ہو تیغ پر بھی

خدا سے کہتے ہین بت ہی کہ رحم کر اسپر
نہوگا عاشقو نمین کوئی ہمسا مضطر بھی

وہ کھکے اوٹھ گئے پہلو سے دم نکلتے وقت
کہ بیٹھنا ہی ہمین شاق ابتو دم بھر بھی

ملا کے خاک مین بھی آپ ہمسے صاف نہین
کہین چھپائے سے چھپتے ہین میلے تیور بھی

خدا گواہ کہ ہم اوس صنم کے بندے ہین
جو بے نیاز بھی ہی اور بندہ پرور بھی

وہ خون کرکے مرا چھپ رہے مرے دلمین
نڈر بھی ہین بہت اور انتہا کا ہی ڈر بھی

برائیان نہ ہماری سہی ہونگی کہتے ہین وہ
کوئی ملا نہ کہین اچھا جو ہمسے بہتر بھی

جو تھی وہی دل عاشق کی تڑپ پس دفن
لحد کے تختے بھی ولے پڑے ہین پتھر بھی

خوشی سے جبر اوٹھاتے ہین ہم ترے ورنہ
کچھ اختیار ابھی تک ہے اپنے دلبر بھی

۲۲۵	وہ در پر اپنے پڑے دیکھکر یہ پوچھتے ہین ارے جلال کبھی تھا کہین ترا گھر بھی	۱۱

اندھیر ہی کسیکی ملاقات کے لیے
ہمسے دوشالہ مانگو تم اک رات کے لیے

غیر آئین کیون تمھاری ملاقات کے لیے
تجویز ہم ہون اونکی مدارات کے لیے

کہتے ہین منھ ہٹایئے بس مین سمجھ گیا
سرگوشیان ہین مجھسے یہ جس بات کے لیے

صدقے کرون مین دلکو جو رد ہو بلاے عشق
ہوتا ہی مال جانکی خیرات کے لیے

رکھتے ہی پاؤن میکدہ مین شیخ تھا جوان
پھر بھی قدم نہ پیر خرابات کے لیے

ای روز وصل یار شب وصل بھی دکھا
اسدن کی تھین دعائین اسی رات کے لیے

گھر سے کبھی یہ کہکے بھی حاجت نکالتی
نکلو تلاش قاضی حاجات کے لیے

کہتا ہون رات بھر دل بیتاب سے ٹھہر
اوٹھنے دے میرے ہاتھ مناجات کے لیے

دلکی لگی بجھائین جو آنسو کہان ہین وہ
بجلی تڑپکے رہگئی برسات کے لیے

اچھا دیا ہی بوسہ لب پھیر لیجیے
برہم ہین آپ اتنی ہی سی بات کے لیے

کافی ہی میرے سر کو تری ٹھوکر ایک بھی
دونون جہان مین فخر و مباہات کے لیے

کہتے ہین سینہ دیکھکے اونکا حسین دہر
محرم ہوئی ہی خلق اسی گات کے لیے

اوٹھتے ہی اونکے دفعتًا اوٹھے جہان سے ہم
حیلہ ہوا یہ مرگ مفاجات کے لیے

آنے سے ہی یہ اونکی غرض اب نہ آئینگے
مجھسے ملے ہین ترک ملاقات کے لیے

زاہد چھلک رہی ہی شراب طہور بھی
کوثر مین سرخم ہی شان خرابات کے لیے

اسنون چیخ سکے ہین ہم روز حشر تک
گردش کو اپنے چھوڑدے اک رات کے لیے

۲۲۶

وہ بھی زبان پہ کبھی آجائیگی جلال
باتین کسیکی سنتے ہین جس بات کے لیے

۱۷

لازم ہی چشم و دلکو تدبیر اپنی اپنی
پھر عشق جو دکھائے تقدیر اپنی اپنی

آہ و فغان دکھائین تاثیر اپنی اپنی
فرقت مین آزمائین تقدیر اپنی اپنی

ملتا ہی اونکے دعوی زیبا نہین حسینو
رکھ رکھکے اپنے آگے تصویر اپنی اپنی

میرے تڑپتے فقرے کہتے ہین قاصد سے
باندھو کمر مین کسکے تحریر اپنی

آئے اجل نہ عیسی بے موت ہی مرینگے
دونون کو ہو مبارک تاخیر اپنی

ہلتی ہی کس صدا پر زنجیر عرش دیکھین
ہم تم ہلائین مجنون زنجیر اپنی

کہدونگا مین بھی آخر جو کچھ سمجھ چکا ہون
ناصح تمام کرلین تقریر اپنی

پیدا ہے پردہ نادم فریاد پر خجل ہم
دونون جتا رہے ہین تقصیر اپنی

ہم کچھ سزا نہ سوچو خود مجرم محبت
تجویز کر چکے ہین تعزیر اپنی

دل کوئی تاکتا ہے کوئی جگر ہمارا
جا ڈھونڈھتے ہین تیرے سب تیر اپنی

جو اوس گلی مین آیا وہ ہو گیا وہین کا
بھولے ہوئے ہین اپنی رہگیر اپنی

صحت مریض غم کو تقدیر ہی سے ہوگی
بس کر چکے اطبا تدبیر اپنی

نامہ مجھے وہ بھیجین ہو بیچ مرے عدو کو
لکھا یہ اپنا اپنا تقدیر اپنی

مجنونکا اور میرا کیا کھینچے جو نقشا
پہچانتا ہو مشکل تصویر اپنی

۲۲۷	آہین ہو مین کہ نالے جب ہی جلال نکلے دل ہی مین چھوڑ آئے تاثیر اپنی	۱۵

کہین سمجھے ہین دیوانے یہ عاقل سمجھتا ہے
محبت مین کسے سمجھایئے کب دل سمجھتا ہے

جو سمجھاتا ہے ناصح کب ہمارا دل سمجھتا ہے
نہ یہ نادان سمجھتا ہے نہ وہ جاہل سمجھتا ہے

جگر کیون عشق مین بیتاب ہے کچھ دل سمجھتا ہے
کہ بسمل کے تڑپنے کا سبب بسمل سمجھتا ہے

کھنچا ہے ہمسے کیون قاتل یہ اوسکی تیغ ہی جانے
رکا ہے چلکے کیون خنجر اسے قاتل سمجھتا ہے

بٹھا دیتی ہے ٹھوکر رہرو راہ محبت کو
جہان لغزش گرا دے یہ اوسے منزل سمجھتا ہے

تجھے در پردہ لیلی ڈھونڈھتی پھرتی ہے خود مجنون
یہ پردہ شوق کا ہے تو جسے محمل سمجھتا ہے

چراغ حسن ہو یا شمع اوسکو گرکے جلجانا
لگی مین کچھ نہین پروانہ محفل سمجھتا ہے

کیئے جا تو ستم اچھا مگر انصاف او ظالم
ترا عاشق صنم اللہ کو عادل سمجھتا ہے

تسلی اسلیے دیتے ہین وہ تا او رین پون	ٹھہر جانیکو دل لگے اضطراب دل سمجھتا ہی
دیا ہی جب سے دل شامل ہو ہین ان رونین	خوشا قسمت وہ ہمکو بھی کسی قابل سمجھتا ہی
ہم اپنا خود گلا کاٹین جو تجسے کٹ نہ سکتا ہو	بہت آسان ہی تو جس کام کو مشکل سمجھتا ہی
بہت ہشیار کردیتی ہی بیہوشی محبت کی	وہ خود ہی بیخبر ہی جو مجھے غافل سمجھتا ہی

۲۲۸ — جلال ان دونونکا جھگڑا جدا ہی جو فیصل ہو / نہ سمجھائے سے کچھ دلبر نہ اپنا دل سمجھتا ہی — ۱۳

لاکھ تم ہو قریب تر دل سے	پھر بہت دور ہم ہین منزل سے
کچھ یاس لڑکے قاتل سے	ذبح بھی ہونے دیگی مشکل سے
صبر آتا ہی جا کے مشکل سے	ہاتھ اوٹھا لیجیے مرے دل سے
یہی حسرت نکال دو میری	خود نکالو تم اپنی محفل سے
قیس خود گم ہوا ہی ای لیلے	ڈھونڈھا او سے تو نکلے محمل سے
دشمن جان وہ ہی تو ہو ناصح	دوست ایسا ملیگا مشکل سے
ہمکو مطلق خبر نہین اپنی	بیخودی ہوشیار غافل سے
تم جو شکوہ نہ آئے شمعین بھی	کیا اوٹھی ہین اودا س محفل سے
بحر الفت کے ڈوبنے والے	خود کنارہ کیے ہین ساحل سے
نہ نکلنا تڑپ کے رہ جانا	دل نے سیکھا ہی جان بسمل سے
ہجر مین یاس وصل کا احسان	خود امیدین نکل گئین دل سے
اودنسے کہتا ہون اپنی جو مشکل	کہتے ہین سہل ہو گی مشکل سے

۲۲۹ — سخت جان فراق دوست جلال / جان دیتے ہین سخت مشکل سے — ۱۳

جفائے دوست کا شکوا ہی کیا ہے	یہ ہوتی آئی ہی بیجا ہی کہا ہے

مرے بے صبر دلکو آپکا صبر — دلاسون سے ترے ہوتا ہی کیا ہے
جب اوسکو لکھ چکے خط شوق بولا — نہ روکو ہاتھ ابھی لکھا ہی کیا ہے
یہین ہوجاے فیصل حشر کیسا — ہمارا آپکا جھگڑا ہی کیا ہے
ملا ہے تو کوئی پردہ نشین آنکھ — خود اوٹھ جائیگا یہ پردا ہی کیا ہے
وہ بگڑے ہین بناوٹ سے شب وصل — بنی ہر بات ابھی بگڑا ہی کیا ہے
پریشانی بھی ہی اولجھن بھی دلکو — فقط اک زلف کا سودا ہی کیا ہے
ادھر سب مطلب دل کہہ گذرنا — ادھر کچھ بھی نہین بس کیا ہی کیا ہے

٢٢٣	جمال یار مین ہین لاکھ جلوے جلال ان آنکھون نے دیکھا ہی کیا ہے	٩

کسی سے ہمکو بھی الفت کبھی تھی — ہمارے عشق کی شہرت کبھی تھی
تصور مین کوئی صورت کبھی تھی — ہمین سکتہ کبھی حیرت کبھی تھی
اب اونکی یاد تڑپانا بھی بھولی — تسلی دینے کی عادت کبھی تھی
ملا کر خاک مین وہ پوچھتے ہین — ترے دلمین کوئی حسرت کبھی تھی
بہت کھنچنے ندیتی تھی او سے دور — کشش مین اپنی کچھ ہمت کبھی تھی
ترے کوچہ مین کوئی مرمٹا تھا — یہان اک شخص کی تربت کبھی تھی
لہو ہوہو کے کب کا بہگیا دل — سرشک چشم مین رنگت کبھی تھی
بٹھا دیتا ہی جب اوٹھتے ہین گھر سے — تری اے ضعف یہ طاقت کبھی تھی
لپٹ جاتا ہی سینہ سے کسیکے — جواب ہی دلکو یہ جرأت کبھی تھی
جگر کا درد آرہتا تھا دل مین — بہم دونومین اک شرکت کبھی تھی
تمہاری بزم مین آئینہ تھے ہم — تماشا اپنی بھی حیرت کبھی تھی
دل بیتاب پر بھی اوسکی تصویر — یہ اک تسکین کی صورت کبھی تھی

ٹپکتا ہی یہ ابتک چشم تر سے | کسیکی دید کی حسرت کبھی تھی
گریبان پھاڑنے پر بیرے بولے | تمھین آگے بھی اک وحشت کبھی تھی

۲۳۱	جلال اس دلکو خوش کر لیتے تھے ہم ہجوم غم سے جب فرصت کبھی تھی	۱۵

دلکو ہر دم پرسش جرم تمنا ہمسے ہے | خون دلبر لیکے کیا ہی اور دعوا ہمسے ہے
قول خاموشی کا ہی الفت کا شہرہ ہمسے ہے | مالے کہتے ہین تمھارا بول بالا ہمسے ہے
داغ جو اونسے مانگتا ہو منین تو خود کہتا ہی دل | کچھ بتاؤ تو تمھین کیا کام ایسا ہمسے ہے
ہوگیا خون جگر آنسو ٹپکتے ہین جو سرخ | کھل گیا ای چشم تر بیکار پردا ہمسے ہے
کہتے ہین ہم او تیری آرزو بر لائینگے | ولے نادانی اگر اسکی تمنا ہمسے ہے
پھر عرض مدعا جب ہین ہوا خلوت طلب | ہنسکے بولے لکھکے دو جو تمکو کہنا ہمسے ہے
چٹکیان لینے کی دل سے مانگتے ہو داد بھی | پھر جو اون کر بیٹھتا ہی اسکا شکوا ہمسے ہے
وصل مین بدل نکر پیش اوسکو آگے یار کے | پھر کبھی جائیگا جو تجسے جھگڑا ہمسے ہے

۲۳۲	موت اگر آئی شب فرقت تو بہتر تھا جلال آج ہی اوسکو وفا کرنی جو وعدہ ہمسے ہے	۹

تصور مین ہین پھر کچھ ادائین تمھاری | ابھی سن لے رہے تھے بلائین تمھاری
یہ کہتی ہین ہمسے جفائین تمھاری | نہین باز آتین وفائین تمھاری
بگڑ ہی کے ہمسے کبھی کوئی کہتا | ادھر آؤ بگڑی بنائین تمھاری
ادھر رات کو تھے بلند اپنے نالے | ادھر قہقہونکی صدائین تمھاری
تڑپ دلکی کہتی ہی ہمسکو دعا دو | کہ سن لین خدا نے دعائین تمھاری
کہو حضرت دل اگر کوئی پوچھے | تو ہم آرزو کیا بتائین تمھاری
جلال کہکے دل حسرتون نے جو گھیرا | مبارک تمھین کو بلائین تمھاری

جفا کرنے یون اک ستمگر کا کہنا	مٹا دینگی تمکو وفائین تمہاری

٢٣٣	جلال انکو اپنا عدو ہی بنا لو چلو دوستی آزمائین تمہاری	٩

کیون وصل مین بھی آنکھ ملائی نہین جاتی	وہ فرق دلونکا وہ جدائی نہین جاتی
کیا دھوم بھی نالون سے مچائی نہین جاتی	سوتی ہوئی تقدیر جگائی نہین جاتی
کچھ شکوہ نہ کرتے نہ بگڑتا وہ شب وصل	اب ہمسے کوئی بات بنائی نہین جاتی
جائے بھی وہان اور یہان پھر کے بھی آئے	قاصد کی وہ رفتار ہی پائی نہین جاتی
کہتے ہین کہ کسطرح نکالے کوئی اوسکو	جب پھانس کلیجے کی دکھائی نہین جاتی
دیکھو تو ذرا خاک مین ہم ملتے ہین کیونکر	یہ نیچی نگہ اب بھی اوٹھائی نہین جاتی
کہتی ہے شب ہجر بہت زندہ رہوگے	مانگا کرو تم موت ابھی آئی نہین جاتی
وہ ہمسے مکدر ہین تو ہم اونسے مکدر	کہدیتے ہین صاف اپنی صفائی نہین جاتی
ہم صلح بھی کر لین تو چلی جاتی ہے ان مین	باہم دل و دلبر کی لڑائی نہین جاتی
خود دل مین چلے آوگے جب قصد کروگے	یہ راہ بتانے سے بتائی نہین جاتی
کیا ہوتا ہے اب ہمسے بھلائی جو کرے غیر	آجاتی ہے جب دل مین برائی نہین جاتی
صدقے مین بھی گو لینے نہ صیاد نے چھوڑا	اسیر بھی تو امید رہائی نہین جاتی

٢٣٤	چھپتی ہے جلال آنکھونمین کب حسرت دیدار سو پردے اگر ہون تو چھپائی نہین جاتی	١٣

حضرت دل اوس صنم کے گھر چلے	لو خدا حافظ یہ فرما کر چلے
آئے وقت نزع احسان کر چلے	تم سلامت مرنے والے مر چلے
داغ حسرت اونسے پایا کھو کے دل	دیکے چلے کیا ہائے کیا لیکر چلے
رنگ صحبت کا دے ساقی کچھ اور	شیشے اوٹھے بزم سے ساغر چلے

رات بھر شانہ وہان زلفون مین تھا — صبح تک آرے یہان سر پر چلے
قبر پر آئے بھی عاشق کے تو کیا — بس لگا کر آپ اک ٹھوکر چلے
کوہکن پر عشق مین ٹوٹے پہاڑ — سختیونکے قیس پر پتھر چلے
پوچھتا ہی ضعف سے منزل مین شوق — جو نہ چل سکتے تھے وہ کیونکر چلے

۲۳۵	شکل گل خندان یہان ہکر جلال شبنم آسا ہم بچشم تر چلے	۹

جلد کاٹے حلق یا رک کر چلے — جسطرح چاہے ترا خنجر چلے
تم مرا پہلو جو خالی کر چلے — دل کے پھوٹے آبلے بھر بھر چلے
جب چلو تم ناز سے پیچھے ہون ہم — آگے آگے فتنۂ محشر چلے
بزم رندان مین ہی جانیکا یہ لطف — محتسب تھوڑی بہت پیکر چلے
اوٹھتی ہی خاک اپنی اوس کوچہ سے کب — خاک اوڑاتی لاکھ یہ صرصر چلے
یہ چلی مستانہ چال اپنا ثبات — تھا سنا ہم اے پری پیکر چلے
سیر از خود رفتگی کی دیکھیے — وہ یہان آگے ہم اونکے گھر چلے
دیکھ لین دم سینہ پر رکھکر وہ ہاتھ — اور سانس اپنی ابھی دم بھر چلے

۲۳۶	آکے اونکا نزع مین کہنا جلال کیون ٹرے ہے تم بیوفا ہو کر چلے	۹

ہم کہتے ہین بدنام کیا تمکو جفا نے — قول اونکا ہی جو چاہا کیا تیری وفا نے
اوس بت نے کبھی ہمکو بلایا نہ خدا نے — ایسون کو اجل نے بھی لگایا نہ ٹھکانے
امید بر آنیکی کوئی راہ نہ نکلی — لو ترک کیا دل سے نکلنا ہی دعا نے
اونکا یہ مرے پوچھنے پر ناز سے کہنا — کیا جانئے ترے دلکو لیا ہی کس ادا نے
کیون وصل مین نیچی ہوئین بیباک نگاہین — جھک کر یہ کہا کیا تری شوخی سے حیا نے

گرتا تمھارہ شوق مین ٹھوکر سے نے سنبھالا
ہاتھ آکے مرا تھام لیا لغزش پا نے

کچھ سن کے ہوا ہی کوئی دیدار کا مشتاق
تڑپا دیا او پردہ نشین تیری صدا نے

دل جسکی ادا لیگئی ہی جان بھی لیگا
مدت ہوئی پیغام دیا تھا یہ قضا نے

بے گور پڑے ہین جو ترے کوچے مین او نیر
عرصہ ہی نے خاک آکے اڑالی نہ صبا نے

تم لاکھ ستاؤگے ہم اک اف نکرینگے
توفیق تبو اتنی ہمین دی ہی خدا نے

ہرگز نہ کھلا باب اثر بند ہی ایسا
دین دستکین ہر چند پے در دست دعا نے

عاشق کے مقدر کو کیا وصل مین سیدھا
کچھ ترچھی نگہ نے تری کچھ بانکی ادا نے

٢٣٣

ہر غم سے امان دی ہمین احسان شب غم کا
لاکھ آفتین ٹالی ہین جلال ایک بلا نے

١٢

گم جب سے کیے ہوش تری جلوہ گری نے
کیا کیا نہ خبردار کیا بیخبری نے

دیوانہ کہا ناز سے اک رشک پری نے
اتنا تو کیا عشق کی وحشت اثری نے

کھو دی مرے آنکھونکی شب وصل مین بھی نیند
کیا سحر کیا یار تری جادو نظری نے

کیا جانے کب آنکھونسے لہو ہوکے بہا دل
دھوکے دیئے نیرنگی خون جگری نے

اوٹھتی ہی نہین شرم سے اپنی نگہ شوق
محجوب کیا ہی یہ تری پردہ دری نے

سو جاتے تو کیون جاتے وہ کچھ رات سے اٹھکر
ٹھہرنے نہ لیا چٹکے نسیم سحری نے

جاتا کہین کچھ کہنے تو یون گم شدہ ہوتا
کھویا مجھے ای دل تری پیغامبری نے

اوٹھتا ہی نہین بیٹھکے دکھلایا ہی کیا پاؤن
آغوش عدو مین تری نازک کمری نے

کہتا ہی کہ دم تن سے نکلجائے تو جانا
روکا ہی اوٹھین ایک عدم کے سفری نے

لو مل ہی گئے حشر کے مجمع مین وہ ہمکو
پھر ڈھونڈھ نکالا تو پریشان نظری نے

سیتے کوئی چاک اپنے پھٹے دلکا ہم ای عشق
فرصت ہی نہ دی اتنی کبھی جامہ دری نے

رخصت طلب اوس سے ہوئی صبح شب وصل
کیا ہنسکے جلایا ہی چراغ سحری نے

۲۳۸ دشمن کے وہ کہنے سے جلال آتے ہین تو کیا
کیا رنج دیا ہی تری اس خوشخبری نے ۱۳

تیری سلامتی جو امید وصال ہے
مرنا فراق دوست مین اپنا محال ہے

ہمکو تو کوئی شکوہ نہ اسکا ملال ہے
اپنے ستم پر آپ کو کیون انفعال ہے

پہلو مین بیٹھکر کوی پرسان حال ہے
ای درد دیکھنا ابھی طبیعت بحال ہے

ناصح بتائین کیا ہمین جب لگ گئی ہو کیون
جسکا جواب ہی نہین وہ سوال ہے

تم چپکے چپکے دلمین لیے جاو چٹکیان
اُف بھی زبان پہ جو کرین کیا مجال ہے

کہتے ہین چلنے دیتی نہین نازکی ہمین
دل پایمال کرنیکی اک یہ بھی چال ہے

دل ہی اوٹھا رہا ہی کچھ اس چھیڑ کے مزے
ہم آہ کرکے چپ ہین پریشان حال ہے

وا انتظار مین ہی چشم کسیکے بوقت نزع
بند اے جلال دیکھ آنکھ کا ہونا محال ہے

رد ہو گئے عشق ہین بیدلی قبول
لیجائین دل وہ جانکی خیرات مال ہے

مجھ مرتے کی قبر کا پوچھین نشان نہ دوست
در پر ہی اوسکے ور بہت پایمال ہے

اللہ رے مجکو وصل مین بہارات کی خوشی
وہ اور یہ کہین ہمین تمسے ملال ہے

شکوہ ستم کا ہمنے کیا کیا ستم کیا
شرمندگی کا انکی بڑا انفعال ہے

چونکی اک آکے لیگئے ہو جسکے خواب مین
اس خفتہ بخت کا بھی تمہین کچھ خیال ہے

تصویر یار تو تو ہمین کچھ جواب دے
تجھسے بھی ایک مُہر بلب کا سوال ہے

۲۳۹ گفتار شوخ کا تری کیا پوچھنا جلال
منہ چومتا ہی نطق عجب بول چال ہے ۱۵

بھلا رہا ہون دلکو کسیکے خیال سے
در پردہ چھیڑ چھاڑ ہی اک خوشجمال سے

کیا حاصل اوسکے روبرو اظہار حال سے
قسمت جواب دیتی ہی پہلے سوال سے

مجکو بھی خاک مین وہ ملائینگے چال سے
کچھ شور ہین میرے دل پایمال سے

چپ لگ گئی ہی ای دل شیدا تجھے یہ کیون
کمبخت کچھ تو کہہ کسی پرسان حال سے

یہ نشتر انیان ب اوسکی تھین ای کلیم
واقف ہین خوب یار کی ہم بول چال سے

اللہ ری اپنے تیر ذکی او ترک جستجو
فرصت ملی ہمین پہ کنے ہمین یہ کھال سے

لے نکلے اپنے ساتھ شب غم اسے بھی دل
گھبرا رہی ہی جان ہجوم ملال سے

اوس شوخ کا ہی عذر ستم اور اک ستم
شوخی دو چند ہو گئی ہی انفعال سے

ٹھکرائی کسنے قبر ہماری کہ ہی بلند
آواز مرحبا لحد پائمال سے

دیکھا ہی اونکو خواب مین مہمان کیسے گھر
تعبیر اسکی لینگے انھین کے خیال سے

پینے سے کام میکش عرفان کو زاہدو
مطلب سے آ نہین ہی حرام و حلال سے

جھگڑا ہمارا آپکا ہو جائے طے یہین
در گذرے روز حشر کے ہم انفصال سے

دیدہ و زبان منھ مین کہ پھر کچھ نہ کہہ سکین
مانع ہو ہمکو وصل مین لو عرض حال سے

۲۴ اک خوش جمال بت کا یہ بندہ ازل سے ہی
منکر نکیر پوچھتے ہین کیا جلال سے ۱۴

کب پھنسا کوئی دل وہ کیا جانے
گیسوے یار کی بلا جانے

دل ہی کس بت کا بندہ کیا جانے
یہ وہی بندۂ خدا جانے

کیون ہم اچھا جسے سب سمجھتے ہون
بخت بد وہ ہمین برا جانے

لاکھ تا عرش پہنچے نالۂ دل
آپ کو پھر بھی نارسا جانے

کوچۂ عشق مین جو رکھے پاؤن
دل گرہ کو رہنما جانے

ناز دلبر اگرچہ ہون جان بخش
ہر ادا کو مگر قضا جانے

کہتے ہین میرے عشق کا بیمار
کوسنے کو مرے دعا جانے

یہ زخود رفتگی شوق سمجھے
لیچلی ہی کدھر خدا جانے

والے نادانی اوسکی جو دلبر
بیوفا دل کو باوفا جانے

آؤ لیلون بلائین پھر توکہو | کون ہو تم مری بلا جانے

۲۴۱	عشق بندہ بنائے جبکا جلال بُت نہ سمجھے اوسے خدا جانے	۱۱

محبت کو لازم ہی دیوانہ پن بھی | جہان دل بھٹے چاک ہو پیرہن بھی
نرالے ہین الفت مین ڈھنگ چلن بھی | یہی راہبر ہے یہی راہزن بھی
کئے ہین کہین کوہ بیخ و محن بھی | مگر حضرت دیوانہ تھا کوہکن بھی
بہت جو رگلچین سے تنگ آگئے ہین | قفس ہو گیا ہے ہمین تو چمن بھی
کبھی آکے دو پھول وہ رکھ گیا تھا | لحد بھی مہکتی ہے اتبک کفن بھی
غم دل نکلتا تھا دل سے نہ نکلا | عجب چیز ہوتی ہے حب وطن بھی
عدو جانکا مفت اونکو بنایا | کہا تھا کہین پیار مین جانِ من بھی
عجب لذت وصل کے ہین کرشمے | زبان منہ مین دیتے ہین بے دہن بھی
جو خوش چشم ہین اونکا شیوہ ہے وحشت | ہمین دیکھکر بھاگتے ہین ہرن بھی
جسے لی تو بانکی ادا پر بتون کی | طبیعت مین ہے اپنی اک بانکپن بھی
ہری اک نگہ مین ہین دولاکھ جادو | سمایا ہے تو بھی تری انجمن بھی
مرا ہاتھ اور اوس پری کا گریبان | کہان سے یہ ہوتا ہے دیوانہ پن بھی
اسیر قفس اب تو ہین ہمصفیر و | کبھی لوگ کہتے تھے مرغ چمن بھی
ملین خاک مین ہم تو کوئے بتان کی | الٰہی وہی گور بھی ہو کفن بھی

۲۴۲	کہا کچھ نہ حال اپنا پوچھا بہت کچھ نہوگا جلال آپ سا کم سخن بھی	۱۵

دل دُکھا کر مری دلداری ہے | پھر تمھین فکر دل آزاری ہے
دلبری ہے کہ دل آزاری ہے | جو ادا یار کی ہے پیاری ہے

زخم سم اک دلمین مری کاری ہے | دونون آنکھون سے لہو جاری ہے
سو رہے ہین وہ مرے بستر پر | خواب ہی یا کہ یہ بیداری ہے
کھلگئین جب سے ہوئین بند آنکھین | غفلت عشق بھی ہشیاری ہے
مجرم عشق اگر ہے تو یہ آنکھ | دیکھ لینے کی گنہگاری ہے
قابو اپنا نہین اپنے دل پر | کیسی مجبوری و ناچاری ہے
ہوش مین اپنے نہ آئے بن طلب | عشق کو کہتے ہین بیماری ہے
دل کے چور آنکھون مین گھر کرتے ہین | یہ عجب شیوہ عیاری ہے
دم کو بھی سینے سے ای نالۂ دل | لے نکل وقت مددگاری ہے
لاکھ بو جھل ہو گرانجانی ہجر | پھر دل زار ہی کچھ بھاری ہے
کہتے ہین لاکھ جفائین کرین ہم | تمسے امید وفاداری ہے

۲۴۳

دیدیا دل بت ظالم کو جلال
جان کیا تمکو نہین پیاری ہے

۱۳

ہمنے مانا وہ حجاب بھی ہے | دیکھے بے پردہ آنکھ تاب بھی ہے
بے رخی سے ادھر خطاب بھی ہے | لطف مین صورت عتاب بھی ہے
سنکے میرے سوال وصل کی رات | کچھ نہ بولا ترا جواب بھی ہے
منہ لگانا سمجھ کے دل کو مرے | ہمین اک عادت خراب بھی ہے
ہوش ہی مین حسین نہین آتے | طرفہ یہ نشۂ شباب بھی ہے
دل کو ٹھہرا کے پوچھنا اونکا | کیون کوئی خبر اضطراب بھی ہے
گو بظاہر نہ ساتھ سوئے آپ | حیلۂ ہمبستری کا خواب بھی ہے
کہتے ہین دیکھے ایک دل لوگے | کسقدر ہے تو کچھ حساب بھی ہے
میرے داغون سے رشک مہ کو نہین | جلنے والون مین آفتاب بھی ہے

مجھکو منھ ڈھانک کر وہ روتے ہین	اپنے کشتہ سے کچھ حجاب بھی ہے
پڑھکے ہوجائینگے وہ چُپ قاصد	اک مرے خط کا یہ جواب بھی ہے
قبر مین بھی نہین دیگا یہ دل	ساتھ اک جان کا عذاب بھی ہے

۲۴۴	عشق مین بڑھکے قیس سے ہے جلال یہ بڑی خانمان خراب بھی ہے	۱۳

وہ دل لیکے یون ہاے چلتے ہوے	کہ ہم رہگئے ہاتھ ملتے ہوے
نکل آؤ اکدن ٹہلتے ہوے	دکھا دین تمھین دم نکلتے ہوے
تری آنکھین جلتی ہوئی دیکھا	نہ دیکھے ہون جادو جو چلتے ہوے
نہ قابو مین ہو جو طبیعت اوسے	گرے قیس برسون سنبھلتے ہوے
جلا اوسکے جلوے سے طور اکبار	یہان عمر گزری ہے جلتے ہوے
نظر آگئے اوسکی چتون کے ساتھ	مقدر کے تیور بدلتے ہوے
بسر ہوگئی وصل کی شب یہان	کف پا آنکھون کو ملتے ہوے
طبیعت جہان آگئی آگئی	نہ دیکھا اس آفت کو ٹلتے ہوے

۲۴۵	یہ دل بستگی بد بلا ہے جلال پھنسے دل سے کم نکلتے ہوے	۹

اس سے کچھ میر ابھی ذکر اے دل ناشاد رہے	وقت پر بھول نجانا یہ زرا یاد رہے
ہمسے کتنے ہی تری راہ مین برباد رہے	تو سلامت رہے کوچہ ترا آباد رہے
پھر نہ کہنا کہ نہین مانع فریاد رہے	چٹکیان دلمین یہ لینا بھی زرا یاد رہے
قہقہے خوب لگے بے اثری پر اسکی	کیا مجھے شاد کیا خوش مری فریاد رہے
کامیابی ہے جسے کہتے ہین ناکامی عشق	خوش نصیبی ہے محبت مین جو ناشاد رہے
عرش تک دل سے نکلکر جو نہ پہونچو نہ سہی	بول بالا گر اے نالہ و فریاد رہے

دل مرا لیکے جو تم بھولے سے آئے بھول گئے
بوسہ دینا بھی نہ اللہ کرے یاد رہے

گوش زد اوس بت ظالم کے نہوتا بہتر
نارسا یون ہین الٰہی مری فریاد رہے

گھر مرا بھول بھلایان ہوا آہی شب وصل
راہ جانے ہی کی آگر نہ اونھین یاد رہے

کسی بیدرد کو مین درد سناؤن اپنا
نالہ خاموش رہے چپ ابھی فریاد رہے

قتل کرکے مجھے جلاد پکارا ہیرا
بھولئیے گا نہ یہ احسان ذرا یاد رہے

لیگئے حضرت دل ذوق ہنگامۂ عشق
درد وایذا نہ وہ اب نالہ و فریاد رہے

۲۴۶ | خیر بھولے نہین وہ میری وفاؤنکو جلال
یہ غنیمت ہی کہ جور اپنے اونھین یاد رہے | ۱۳

نئے شیوے ہین دل لبھانے کے
او دغا باز اک زمانے کے

جتنے پہلو ہین دل کے آنے کے
سب وہ حیلے ہین جان جانے کے

ہنس پڑے آج ہمسے روتے ہوئے
صدقے اس تیرے مسکرانے کے

یون تری یاد مین ہین خانہ نشین
کہین آنکے ہین نہ جانے کے

کہتے ہین آپ مین تو آؤ ذرا
حوصلے تھے یہی بلانے کے

بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑا
سنگ کو تیرے آستانے کے

قصۂ قیس و وامق و فرہاد
سب ہین ٹکڑے مرے فسانے کے

پی نہین ذرا ہو قسم لے لو
ہین گنہگار منھ لگانے کے

ہم تو دین جان دلربا یہ کہین
کچھ نہین عشق اس زمانے کے

ہمسے کہتے ہین وہ یہی ہنسکر
مانگ کر بوسہ منھ کی کھانے کے

یاد ہین کاوش مژہ کو تری
خوب ڈھب یہ چھیڑ کر رلانے کے

یہ زخود رفتگی ہماری آج
قہر دیتی ہی اونکے آنے کے

دوست اک شوخ کو بنا کے جلال

١٣	ہم عدو ہوگئے زمانے کے	٢٤٧

میرے لکھنے کی ہی شاہد عشق مین تقدیر بھی — پیش کی ہی خط پیشانی نے اک تحریر بھی

عفو بھی کرتے نہین دیتے نہین تعزیر بھی — مجرمان عشق کی آخر کوئی تقصیر بھی

یون پڑا ہی دل مرا اک رہگذر مین پایمال — ہاتھ گھڑیون ملتے ہین جسپر گڑے راہگیر بھی

ای تلاش مدعا دونون کو تو نے کھو دیا — آہ خود بھی ہو گئی گم آہ کی تاثیر بھی

وصل کی صورت نہین ممکن تو صورتگر سے کیا — کھینچ نہین سکتی ہم میری تری تصویر بھی

سو کرشمے ہین نمونکی اک نگاہ ناز مین — مونہنی بھی سحر بھی تالیف بھی تسخیر بھی

آہ جب مجنون نے کی بیچین لیلی ہو گئی — دل ہلا دیتی ہی ہلکر بے صدا زنجیر بھی

تنگ ہین جینے سے خود کاٹینگے وقیمن گلا — مارا و تاریکی یہ آخر موت کی تاخیر بھی

کاوش عشق مژہ دلکو ہمارے ہو گئی — پھانس بھی نشتر بھی برچھی بھی کمانی تیر بھی

کہتی ہی میری زبان حال اوس سے میرا حال — مدعاے دل ادا ہوتا ہی بے تقریر بھی

کون اوسکو وصل کی شب روکتا وقت سحر — سو گیا مین بھی مری جاگی ہوئی تقدیر بھی

ای تصور کھینچدے تصویر اک ایسی مجھے — دنگ رہجائے جو دیکھے صاحب تصویر بھی

کیون چھوڑتا ہی تجھے چھوڑیگا یہ بے ہولیے — خون دامنگیر ہی قاتل گریبان گیر بھی

دونون آنکھین تھین گنہگار محبت دل نتھا — مفت مین راندا گیا ہی اک بے تقصیر بھی

آپ اپنے حسن کے دیوانے ہوتے ہین حسین — انکو پہنے دیکھتا ہون طوق بھی زنجیر بھی

١٦	کوئی ہنس ہنس کر رولائے بزم مین اپنی جلال کیا نہین اس گریۂ خونین مین یہ تاثیر تھی	٢٤٨

وہ بے نیاز مین سنتے ہین التجا کسکی — قبول ہوتی ہی برسون ہان دعا کسکی

نپوچھو قتل کسے کر گئی ادا اسکی — اجل رسیدہ تھا کون آگئی قضا کسکی

کہان کہان لیے پھرتی ہی مجھکو گھر بیٹھے — تلاش ہی تجھے ای بیخودی بتا کسکی

مسیح سے بھی مراد دعشق کہتا ہی   یہین لا علاج ہون کرتے ہو تم دوا کسکی
چلا ہون لیکے مین فریاد اونکی وہ میری   اب اسمین دیکھیے پہلے سنے خدا کسکی
لگاوٹوں سے لگا لیگئی جہان دلکو   تری نگہ ہی پھرا یہ دوست آشنا کسکی
ستم کے نام سے رکھتے ہو ہاتھ کانون پر آپ   جفا کی تم سے قسم لیگئی وفا کسکی
شبیہ یار ہی دلکش بہت کہ یار ادل   زیادہ تجکو پسند آتی ہی ادا کسکی
نظر فریب اداؤن پر آہی جاتا ہی   ہزار روکیے سنتا ہی دل بھلا کسکی
تمھاری راہگذر مین پڑے ہین جو اونکو   مٹائین دیکھتے ہین نقش پا کسکی

۲۴۹ جلال کرتے پردہ نشین کا ہی مشتاق ۱۱
پڑی ہوئی ہی ترے کان مین صدا کسکی

وصل کے سب لطف شکوے کھو چکے   ہم پشیمان آپ نادم ہو چکے
جلد دل کا فیصلہ کچھ ہو چکے   لیجکو سودا یہ سب چھٹنے کو چکے
کچھ تو آج آنسو چھپے کہتے ہین وہ   پونچھکر آنسو کہ بس بس رو چکے
ٹھوکرین اونکی قیامت ہو گئین   قبر مین بھی چین سے اب سو چکے
پاک ہو دامن کرو کچھ اسکی فکر   خون میرا آستین سے دھو چکے
نا سے کہنا کسیکا وصل مین   اب گلے ملیئے گلے بس ہو چکے

۲۵۰ بیٹھے ہو کیا اوسکے پاس اوٹھو جلال ۷
یار شاطر بار خاطر ہو چکے

دل اونکا گھر ہی جو آنکھوں مین جا نہین کرتے   ہزار ہون وہ جدا ہم جدا نہین کرتے
ترپ مین ہی جو مزا وہ سکون دین کہان   ہم اپنے درد کی خود ہی دوا نہین کرتے
ستم ہر دلکو دکھانا کسیکے چھپ چھپ کر   حجاب کرتے ہو لیکن حیا نہین کرتے
بس اب رہا یو ہین اے دل مرا ترا جھگڑا   وہ سیر دیکھتے مین فیصلا نہین کرتے

سکوت نے مرے مطلب کو اور فوت کیا   وہ کچھ تو بولتے ہان کرتے یا نہین کرتے
اوٹھائے بیٹھے ہین جو دوش صنم سے وصل ہاتھ   قبول جو نہو ہم وہ دعا نہین کرتے

۲۵۱	خوشا نصیب جو اوس بت کے پاؤن پر سر ہی جلال سجدۂ شکر خدا نہین کرتے	۷

نہ کہواؤ ہمسے کہانی ہماری   نہ تم سن سکوگے زبانی ہماری
مرے پر ہوئی قدردانی ہماری   جھکانے لگے جانفشانی ہماری
عداوت رہی دلمین جانی ہماری   یہی پاس رکھو نشانی ہماری
یہ سن لو کہ طول شب غم نے مارا   بہت مختصر ہی کہانی ہماری
وہ اونکا ستم کرکے شوخی سے کہنا   رہے یاد یہ مہربانی ہماری
بہم ملتی جلتی رہے کچھ ہمیشہ   نزاکت تری ناتوانی ہماری
دُکھے قلب اور اُف نہ نکلے زبان سے   سُنے کوئی یہ دکھ زبانی ہماری
بہت یاد پیر و جوان کو رہینگے   لڑکپن تمھارا جوانی ہماری
بھلا کون اوٹھین کچھ سکتا ہی موسیٰ   سُنے جایئے لن ترانی ہماری
خوشا بخت وہ رنج دین آکے ہمکو   نہ پوچھے کوئی شادمانی ہماری
اجل سا نگہبان بنا دشمن جان   سلامت رہے سخت جانی ہماری
نپائی کدورت کہین جز صفائی   صبا نے بہت خاک چھانی ہماری
کسیکا یہ کہنا کہ مرتے نہین تم   مزہ دیگئی زندگانی ہماری

۲۵۲	جلال اپنے چرچے ہین اہل جفا مین وفا ہوگئی اک کہانی ہماری	۱۴

خواب ہی مین شب فرقت نظر آئے کوئی   اپنی سوتی ہوئی تقدیر جگائے کوئی
آرزو ہی کہ دُکھے دلکو دکھائے کوئی   جب مین فریاد کرون اور ستائے کوئی

راز الفت کو بہت دلمین چھپائے کوئی — آنکھ کمبخت سے پہچان بتائے کوئی
ہاتھ رکھتے ہی وہ اوٹھا لیتے جب دلمین یہ ہی — پھر جگہ درد کی کیون ہمکو بتائے کوئی
سرخرو غیر ہو سر کاٹے ہمارا قاتل — قتل کوئی کرے احسان جتائے کوئی
شمع پر جلکے یہ پروانہ صدا دیتا ہی — یون بجھائے جو لگی دل کی بجھائے کوئی
آپکی یاد اگر آکے زخود رفتہ کرے — پھر نہ بھولے سے کبھی یاد نہ آئے کوئی
لطف نظارہ ہو کیا ہوش ہی جب کھو بیٹھے — تو یہین ہم دیکھینگے پردہ جو اوٹھائے کوئی
راہ الفت کی بھی یہین نئی ہم دیکھتے ہین — کوئی پامال کرے آنکھیں بچھائے کوئی
کون کہتا ہی کہ دزدیدہ نظر لیگئی دل — جرم کیسے تو ذرا آنکھ ملائے کوئی
کسی حسرت سے تو نکلے شب فرقت کوئی کام — پھیر اس شوق سے ہو بیٹھے دلکو منائے کوئی
آپ بیٹھے بھی جو رہے گھر مین تو دلمین بیٹھے — آپ مہمان کسیکے ہون بلائے کوئی

۲۵۳	دلمین داغ اوسکی تمنا کا یہ کہتا ہی جلال مٹنے والے نہین ہم لاکھ مٹائے کوئی	۱۳

جب سے مانوس ہوا ہی غم جانان ہمسے — ہم دل وجان سے ہین بیزار دل وجان ہمسے
پھر ذرا ناز سے دامن کو اوٹھا کر چلیے — گرے اوڑ واے پھر جیب وگریبان ہمسے
کھولکر بال بلا آپکی ہو سوگ نشین — اسکا غم کیا جو نہین چند پریشان ہمسے
کیا ترے قرب کا پندار ہی اللہ اللہ — دور کھنچتی ہی نہایت ہی رگ جان ہمسے
لحد غیر کو ٹھکرا کے ہمارے آگے — چلگیا چال کوہی سرو خرامان ہمسے
لطف دیکھا ہی آزردگی دلبر کا — روٹھا دل کا ہمارے شب ہجران ہمسے
چھوڑ کر ہائے تڑپتا کہین راہی ہونا — کھلکے اوس بت کا وہ اللہ نگہبان ہمسے
تو سہی ہم بھی جو اندھا ہی نکردین اونکو — خاک اوڑوا مین دربار کے دربان ہمسے

کیا جھٹ کہنے سے کیسے وہ بتے دوست جلال

۲۵۴ — کبھی دشمن کا نہ اوٹھے گا یہ احسان ہمسے — ۹

گئی جو تاب و تواں خو رہی تو نہین باقی
فنا ہی گل کی بھی جب رنگ و بو نہین باقی

اگر ہی آہ سلامت عدو نہین باقی
ہمین نہین کہ ہی کینہ جو نہین باقی

خیال دعوت پیکان یار اوس دل کو
کہ ایک بوند بھی جسمین لہو نہین باقی

سوال وصل جو وہ سنکے ہو گئے خاموش
تو ہم بھی چپ ہین کوئی گفتگو نہین باقی

ہوئی ہی لذت دشنام باعث اقرار
وہ بوسہ لیکے مکرنیکی خو نہین باقی

بغل سے دور ہی کرتے ہین تجکو آج اے دل
تری تڑپ نہین باقی کہ تو نہین باقی

ہماری قبر پر اوس گل کا آکے یہ کہنا
کہ تم مین اب وہ محبت کی بو نہین باقی

قریب اپنے جگہ دی ہی اسنے قاتل کو
رگ گلو ہی تو اکدن گلو نہین باقی

۲۵۵ — **جلال** پوچھنا اونکا بدلبری شب وصل
کہ ابتو کوئی تری آرزو نہین باقی — ۹

اثر کچھ اونکے دل مین کر گئی آہ و فغان میری
کہ خود وہ چھیڑ کر سنتے ہین مجھسے داستان میری

کہان سے لیگئی وارفتگی مجکو کہان میری
کدھر پہونچا ہون نہین کچھ ہی خبر او بدگمان میری

ترا شکوہ کرون کیا تاب ای سوز نہان میری
اگر اف بھی کبھی نکلے تو جلجائے زبان میری

مدد ای نالہ دل اب یہ آگے بڑھ نہین سکتی
لبون پر رہگئی ہی آکے جان ناتوان میری

سمجھتا ہون ستم کو تیرے مین اپنا کرم فرما
تری نامہربانی ہی ازل سے مہربان میری

جفا سے توبہ کروا دیگی تجکو او ستم پیشہ
وفا معلوم ہو جائیگی وقت امتحان میری

وہ پوچھین بھی تو اظہار تمنا کر نہین سکتی
غضب مین پڑ گئی بنکر خموشی رازدان میری

مجھی کو وہ کہین کمبخت اپنے دوستدارون مین
یہ ناکامی نہو یارب بنصیب دشمنان میری

جو زندہ ہون تو ممکن ہی ہی جائیگا وصال اوسکا
امیدین پوری کرنیکو ہی بیتاب جان میری

لگا دو گنبد مدفن کو اک ٹھوکر کبھی آکر
تمھارا نام ہو جائے لحد ہو بے نشان میری

کسی کا بیٹھکر پہلو مین کہنا یاد آتا ہی ۔ کبھو کچھ لطف دیتی ہین یہ تیکھی چٹکیان میری
وہ بوسہ مانگنا میرا وہ اونکا دل طلب کرنا ۔ شب وعدہ نہین وہ بار بار اونکی وہ ہان میری
کوئی ایسی بھی رات آئے مزے لوٹین ہم ہوکر ۔ دہن میرا زبان اونکی دہن اونکا زبان میری

۲۵۶ — کہین پیوند ہی کردے زمین کوئے جانان کا
جلال امید بر لائے کوئی تو آسمان میری — ۱۴

تمکو اک دل دیکے کیا کیا غم کے سامان لیچلے ۔ رنج ہجران داغ سوزان درد پنہان لیچلے
ہم تو اس گلشن سے خالی اپنا دامان لیچلے ۔ پھول چننے آئے تھے کچھ داغ حرمان لیچلے
بزم جانان مین جب آئے کچھ امیدین لیکے ہم ۔ جب چلے ساتھ اک ہجوم یاس و حرمان لیچلے
فصل گل آئی جنون نے پیش کش کیواسطے ۔ پرزے کچھ دامن کے کچھ تار گریبان لیچلے
بیٹھکر پہلو مین میرے اٹھ گئے تڑپا کے تم ۔ خوب دلمین چٹکیان اے آفت جان لیچلے
باغ سے جاتے ہین تیرے دیکھ لے اے باغبان ۔ رنگ گلشن کا یہ ہم بوئے گلستان لیچلے
ناگوار اوس گل کی فرقتین ہی سیر سبزہ زار ۔ کھینچنے کانٹون مین کیون خضر بیابان لیچلے
دلسے تنگ آکر نکلنے کو ہین دلکی حسرتین ۔ جلتی تھی اس گھر کی رونق سب یہ مہمان لیچلے
شرم سے شوخی سے عشوہ سے ادا سے ناز سے ۔ ہر طرح دلکو لبھا کر دلکے خواہان لیچلے
پوچھنا میرا کہ پہلو سے لیے جاتے ہو دل ۔ ناز سے کہنا یہ اوس خود کام کا ہان لیچلے

۲۵۷ — مرکے بھی ہم کوئے جانان سے نہ اوٹھینگے **جلال**
کیون فرشتے ہمکو سوئے باغ رضوان لیچلے — ۱۱

چلکر جو رکے یار کا خنجر تو نہین ہے ۔ ہاتھ اپنا ہی کچھ دست ستمگر تو نہین ہے
دل کا نہ کہین خون ہو کچھ ڈر تو نہین ہے ۔ چھیڑا اوس بت بیدرد کی نشتر تو نہین ہے
سو جائے شب وصل تو کیونکر نہ اوٹھائین ۔ فتنہ وہ سہی فتنہ محشر تو نہین ہے
کہتا ہی یہ جو برحق اوسے جانئے کیونکر ۔ کچھ قاصد محبوب پیمبر تو نہین ہے

لے لیتا ہی چٹکی سے کوئی سینے کے اندر
پوشیدہ کہین دل مین وہ دلبر تو نہین ہے

اصرار مرا سنو کہانی شب غم کی
اوس شوخ کا کہنا کوی دفتر تو نہین ہے

اچھا ہوا کوچہ مین تمہارے نہوے دفن
اغیار دل آزار کی ٹھوکر تو نہین ہے

میت ترے در سے نہ اوٹھیگی مری تا حشر
یہ مین تو نہین ہون مرا بستر تو نہین ہے

معشوقونکے انکار ہی کو کہتے ہین اقرار
اوس شوخ کے ہان کہنے سے بہتر تو نہین ہے

سر پھوڑنے در پہ لیے جاتا ہی جو اوسکے
پھوٹا ہوا اپنا ہی مقدر تو نہین ہے

ہم جسکو اوٹھا لائے ہین دل اپنا سمجھکر
وہ رہگزر یار کا پتھر تو نہین ہے

کیون دل کی تڑپ مین ہی شب وصل ترقی
ہاتھ اوسکا کوی میرے جگر پر تو نہین ہے

۲۵۸	دیتے ہو جا ال ایک دل آزار حسین کو سچ کہدو کہین دل اوٹھین دو بھر تو نہین ہے	۱۳

اظہار مرا دل کی تڑپ آج سوا ہے
کہنا کسی بیدرد کا کیون خیر ہے کیا ہے

مین ہون وہ ستم پیشہ صنم روز جزا ہے
دادا ایسے مین ان حبیب کی ہو ملجا سے خدا ہے

اتنا بھی نہ پوچھا کبھی کیا حال ہے تیرا
کیا درد محبت کی تغافل ہی دوا ہے

عاشق کے خوشا بخت جو معشوق کرے جور
شکوے مرے سب آپ سے بیجا ہین بجا ہے

شاید کرے کچھ عذر جفا آکے دم نزع
ابتک ہمین اوس شوخ سے امید وفا ہے

جو جاتا ہی پھر کر کبھی آتا نہین قاصد
یہ کوچہ جانان کا بہت ٹھیک پتا ہے

بیمار محبت بھی ہوے ہین کہین اچھے
یہ عشق نہین جان کو اک روگ لگا ہے

آئینے مین وہ اپنی ادا دیکھکے دیکھین
محفل مین کدھر دیکھتے ہین کسکی قضا ہے

فتنہ بھی ہی بیہوش ز خود رفتہ ہی ایسا
مستانہ تری چال غضب ہوش ربا ہے

کیونکر شب غم گزری کہے کیا کوی مجبور
پھر پھر گئی آئی ہوئی مر مر کے جیا ہے

بچ جاے دل اوس ترچھی نگہ سے ہین معلوم
ناوک کی خطا ہی کہ نشانے کی خطا ہے

۲۵۹ دل لے کے جلال اونسے کوئی کہدے یہ پھر کر
اب تو یہ تمھارا ہی برا ہی کہ بھلا ہے ۱۲

جو پوچھا آپ گیا باہر نہ میرے دل سے نکلینگے
صدا آئی تری حسرت مین ہم مشکل سے نکلینگے

کبھی تو عشق مین کچھ کام جذب دل سے نکلینگے
تجھے بھی ساتھ لیکر ہم تری محفل سے نکلینگے

قرار آنے کی شکلین بیقراری خود بتا دیگی
مری راحت کے پہلو اضطراب دل سے نکلینگے

ہوا ای قیس تیرا دست رس تا محمل لیلے
اولٹ دینگے یہ وہ ہاتھ خود محمل سے نکلینگے

سلامت ہر جو ای شوق شہادت تیری ناکامی
ہمیشہ ہم سلامت کوچۂ قاتل سے نکلینگے

امید وصل کیسی ہجر مین تم بھی یہ کہتا ہر
باسانی نہ نکلینگے بہت مشکل سے نکلینگے

تماشا تم دکھاؤگے خود آرائی کا جب اپنی
بہت سے حیرتی آئینۂ محفل سے نکلینگے

دعائین جی سے دیتے وہ جو سن لیتے کبھی ہمکو
تو دو اک کوسنے بھی کیا نہ اوس دل سے نکلینگے

۲۶۰ جلال اکدن ہماری پست کا بھی مرحلہ طے ہو
کوئی تو راہ نکلیگی کہ اس منزل سے نکلینگے ۹

پردہ ہی مین رہنا ہی تو پردہ دری کیون ہے
یہ چھپنے ہی کی جب ٹھہری پھر جلوہ گری کیون ہے

دیوانہ ہوا اسکا شوریدہ سری کیون ہے
ای دل ترے نعرون مین وحشت اثری کیون ہے

پہلو مین کوئی بیٹھا کہتا ہی کہ دیکھون گا
اوٹھا ہی تو پوشیدہ درد جگری کیون ہے

زاہد تو ہر دیوانہ حورون کا وہ کیا جانے
عالم کو ترا سودا ای رشک پری کیون ہے

بیخودی کی ذرا اپنے وہ آکے خبر تو لے
اتنا ہی کبھی پوچھے یہ بے خبری کیون ہے

رخصت ہی شب غم کی مہمان ہر کوئی دم کی
پھر آج اوداس اتنی شمع سحری کیون ہے

دیکھا ہی اگر پھر کر دیکھو بھی ہمین دم بھر
تھوڑی سی توجہ پر یہ کم نظری کیون ہے

جب تو نہین سی سکتا اک چاک پھٹے دل کا
صد پارہ گریبان کی پھر بخیہ گری کیون ہے

آنیکا نہین کوئی بے راہ جلال اپنی

۲۶۱	بھری ہوئی آنکھون مین جان سفری کیون ہے	۹

اگرچہ عشق مین باتین بڑی بڑی بھولے
مگر نہ یاد کسیکی کوئی گھڑی بھولے

وہ وقت اگرچہ کب اونپر نظر پڑی بھولے
مگر نہ آنکھ لگانیکی بدگھڑی بھولے

بغل مین بیٹھکے دل کون لیگیا اپنا
ہماری یاد پر آفت یہ کچھ پڑی بھولے

چھوا تھا زلف کو اونکے یہ جرم یاد رہا
جو کاٹی پاؤنکی بیڑی ہتکڑی بھولے

رہیگا خاک وہین آنا مری لحد پر یاد
وہ جب اسی کو کہ میت کہان گڑی بھولے

تمھاری یاد مین دم توڑتا ہے جو صد حیف
اوسی کی جاکے نہ آسانکی اڑی بھولے

اونھین کے لطف مین بات ہے ستم مین یہ وصف
جو یاد دمبدم آئے گھڑی گھڑی بھولے

حواس خمسہ سے ہو گم جب آئی یاد وہ آنکھ
خیال چشم غزالین جو چوکڑی بھولے

کسیکی یاد مین یون صبح ہو گئی ہمدم
کہ رات ہجر کی چھوٹی تھی یا بڑی بھولے

بھلادیے دو جہان اوسکی یاد مین لیکن
نہ اپنے بھولنے والے کو دو گھڑی بھولے

۲۶۲	رہا نہ یاد ہمین دل کا خون ہو جانا **جلال** آنکھ پھر اوس شوخ سے لڑی بھولے	۱۰

جو تدبیر اوس سے ملنے کی کرین تقدیر ہنستی ہے
اگر تقدیر ہی پر چھوڑ دین تدبیر ہنستی ہے

اوسے لکھتے ہین حال گریہ ہم تحریر ہنستی ہے
ادھر تقدیر کا رونا ادھر تقدیر ہنستی ہے

خجل کرتی ہے کیا کیا گریہ زفت کی بیرنگی
نہین ہوتا جو رونا کارگر تاثیر ہنستی ہے

ترا ہنسنا تو کیسا دیکھ لیتی ہے اگر وہ بھی
تو میری روتی صورت پر تری تصویر ہنستی ہے

گمان ہوتا ہے اکثر قہقہونکا اسکی نالون پر
مری دیوانگی پر خود مری زنجیر ہنستی ہے

خدا سے صبح ہونیکی دعا رو کر جو کرتا ہون
شب غم کی سحر اے نالۂ شبگیر ہنستی ہے

عجب انداز ہے کچھ مسکرا کر بات کرنے کا
یہ تو ہنستا نہین گویا تری تقریر ہنستی ہے

جو اوس بیدرد کو لکھا بھی درد دل تو کیا حاصل
سیاہی پھوٹکر رویا کرے تحریر ہنستی ہے

خوشی سے اپنے سینے کو بنایا ہی ہدف ہمنے — جراحت دلکی جب تک ہاہی تیرا تیر ہنستی ہے
جلا ہی کوہ پر کیون جان شیرین مفت دینے کو — ترے اس قصد پر فرہاد جوے شیر ہنستی ہے

۲۶۳	جلال اونکی عطا مین تو کمی پائی نہین جاتی خطا مین یہ بری کیون تقصیر خود تقصیر ہنستی ہے	۱۱

بس تم ہی یون بھی ہم رسم و راہ کر نہ سکے — ہم آہ کر نہ سکے آپ واہ کر نہ سکے
تڑپ کے رہ گئے فریاد و آہ کر نہ سکے — کسی کو چوٹ کا دلکی گواہ کر نہ سکے
بیانِ درد تو کیا دل سے آہ کر نہ سکے — ہم آنسوون کو بھی رو کر گواہ کر نہ سکے
گناہگار رہے ان بتون ہی کے ایسے — کہ ہم خدا کا بھی کوئی گناہ کر نہ سکے
اگر تمھاری بدی کا کیا نہ شکر ادا — دعائے خیر بھی کیا خیر خواہ کر نہ سکے
عدو کا خوف تھا ایسا کہ سنکے میری فغان — وہ آہ آہ تو کیا واہ واہ کر نہ سکے
لیا بیان کا خموشی سے اپنی ضبط نے کام — زبان کو شاہد حال تباہ کر نہ سکے
کسی کا آکے یہ کہنا ہماری میت پر — وفا کا قول کیا تھا نباہ کر نہ سکے
دکھا کے میرے دل زار کو نہ خوش ہو گے — تم اوسکے لیتے ہو چٹکی جو آہ کر نہ سکے
نگاہ اونکی جو ہمسے لڑی رہی دم ذبح — کسیکو خونکا اپنے گواہ کر نہ سکے
وہ دلمین آ گئے یون دفعتہً ہمارے کہ ہم — بچھا کے آنکھونکو بھی فرش راہ کر نہ سکے
کیا جو قتل نہ کرنیکا شکوہ بولے وہ — کہ ہم شہید تمھین بے گناہ کر نہ سکے
ضرور روز جزا دل مین چھپا لینا — وہان بھی نالہ کوئی دادخواہ کر نہ سکے
ہرا رہینے لگایا خضاب پیری مین — سفید بالونکو لیکن سیاہ کر نہ سکے

۲۶۴	وہ دیکھنے بھی دم واپسین کب آئے جلال کہ مڑ کے اونکی طرف ہم نگاہ کر نہ سکے	۱۵

زخود رفتہ ہین تیری خود نمائی دیکھنے والے — صنم مین ہین ہمین شانِ خدائی دیکھنے والے

نہ بسمل چھوڑا تو تیغ آزمائی دیکھنے والے
کوئی تم ہو اور ہاتھوں کی صفائی دیکھنے والے

وہ دلبر خوش ہیں پوچھیں جو ہمدردی سے درد دل
سلامت مہربان داغ جدائی دیکھنے والے

جفا سے توبہ کروا دے کسی شوخ ستمگر کو
وفا سے تجھ نہ موڑا وہ بیوفائی دیکھنے والے

کیا کرتے ہیں کیا ہیں چپکے چپکے وصل کی شب بھی
فلک کو دیکھکر اوسکی رکھائی دیکھنے والے

جو عاشق ہیں وہ بد کہتے نہیں خوبان عالم کو
برائی دیکھتے ہیں کب بھلائی دیکھنے والے

رہیں جھگڑے جو کچھ رہتے ہیں عقل و عشق میں اپنے
اونھیں کیا حضرت دل ہیں لڑائی دیکھنے والے

دل و جان تو ہیں دونوں تصدق کر چکے تیرے
وہان کیا لیکے آئین رونمائی دیکھنے والے

جو دیکھیں حور کا بھی روے رنگین پھیر لین منھ کو
مرے گل کی کف پاے حنائی دیکھنے والے

پہونچکر تا در دلدار کیا سر پٹکتے ہیں
رسا طالع کی اپنے نارسائی دیکھنے والے

اجازت وصل میں تو دے لپٹ کر بوسے لینے کی
کنکھیوں سے مری صبر آزمائی دیکھنے والے

ذرا ہاتھوں میں اپنے ڈال لو تم پہونچیاں بھاری
لچک بھی دیکھ لین نازک کلائی دیکھنے والے

٢٦٥	جلال اتنا تو کہہ سجدے کیئے اوسکو کہ سر ٹپکا بہت ہنستے ہیں داغ جبہہ سائی دیکھنے والے	١٣

آرزو تھی خاک ہوکر اوسکے در پر بیٹھتے
بیٹھکر اوٹھتے کبھی ہم گاہ اوٹھکر بیٹھتے

ہر قدم کہتی ہے یہ اوس گم شدہ کی جستجو
آپ ہی وہ آکے ملجاتا جو تم گھر بیٹھتے

اسکو جب دیکھے قلق سے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے ہم
چین سے تم غیر کے پہلو میں کیونکر بیٹھتے

رشک تھا مانع ہمیں کہتی تھی لیکن ہمسری
دوست کے پہلو میں دشمن کے برابر بیٹھتے

وصل کی شب بھی نہ یکجا رہنے دیتی بیخودی
یار اندر بیٹھتا ہم گھر کے باہر بیٹھتے

آپ محفل میں قدم رنجہ تو فرماتے کبھی
دیکھیں کون آنکھیں بچھاتا کسکے سر پر بیٹھتے

مرکے اوٹھتے اوسکے کوچہ سے اوٹھا تھا جو غبار
دلمیں جو ٹھانے ہوے تھے بس وہی کر بیٹھتے

خواہش مسند نشینی تھی کسے حسرت یہ تھی
یار کی دیوار کا تکیہ لگا کر بیٹھتے

۲۶۶	دل ہی کچھ اوٹھتا نہین محفل سے اوسکی اے جلال ورنہ رشک غیر کے صدمے اوٹھا کر بیٹھتے	۹

تڑپتا ہے دل جان بسمل کے آگے
جگر پر چھری چلتی ہے دل کے آگے

تمھین جب نہین شمع محفل کے آگے
اک اندھیر سا ہے تجھے دل کے آگے

دکھا دے لب اتنا اثر آہ مجنون
وہ اوٹھے جو پردہ ہے محمل کے آگے

پتا ہی نہین جبادہ مدعا کا
نہ منزل کے پیچھے نہ منزل کے آگے

تحیر نے آئینہ ہم کو بنا کر
بٹھایا تری ساری محفل کے آگے

چلے جاتے ہین ادئے شوخیون یون
دل آگے کبھی گاہ ہم دل کے آگے

۲۶۷	جلال اسکو تقدیر کی کاٹ سمجھو گلا کاٹون مین اپنا قاتل کے آگے	۷

دخل کچھ شوق وصل کا بھی ہے
دل مین کوئی ترے سوا بھی ہے

مدعا دل کا اوس سے کہنے مین
پہلوے ترک مدعا بھی ہے

میرے اک دل مین دو کرشمے ہین
بیوفا بھی ہے باوفا بھی ہے

کوسنا آپ کا مرے حق مین
بددعا ہی نہین دعا بھی ہے

کہتی ہے شان بے نیازی کی
بت بھی ہے پردہ صنم خدا بھی ہے

کان تک اوسکے جا ہی پہونچیگی
نارسا آہ کچھ رسا بھی ہے

دلربا ہی نہین بتون کی ادا
جان لے لینے مین قضا بھی ہے

دشت پرخار کا ترے مشتاق
قیس اور اک برہنہ پا بھی ہے

ملنے والا بھی اوس سے بڑھکے نہین
اور پھر سب سے انملا بھی ہے

ساتھ آئی ہے اوسکے خلوت مین
تجکو اے شرم کچھ حیا بھی ہے

اوٹھتے ہی درد دل کریگا تمام
ابتدا ہی مین انتہا بھی ہے

حشر ہی ایک پردہ پوش ہے آج	گفتگو بھی ہی سامنا بھی ہے

۲۶۸	کسی بہیدرد بت کا عشق جلال درد بھی درد کی دوا بھی ہے	۱۳

یہ عشق کا روگ اگر نجا ہے تو کاش آئے قضا کسیکی	دعا نہو کارگر جو یارب کہین لگے بد دعا کسیکی
کوئی جفاکش جب نہوگا تو کیون ہنسیگی جفا کسیکی	نہ بھول کر پھر ستم کروگے جو یاد آئی وفا کسیکی
اسیر زلفو نمین دل مرا ہی کہ جالکے جوڑ مین پھنس گیا ہی	کوئی گرفت آفت مین مبتلا ہی یہ چال جانے بلا کسیکی
مرا یہ کہنا تم اپنے بیمار کو جو پوچھو تو جی بچے وہ	ادا سے اونکا جواب دینا کہین ٹلی ہی قضا کسیکی
وہ بت کچھ ایسا خفا ہوا ہی کہ بس منانے سے روٹھتا ہی	بگڑکے بنتی ہی اب نہین ہی نہ یون بگاڑے خدا کسیکی
بلا کا طوفان ہی محبت نہ اس سے نکلا کوئی سلامت	ڈبوتی ہی نیکے سیل آفت نہین ہی یہ آشنا کسیکی
ابھی تو خلوت مین شمع جیسا تھین ابھی یہ آنکھین کیون جھپکین	کہا نہ سے شرم آگئی نگہ مین کدھر چھپی تھی حیا کسیکی
تعلق اس سے ہوا ہی پیدا صرو ناصح کو دوستی کا	نہین تو کیون میرے آگے کرتا کوئی برائی بھلا کسیکی
ہمین ہین وہ کون کی ردی تو خیر جیکے ہی جیکے روئے	لحد مین بھی روح ہوگی جو مرکے سن لی صدا کسیکی
نہ دلکے دینے مین عذر ہمکو نہ جان ہی مین مضائقہ ہی	آپ آکے دیکھین پسند کرتی ہی کسکو دلکش ادا کسیکی
مریض ہجران کو آکے کوئی کہ دے ہو جائے صحت اسکو	دعا سے بد تو منہ نہ موڑو اگر ہی لینا دعا کسیکی
نگاہ مہر ہی تمہاری ابدل کبھی تو اعتبار کرنا	ابھی ادھر تھی ابھی ادھر ہی ہوگی یہ بیوفا کسیکی

۲۶۹	دہ اوبھرے سینہ کی دلربائی وہ اوٹھتے جوبن کی خودنمائی جلال کسدرجہ آجکل ہی نمود نام خدا کسیکی	۱۴

پوچھتا میری تمنا کوئی	یون ہین ارمان نکلتا کوئی
دل کا کچھ درد کھیتا کوئی	تھام لے اپنا کلیجا کوئی
جان پر کھیل رہا ہی عاشق	دیکھ جائے یہ تماشا کوئی
سر و کھے شب فرقت تقدیر	سر پٹکتا ہوا اکیلا کوئی

نالہ سے بڑھکے ہی خاموشی عشق — یون بھی ہو راز نہ افشا کوئی
زندگی موت سے بدتر ہی مجھے — نہ بنے میرا مسیحا کوئی
دیئے دیتا ہی کوئی عشق مین جان — اور مانع نہین ہوتا کوئی
فارغ البال ہوے اہل وفا — مرمٹے اب نہین جھگڑا کوئی
مٹکے لانا مرے نامے کا جواب — کیا مٹاتا ہو لکھا کوئی
مجکو کہتے ہو جو غیرون مین برا — تمکو کہتا ہو کب اچھا کوئی
پارسا وعدہ فراموش کہان — ادہر بھولنے والا کوئی
دشمنی لاکھ کرے تو لیکن — دوست ہم سا نہین تجسا کوئی

۱۳	خود تڑپ کر نکل آیا وہ جلال دل کی نکلی نہ تمنا کوئی	۲۷۰

مسکرا کر جفا کرے کوئی — روئین ہم ہنس دیا کرے کوئی
نزع مین میرے مرنے جینے کی — کچھ تو آخر دعا کرے کوئی
آپکے دیوانے ہین بڑے ہشیار — انکو بیخود کہا کرے کوئی
نکل آیا تڑپ کے سینے سے دل — اب تسلی دیا کرے کوئی
کہتے ہین ہمنے کھوئے کسکے حواس — ہوش اپنے بجا کرے کوئی
ادہر آکر جفا وہ کرنے لگے — اور ذکر وفا کرے کوئی
زندگی ہجر مین کرے نہ کرے — تمھین کہدو کہ کیا کرے کوئی
منھ سے کچھ حشر مین بھی کہہ نہ سکون — بت بنا دے خدا کرے کوئی

۹	ہم عنایت ہی جانتے ہین جلال خوش ہین یا خفا کرے کوئی	۲۷۱

اوس صنم کو جو ہم خدا سمجھے — لوگ کیا جانے ہمکو کیا سمجھے

مدعی جسکے عشق کے ہین ہم — پہنچے تو اپنا وہ مدعا سمجھے
بوسہ کا کایون مین بایا لطف — گو سنو نکو ترے دعا سمجھے
زخم دل خون روکے ہنس دینا — شوخیان تیری حیا سمجھے
چھپکے چھپکے کرے جو عاشق آہ — اوسکو بھی تیرے صدا سمجھے
کسی بیدرد کی دل آزاری — درد کی اسنے ہم دوا سمجھے

۲۷۲	دین و دنیا ہون نے کہوئے جلال اور تو کیا کہین خدا سمجھے	۷

آج کس مست کی رخصت ہی یہ میخانے سے — تا پیشہ مل ملکے بہت روتا ہی پیمانے سے
زاہد آیا ہی تو جائے مرے میخانے سے — تھوڑی سی پیکے چھلکتے ہوئے پیمانے سے
کہتی ہی جلتی ہوئی شمع یہ پروانے سے — بجھ لگی دلکی جو بجھتی ہی تو جلجانے سے
کٹ گئی پاؤنکی بیڑی جو ہین لی زنجیر — ہوشیاری کوئی سیکھے ترے دیوانے سے
جان دیدینگے اوسے ایکدن اے خضر دل — یہ بھی کر گذرینگے ہم آپکے فرمانے سے
اوبھرے سینہ کا چھپانا ہیسے نہ چھپنا شب وصل — ہائے ڈھلنا وہ دوپٹے کا ترے شانے سے
لاؤ میرا دل وارفتہ مجھی کو دیدو — پھر یہ سمجھے گا تو کچھ میرے ہی سمجھانے سے
کر لیا ملکے جسے عشق مین تمنے اپنا — ملتے دیکھا اوسے اپنے سے نہ بیگانے سے
باتین کچھ میری تسلی کی بھی بھولے سے کرے — یاد محبوب کو فرصت جو ہو ترپانے سے
دیکھ سکتا نہین دل یار سے پہلو خالی — ہمکو معلوم ہوا آنکھ کے بھر آنے سے
جب دعا وصل کی ہم کرتے ہین آتی ہی صدا — کام مضطر کا نکلتا نہین گھبرانے سے
نہ چھپا خون کیا ہی جو ہمارے دل کا — کھل گیا اوس نگہ شوخ کے شرمانے سے
حسرتین دل مین نکلتی ہی چلی آتی ہین — بستیان ہوتی ہین پیدا مرے ویرانے سے
بات پوچھینگے ہماری جو نہ بت ہم بھی — کعبہ کو چھپکے چلے جائینگے بتخانے سے

ٹلتے ہین راہ مین ہم جسکی اوسے بھی اکرنج
لا اگر راہ پہ آہستہ تہ سے لانے سے

اور دیوانہ بنتا ہی یہ اونکا کہنا
کسکا دیوانہ ہی پوچھو مرے دیوانے سے

۳۰۳	اوسکے آنے کی نہ ٹھہریگی یہ ثابت ہی جلال آپ سے آپ طبیعت کے ٹھہر جانے سے	۱۷

جلوے ہمین وہ یاد ہین شام وصال کے
آنا کسیکا چہرے پہ آنچل کو ڈال کے

پرسان جو بے محبت ہوتے ہو تم میرے حال کے
بیٹھو جگر کو تھام کے دل کو سنبھال کے

اے آرزوے دوست تجھے ہمنے دی جگہ
تمام کی آرزوونکو دل سے نکال کے

لیجاے کوے یار کو اکدن مرا غبار
آنکھو مین آسمانکے صبا خاک ڈال کے

کیا جانین میری قبر پہ آتے ہین کہ حشر
دو فتنہ گر ہین ایک روش ایک چال کے

ٹھکرا رہے ہو تم یہ قدم چھوڑتا نہین
کیا حوصلے ہین کیسے دل پائمال کے

فرقت مین بند رہتی ہین آنکھین جو روز و شب
کچھ خواب دیکھتا ہون تمھارے خیال کے

یاد آکے دلربا کی مرے دل مین رہ گئی
جتنے ٹھکانے اوسکے تھے سب بھال کے

حسرت ہی کوئی بیٹھکے پوچھے ہمارا درد
ہم اوسکے منہ کو چوم لین ایسان چال کے

محرم کو اپنی وصل مین اونکا اوبھارنا
ہر بار سینہ پر وہ دوپٹا سنبھال کے

۳۷۴	کچھ دیر تو اوٹھاتا مزے چٹکیون کے دل کیون جلد اُف نکل گئی منہ سے جلال کے	۱۱

جدائی وصل مین بھی واے قسمت ہونیوالی ہے
کچھ اوسنے حضرت دل کی بدولت ہونیوالی ہے

بہت الفت مین تنگ آئے ہین وحشت ہونیوالی ہے
گریبان چاک کرنیکی ضرورت ہونیوالی ہے

کسیکو دیکے دل ہم جانکا دشمن بناتے ہین
محبت کے عوض پیدا عداوت ہونیوالی ہے

ستم مجبور کریگا کہتی ہی اوس شوخ کی چتون
مقرر آج ادھر چشم عنایت ہونیوالی ہے

لحد ٹھکرا چکے وہ میری برپا ہو چکا محشر
نہین معلوم اب کیسی قیامت ہونیوالی ہے

تری بے پردگی سے پردے ڈہرینگے ہیں آنکھوں میں
حجاب چشم خود ہی اپنی حیرت ہونیوالی ہے

خیال یار میں سب ہم کیے لیتے ہیں بند آنکھیں
یہ بیخوابی ہماری خواب راحت ہونیوالی ہے

برستا ہوگا میری خاک پر بھی تھوڑی دیر آ کر
تجھے رحمت زرا ای ابر رحمت ہونیوالی ہے

۲۷۵	جلال اپنی نگاہ یاس کہتی ہے دم آخر کہ آج امید وصل یار رخصت ہونیوالی ہے	۹

یہی ڈر تھا اوسے غصہ نہ آیا دل پیار میں لیے
ترا تو کچھ نہ بگڑا ہم عتاب یار میں آئے

وہ بوسونکی طلب پر کہکے ہان تیرا نہیں کہنا
مزے اقرار سے بڑھکر ترے انکار میں آئے

خریدار ونکو دیکے ہم بلا لیتے ہیں گھر بیٹھے
یہ وہ یوسف نہیں بکنے کو جو بازار میں آئے

کشش ہم میکشونکی کھینچ لائی حضرت زاہد
کدھر بہکے ہوئے تم کوچۂ خمار میں آئے

کہیں رکھتی ہے شوخی باز اوسکو لن ترانی سے
حیا مانع جواب طالب دیدار میں آئے

ہلا ہین دل خانہ نشین کا گو مرے نالے
اگر اتنا تو ہو جنبش در و دیوار میں آئے

ہمارے سب الونکا جواب اوس بت کی اک چپ تھی
خموشی میں جو لطف آئے وہ گفتار میں آئے

جدھر جا نکلے ساتھ اپنے تھی از خود رفتگی اپنی
اگر کچھ ہوش میں آئے تو کوئی یار میں آئے

۲۷۶	جلال اوس سے امید بوسۂ لب کوئی کیا رکھے جہان دشنام کی نوبت بڑی تکرار میں آئے	۹

ترے کوچے میں جب ہم خاک میں ملنے کو آ بیٹھے
اوٹھے ہو کر غبار راہ بنکر نقش پا بیٹھے

اگر ہی ٹھوکرین کھانا ہی عاشق کے مقدر میں
تو گھر سے اوٹھکے اوسکے رہگذر میں کیون نہ جا بیٹھے

یقین ہو جائے جب اوس بت کا ملنا غیر ممکن ہے
خدا سے یہ دعا ہی پھر نہ مانگے ہاتھ اوٹھا بیٹھے

مرے بیٹھے ہوے دلکا تدارک کرکے اوٹھنا تھا
کوئی دم آ کے تم پہلو میں بیٹھے بھی تو کیا بیٹھے

۲۷۷	جلال اوس بت کے کوچے سے اوٹھے تب ہوئی ہمکو کیا کرتے ہیں اک مسجد میں اب یاد خدا بیٹھے	۵

نام لیوا الفت اصنام کے
جپنے والے ہین اوسیکے نام کے

دور رہین ہم میکشو مین جام کے
زاہد اندیشے کرین انجام کے

شغل ہین اپنے یہ صبح و شام کے
چند آہین کھینچنا دل تھام کے

لیکے دل پھیر دیجیے گا بوسے آپ
پہلے ہم خواہان ہین اک دشنام کے

وصل سے ناکام ہی جب مین رہا
حضرت جذب آپ ہین کس کام کے

پھر نہ تو بیکار ای درد نہان
ڈھونڈھ کچھ پہلو مرے آرام کے

اوٹھکے اوس محفل سے اوٹھتا ہی وہ درد
بیٹھ جاتا ہون کلیجہ تھام کے

چھوڑتا جا باغ مین صیاد تو
ٹوٹے پر ہی کچھ اسیر دام کے

ناز بردار اوسکے نازونکے ہین ہم
خدمتی ہین یار کے خدام کے

یہ بھی قسمت کا لکھا ای نامہ بر
خط کہین پہونچین کسیکے نام کے

یہ شب وعدہ نہین کہتے ہین آج
کچھ نہ بجھے تیور چراغ شام کے

پھر کے چشم مست اولٹتی ہی صفین
بزم ساقی مین ہین دور اس جام کے

لے اجازت چوم لینگے اونکا منھ
پڑگئے ابتو مزے دشنام کے

لب بلب ہو کر چلا دو جب کہا
وہ یہ بولے ہم نہین اس کام کے

ہاے اونکا اوٹھکے چلنا میرے ساتھ
بیٹھ جاتا ہی جگر کو تھام کے

بجھ گیا جلتے ہی اس دل کا چراغ
روئیے مردے کو کبتک شام کے

۲۷۸	عشق کے بندہ ہین کیا جانین جلال ہم یہ جھگڑے کفر اور اسلام کے	۱۷

کسی سے ملکے خوش ہونا دل ناشاد کیا جانے
تڑپ دیتی ہی کیون دلکی مبارکباد کیا جانے

خوشا تقدیر کہتا ہی لگا کر قہقہے کوئی
اثر کرنا تمھاری بے اثر فریاد کیا جانے

تغافل کی شکایت ہی خیال یار سے بیجا
وہ کیون دل [illegible] یاد کیا جانے

عتاب یار کو لطف و عنایت جو سمجھتا ہو
ستم کو وہ ستم بیداد کو بیداد کیا جانے

پھڑک کر جان دیدیتے ہین مرغان قفس آخر
رہا مر کر بھی ہو جاتے ہین صیاد کیا جانے

لگا ہی خون کا میرے اگر انکار ہی اوسکو
ادا بھی قتل کرتی ہی ارے جلاد کیا جانے

لہو کے بہلے دم نکلے تو زائل وحشت دل ہو
ارگ جان پر لگانا نیشتر فصاد کیا جانے

فقط تصویر اوسنے کھینچدی ہی یار کی مجکو
کھنچی ہی نیچے کیون اسکا سبب بہزاد کیا جانے

مٹا کر باوفاؤنکو پشیمانی ہوئی ہوگی
ستم سے توبہ کرنا وہ ستم ایجاد کیا جانے

بتا سکتا ہی دل کب کوچہ دلدار کا رستا
طریق رہنمائی کور مادرزاد کیا جانے

جلال اوسکی گلی مین بھی ترا دل کا نہین لگتا
کہان آوارہ ہی وہ خانمان برباد کیا جانے

۲۷۹ ۱۱

راہ اک بیداد کی دیکھا کیے
مرکے بھی ہم چشم حسرت وا کیے

شوخیان کر کے وہ شرمایا کیے
طرفہ رنگ دلبری پیدا کیے

دیدنی زاہد خدا کی شان ہی
دیکھ تو کیا کیا صنم پیدا کیے

آئینہ حیرت نے آخر کر دیا
وہ ہمین اور اونکو ہم دیکھا کیے

دیکھو بیرحمی نہ کھینچی اوسنے تیغ
عاشق اپنا خود گلا کاٹا کیے

تمنے کین جتنی جفائین سب بجا
ہمنے جو شکوے کیے بیجا کیے

کچھ تسلی جب ہمین تم دیگئے
کم تڑپتے تھے بہت تڑپا کیے

نیچی نظرین اوپر اوپر کب گئین
دل فرشتون کے تہ و بالا کیے

بخت نے دیکھے تماشے اونکے خوب
رات بھر تنہا جو سر پٹکا کیے

کیا سمجھ ہی حضرت ناصح کی واہ
جو نہ سمجھے اوسکو سمجھایا کیے

مرنے کا اونپر نتیجہ یہ ہوا
زندگی ہم مرگ کو سمجھا کیے

آئینہ مین کچھ تمھارا دیکھنا
دیکھنے والے چھپے دیکھا کیے

۲۸۰	یہ تو پوچھو مرے مٹے دل سے جلال داغ جو اوسنے دیئے تھے کیا کیے	۱۳

پیغام جو کچھ آنے کو ہی آج کہین سے	کہتی ہی مرے دل کی تڑپ سنلو یہین سے
پھر آنے کے تیور نہین قاصد کے کہین سے	ہم آنکھ پھری دیکھتے ہین انکی یہین سے
بے پردہ ترے دیکھنے کی آنکھین ہین مشتاق	محجوب ہون کیا کہئے مین اوس پردہ نشین سے
کب دیر سے جاتے ہین جو اوس بت کے ہین بندے	کعبہ کو مری بندگی ای شیخ یہین سے
تم ہلسند و فقط سنکے جو کچھ روکے کہو مین	ہان سے ہی غرض مجکو یہ مطلب ہی نہین سے
بدنام زمانے کو عبث کرتی ہی دنیا	اوٹھتی ہی ہر آفت ترے کوچے کی زمین سے
سر ٹیکا ہی یا سجدے کیے ہین ترے در پر	پہچان لے تو خود ہی مرے داغ جبین سے
سو جانے کی تدبیرین ہین کہتے ہین شب وصل	تم ہجر کے افسانے کو چھیڑو تو کہین سے
کیا تمکو خبر جلوہ گہ یار کی موسیٰ	بجلی یہ گری تھی سر طور آکے وہین سے
کہدینگے اوسے صحبت واعظ سے ہم اوٹھکر	ہم آئے ہین جو پیر خرابات نشین سے

۲۸۱	تم لاکھ ستاؤ گے جلال اُف نکریگا ملجائیگی اس حب کی کبھی داد ہمین سے	۱۱

تباہی قیس اتنا پردہ محمل سے ملتا ہے	کہ جو روپوش ہوجاتا ہی وہ مشکل سے ملتا ہے
تمنائے شہادت کا جو ہم اظہار کرتے ہین	جواب اوسکا زبان خنجر قاتل سے ملتا ہے
تباہ دے کوئی اپنا کسطرح ہوتا ہی بیگانہ	کسیکا دل کہین کیونکر کسیکے دل سے ملتا ہے
خوشی کیا ذبح ہونیکی ہی تیرے ہاتھ سے قاتل	عجب اک عید ہی بسمل گلے بسمل سے ملتا ہے
گل و بلبل مین بھی پاتے ہین ربط شمع و پروانہ	بہت رنگ گلستان یار کی محفل سے ملتا ہے
قدم راہ طلب مین رکھ تو کوئے یار تک پہونچے	نشان جادۂ مقصد اسی منزل سے ملتا ہے
چمک پر ہی ستارہ کیا ہی اونکے عشق کامل کا	جنھین داغ تمنا اوس مہ کامل سے ملتا ہے

ہوئے شوق نے اولٹا ہی یون پردہ جدائی کا	کہ آپ بے پردہ مجنون صاحب محمل سے ملتا ہے

۲۸۲ خوشی کرنا بڑی ہے دوست کی ہمکو جلال آخر
عدو سے کیجیے کیا میل دل مشکل سے ملتا ہے ۹

کشتہ ناز ادا سے کیے زندا کسنے	کون جانبخش ہوا مار اوتارا کسنے
مرچکو جلد کیا کھکے یہ اچھا کسنے	دفعتہ ہو گئی صحت مجھے کوسا کسنے
چشم بیمار کے بیمار سسکتے ہی رہے	ایسون کو توڑتے دم آنکھ اٹھا دیکھا کسنے
سینہ بھی چاک تھا آنکھین بھی نہ تھین	کیون تڑپ مین چلے آئے تمھین روکا کسنے
اپنی بگڑی ہوئی تقدیر کے ہم شاکی ہین	کیون بگڑتے ہو کیا شکوہ تمھارا کسنے
ہمسے قاتل کی عوض لہو دیت کا خواہان	کس سے دعوی ہے کیا خون تمنا کسنے
ہیں کہین ہم ہجر مین سرنجت تماشائی ہو	آجتک دیکھا تھا ایسا بھی تماشا کسنے
کان تک اونکے نہین پہونچے جو میرے نالے	ابھی بیساختہ پھر قہقہہ مارا کسنے
مرنے دیتی ہے بھلا کب ہمین امید وصال	یون دبایا تھا ملک الموت کو دھوکا کسنے
ہم تو اوس بزم مین بیٹھے ہوے یہ دیکھتے ہین	کہ کنکھیون سے کیا اسکو اشارا کسنے
روبرو غیر کے اینونکی برائی کیا خوب	ہمکو بد بھی کہا آپ کو اچھا کسنے
نیچی نظرین جو کسیکی کسین اوبر دبی	دلکو سینہ مین کیا پھر تہ و بالا کسنے
درد ہی اوٹھکے اوٹھاتا رہا بستر سے اسے	تیرے بیمار کو اتنا بھی سنبھالا کسنے

۲۸۳ سب اخر میری فغان کو جو وہ کہتے ہین جلال
ملے پھر ہاتھ سے دل تھام لیا تھا کسنے ۱۴

خود اوسے دل کے تڑپنے کی خبر کیا ہوتی	کچھ ترقی بھی تو اے درد جگر کی ہوتی
ڈھونڈھتی دل ہی مین کیسے نہ نکلتی باہر	جستجو تجکو جو اے آہ اثر کی ہوتی
ہر سحر کہتی ہے تیا د اوسکی جتا کر احسان	بے ہمارے بھی کوئی رات بسر کی ہوتی

پھر گیا ہمسے مقدر بھی فلک بھی دیکھو / کاش ادھر لطف کی تمنے نہ نظر کی ہوتی
آنکھین ہی ہوتین مری دید کے سودے مین سفید / اےفلک یوہین شب غمکی سحر کی ہوتی
آپ ہین ہمکو نیا کردہ پھرے جاتے ہین / تونے ہی بیخبری اسکی خبر کی ہوتی
چشم ترکو نہ رولانا تھا لہو ہنس ہنس کر / یہ ہنسی دل ہی سے ای زخم جگر کی ہوتی
خاک اوڑائی جو تھی وحشت دل نے ہمسے / کاش وہ خاک تری راہگذر کی ہوتی
حسرت کشتہ کا مدفن ہی مرا دل بنتا / یوہین آبادی اس اوجڑے ہوے گھر کی ہوتی
خواہش وصل صنم اور خدا سے ایدل / گو دعا اسکی تھی بیکار مگر کی ہوتی
آپ ہی بڑھکے اولٹتا تھا سرا پردہ دوست / گو تھی اتنی نہ ای تند نظر کی ہوتی
سحر روز قیامت ہی سہی خالق نے / خلق تو شام جدائی کی سحر کی ہوتی

٢٨٤ — دل لگانیکا سمجھتے ہی ہم نفع جلال / اوسنے امید اگر جی کے ضرر کی ہوتی — ١٣

کیا خبر تھی کہ مرے دلمین جو مہمان ہونگے / مجھسے رخصت کے عوض جانکے خواہان ہونگے
موت پر کیا بس گ تنپے وہ نازان ہونگے / جنکے ماتم مین ترے بال پریشان ہونگے
مذہب عشق ازل مین جنھین آیا ہی پسند / وہ کوئی اور نہین حضرت انسان ہونگے
وہ بھی کیا سینہ و پہلو ہین کہ جن مین ظالم / دلکے ہمدرد ترے تیرون کے پیکان ہونگے
کچھ تو بجھ جائینگے آنسو جو مری میت پر / مسکراہی کے پس مرگ وہ گریان ہونگے
رہگذر تنگ تو کسکے ہمین پہونچا دے فلک / آپ ہی خاک مین ملجانیکے خواہان ہونگے
دلمین اللہ رے ہجوم آرزوونکا شب وصل / اسقدر کیون ہی یہ مجمع وہ پریشان ہونگے
شب ہجر اپنا ہی ممنون ہمین کرای جذب / نالہ دلکے نہ شرمندہ احسان ہونگے
تجکو حسرت ہی مٹانیکی رہیگی اے چرخ / کیون یہان عیش کے ممکن سروسامان ہونگے
دیکھو تم ساتھ جنازہ کے نہ پیدل آنا / خود ہی گڑجائینگے ہم ایسے پشیمان ہونگے

۲۸۵ — ۱۱

بت پرستی بھی خدا ہی کی پرستش ہی جلال
ہمکو کافر نہ کہینگے جو مسلمان ہونگے

کیا جو دنیا مین سلامت ہم رہے
تم قیامت تک جیو یہ دم رہے

تم سلامت لو نہ زندہ ہم رہے
کسکا ہو کر اب تمھارا غم رہے

یاد اوسکی نزع مین پیہم رہے
آئے جب ہچکی تو پھر کیون تھم رہے

دونونکی شدت ہو یکسان ہجر مین
درد کیون دلکے قلق سے کم رہے

دم بھرے جائینگے اوس سفاک کا
جائے یا ہم مین ہمارا دم رہے

کھینچتے ہین جلکے سینہ سے اک آہ
تو رہا آج ای فلک یا ہم رہے

دے سکا کون اپنی بیتابی کا ساتھ
رک گئین آہین تو آنسو تھم رہے

پڑ گئی یون گریۂ بلبل سے اوس
پھر نہ رونق پر گل و شبنم رہے

مجمع ارمانونکے بھی دلمین مرے
میری محفل کیطرح برہم رہے

کچھ زیادہ ہو چلا شوق وصال
زندگی کے دن بہت اب کم رہے

زیست گذرے انتظار دوست مین
یا رب آنکھون ہی مین اپنا دم رہے

جائیگی جان اپنی اوسکے ساتھ ہی
دل نہین جو تھامنے سے تھم رہے

۲۸۶ — ۱۳

کیا ہمین رکھا ہی بے غم ای جلال
خوش رہے جس دلمین اوسکا غم رہے

وہی پردہ ہی آنکھونمین بھی آکے
نظر مین پھر رہے ہو منہ چھپا کے

رہون دور اوس سے در تک اوسکے جاکے
قدم لیلون ذرا بخت رسا کے

کیا نامی تھین اک بے نشان نے
نمودی ہو گئی مجکو مٹا کے

تسلی کاش وہ ہمکو نہ دیتا
بہت تڑپے ذرا سا چین پا کے

لیے جاتی ہی سینہ سے ہمارے
لگاوٹ کی نگہ دل کو لگا کے

وہ پہلو مین ہمارے آ تو بیٹھین	بہت پہلو ہین عرض مدعا کے
نہین آتی شب فرقت کسیطرح	بہانے ڈھونڈھنا دیکھو قضا کے
دل بیتاب مین لیتے ہین چٹکی	اشارے شوخی صبر آزما کے

۲۸۷ — **جلال** اک ہین ہمین مجبور ورنہ / خدائی کرتے ہین بندے خدا کے — ۹

قریب مرگ جنھین کر چلی ادا اونکی	وہ دیکھو دور کھڑی ہنستی ہی قضا اونکی
کہین جو اوٹھکے چلے بول اوٹھی ادا اونکی	لٹک کے زلف کمر تھام لے ذرا اونکی
شب وصال مین کیون بار بار آتی ہی	حجاب ہمسے کرے آج تو حیا اونکی
جلا کے خاک کیا چاہتی ہی برق جمال	یہ آ کے پھونک گئی کان مین صدا اونکی
وہ موت مانگین مری بیٹھکر سر بالین	اوٹھائین ہاتھ کہ مقبول ہی دعا اونکی
بلائین لیکے کوئی مرگیا مبارک ہو	جو آنے والی تھی رد ہوگئی بلا اونکی
تمھارے بال پریشان ہین جنکے ماتم مین	غم آج اونکا ہی سوگ اونکا ہی عزا اونکی
یہ گفتگو بھی ہم یادگار تھی شب وصل	ہمارے شکوہ بیجا بجا بجا اونکی
ترے مریضونکا عیسی علاج کیا جانین	اونھین کے درد کو معلوم ہی دوا اونکی
لگا دو گور غریبان کو چلکے اک ٹھوکر	عجیب چین سے گذرے پس فنا اونکی
بتو ستاکے جنھین تم ہو مانع فریاد	خدا نکردہ جو سنلے کہین خدا اونکی
ادائین یار کی ہین جنکی تاک مین دیکھین	بچاے رکھتی ہی کبتک اونھین قضا اونکی

۲۸۸ — کہان **جلال** وہ تلوے کہان مری آنکھین / خوشا نصیب یہ سر اور شکست پا اونکی — ۱۳

کہین مرشد قصد ازل ہی ہے	مگر سب کچھ آسان ہی مشکل ہی ہے
صنم جسمین رہتے ہین وہ دل ہی ہے	ادھر آ کہ معشوق منزل ہی ہے

سلاسل پہنکر بیابان نوردی | کڑی وحشت کی منزل یہی ہے
بہت تیرے عاشق کو ہشیار پایا | نہین تجھسے دم بھر جو غافل یہی ہے
چھری حسرت قتل پھیر گئی اکدن | سلامت رہے میری قاتل یہی ہے
خدایا دیا تا ہی بندہ کو ہردم | بتون کی محبت کا حاصل یہی ہے
جو دیوانہ کہتے ہین وحشی کو تیرے | وہ دیوانے سمجھین تو عاقل یہی ہے
شب وصل بھی ہے جدائی کا دھڑکا | بلا شام سے آج نازل یہی ہے

٢٨٩ جلال اب در یار سے مر کے اٹھنا
جگہ بیٹھ رہنے کے قابل یہی ہے ٩

جس روز وہ امتحان لینگے | سوچے ہوے ہون کہ جان لینگے
دید ینگے وہ دل کہ جان لینگے | آخر کوئی بات مان لینگے
جیتے ہین تو کوئے یار مین ہم | مر رہنے کو اک مکان لینگے
اس خاک مین ملنے کا کسی دن | تجھسے عوض آسمان لینگے
مشکل نہین پھر وصال تیرا | مرنا ہی جب اپنا ٹھان لینگے
لو دے چکے امتحان اپنا | اب اونکا ہم امتحان لینگے

٢٩٠ پھر کچھ ہے جلال سے لگاوٹ
دل لیچکے اب وہ جان لینگے ٧

تڑپانے کا ہم آپسے شکوا نہین کرتے | ہان سامنے بیٹھے ہوے دیکھا نہین کرتے
ہم آہ شب ہجر کہ نالا نہین کرتے | کچھ کر نہین سکتے ہین مگر کیا نہین کرتے
تدبیر بھی تو چاہیے کچھ وصل کی اے دل | تقدیر پر اتنا بھی بھروسا نہین کرتے
کس کام کی یہ پردہ دری اے نگہ شوق | یون دید کے مشتاق کو رسوا نہین کرتے
تو کس سے یہ کہتا ہی کہ مشکل ہے مرا وصل | ہم خود ترے ملنے کی تمنا نہین کرتے

جو بزمِ حسینان مین بجھاتے ہین لگی کو
پروانہ صفت جلنے کی پروا نہین کرتے

سننا ہو جو گالی تو گلا اوس سے کیجے جلے
کیا چھیڑنے کو شکوہ بیجا نہین کرتے

اے توہی قاتل ہی پکارا وٹھے ہمارا
ہم چپکے ہین کچھ خون کا دعوی نہین کرتے

پہچان سکے اونکو نہایت ہی یہ دشوار
جبتک وہ شناسا کو شناسا نہین کرتے

اوٹھینگے قیامت ہی کو کیا کشتۂ حسرت
زندہ انھین تم کہکے مسیحا نہین کرتے

ہو جاے جب آنکھ اودھر سے ہوے ملنے کی محرم
بس دست ہوس اور ارادا نہین کرتے

اچھونکو کہا کرتے ہو بد حضرت ناصح
دیکھو یہ برا آپ کرتے ہو اچھا نہین کرتے

۲۹۱	اے دلمین وہ جینگی تو جلال اف بھی نہ نکلے چپ رہتے ہین اس راز کو افشا نہین کرتے	۱۳

کیا چلے تم آکے وقتِ نزع پچتاتے ہوے
ٹھہکر دیکھو ہمین دنیا سے اوٹھ جاتے ہوے

جائین زور و طاقت و تاب و توان لین اپنی راہ
لیکن اوسکی رہگذر تک ہمکو پہونچاتے ہوے

دیکھ لیتے دم نکلتا ہے کسیکا کسطرح
آ نکلتے آپ دم بھر کو جو اٹھلاتے ہوے

کنگھی چوٹی مسی کاجل زیب و زینت ناز کی
کسنے کسنے اونکو روکا میرے گھر آتے ہوے

اضطراب اپنا اوسے لکھا ہی قاصد ہوشیار
ایسے خط سنتا ہون ہاتھو لینے نکلجاتے ہوے

توہی ہواے شوق رہبر جادۂ مقصود کا
خضر کیا جانے کدھر لیجائین بھٹکاتے ہوے

یہ نہ پوچھو آپڑے ہو رہگذر مین کیون مری
تم چلے جاو ہمارے سر کو ٹھکراتے ہوے

ناز سے چلیے زرا نازک کمر پر رکھکے ہاتھ
ہم بھی دیکھین ناز کی پاون بھیلاتے ہوے

۲۹۲	گو اجازت اوسنے دی ہی عرضِ مطلب کی جلال پھر بھی سو دھڑکے ہین لب تک اک سخن لاتے ہوے	۹

جو بے اثر آنسو تھے اونھین کا یہ اثر ہے
اوس شوخ کا آنچل ہے مرا دیدۂ تر ہے

کھلتا نہین کیون رہتی ہی بند آنکھ ہماری
ای بیخبری کچھ تجھے اسکی بھی خبر ہے

برباد ہی رکھیے اسے یا کیجیے آباد
ویرانۂ دل حضرت عشق آپ کا گھر ہے

پوشیدہ کرے شرم و حیا لاکھ تمھاری
چھپتی نہین وہ شوخ لگاوٹ کی نظر ہے

بیٹھا ہوا ملتا ہی کوئی ہاتھ پس ذبح
جو سینہ پر اپنے تھا وہ زانو تہِ سر ہے

آنسو ترسے کیا وصل دم گریہ نہ دین رنگ
ای آنکھ یہ چھپنے کا نہین خون جگر ہے

بولا وہ صنم حشر مین سنکر مری فریاد
اللہ سے ڈرتا نہین کتنا یہ نڈر ہے

کہتا ہی فلک کوئی اس اندھیر کو دیکھے
عاشق کو شب ہجر مین امید سحر ہے

۲۳۲ گھر دلمین جلال اوسکے کرے کینہ سے تیرا
کچھ بھی تری ہمت محبت مین اثر ہے ۹

بجھے دلمین بھی آگ جلتی رہی
دھوین کے عوض اُف نکلتی رہی

مری جان از سر پا نکلتی رہی
اجل رشک سے ہاتھ ملتی رہی

وہ سوزان تھے ہم حشر تک بعد دفن
زمین اپنے مرقد کی جلتی رہی

تڑپ لیکے قدمون پر اوسکے مجھے
گری سر کے بل گی سنبھلتی رہی

چٹیلے ہوتے تھے دل جگر عشق مین
تو اک چوٹ دونون مین چلتی رہی

لیا کی تری یاد گو چٹکیان
طبیعت تو اوس سے بہلتی رہی

یہان اشک ڈھلتے رہے رات بھر
براندی وہان روز ڈھلتی رہی

شب غم نہ بستر پر آیا قرار
تڑپ دل کی کروٹ بدلتی رہی

دکھائی ادا اور وہ چلدیئے
قضا یون ہین آ کے ٹلتی رہی

وہ ترچھی نگاہین لڑا کین بہم
بنکیتون مین تلوار چلتی رہی

۲۹۴ شب وصل اون آنکھون کی گردش جلال
مقدر کی گردش بدلتی رہی ۱۱

غریبون پر یہ بیداد ہی غریب آزار کیسی ہے
قیامت روز و شب برپا پس دیوار کیسی ہے

وہ عیسیٰ مرتے دم بھی جو پوچھا اتنا تو جی اوٹھتے　　کہ اب تیری طبیعت کیوں مرے بیمار کیسی ہے
شب وصل آئے بھی ہیں وہ تو سوئے ہیں جتا کے مجھے　　خدا جانے مری تقدیر پھر بیدار کیسی ہے
اگر کسطرح لچکی زلف کیونکر تا کمر لٹکی　　ذرا ہم بھی تو دیکھیں ناز کی رفتار کیسی ہے
دل وحشی تو میرا زلف میں تیری نہیں نالان　　تو پھر اس بے صدا زنجیر میں جھنکار کیسی ہے
کھو گیا قصد ہی دل لینے کے شاید جان بھی لو گے　　لگاوٹ کی نظر اب اسطرف ہر بار کیسی ہے
گرے جب ڈگمگا کر ہم تو ساقی تیرے قدموں پر　　ترے مستونکی از خود رفتگی ہشیار کیسی ہے
دکھا کر اک جھلک بجلی گرانا اور چھپ جانا　　شرارت یہ تری اے جلوۂ دیدار کیسی ہے
نکلنا ہو جسے نکلے تڑپ کر جلد فرقت میں　　دل و جان میں ہمارے دیر سے تکرار کیسی ہے
لگا نیکو ہیں دل تجھسے بخیر انجام ہو اسکا　　نہیں معلوم ہمکو یہ گھڑی اے یار کیسی ہے

٢٩٥	پڑا کوچہ میں اوسکے ٹھوکریں کھاتا ہے جلال اوسکی یہ اے عشق صنم تجھپر خدا کی مار کیسی ہے	١١

شوخی کو تمھاری کہ حیا کو کوئی دیکھے　　کس ناز کو دیکھے کس ادا کو کوئی دیکھے
کیا اوس صنم ماہ لقا کو کوئی دیکھے　　ممکن ہے کہ بے پردہ خدا کو کوئی دیکھے
کشتے جو بلاتے ہیں اداکے شب فرقت　　کس ناز سے آتی ہے قضا کو کوئی دیکھے
کیا جانے کدھر خضر لیے جاتے ہیں ہمکو　　بہکے ہوے اس راہ نما کو کوئی دیکھے
جا ہی تو پڑا دامن قاتل پہ اوچھل کر　　بیباکی خون شہدا کو کوئی دیکھے
سو جان سے صدقے ہے وفا اہل وفا کی　　اوس شوخ کے انداز جفا کو کوئی دیکھے

٢٩٦	زاہد بھی جلال ایسی جگہ ہو تو پھسل جائے مستانہ کسی لغزش پا کو کوئی دیکھے	٧

ظلم بھی کرتا ہے وہ مانع فریاد بھی ہے　　عشق میں سننے قابل مری روداد بھی ہے
مجھسے کہتی ہے وفا شکوہ نہ لب پر آئے　　بھول جا کوئی جفا اوسکی اگر یاد بھی ہے

عین راحت ہی جو ایذا ہمین تجھسے پہونچے
لطف سے بڑھکے ستمگر تری بیداد بھی ہے

دل کہ کھاتے ہین جو خوش ہو کے دعا دیتے ہین ہم
ہر طرح شاد ہوا ایسا کوئی ناشاد بھی ہے

دل مہجور کی رونق ہے تمنائے وصال
ایک گوشہ مرے ویرانے کا آباد بھی ہے

ہائے اوس شوخ ستمگر کا یہ شکوہ مجھسے
چین بے میرے نہین پھر مری فریاد بھی ہے

۲۹۷	سیر تنہا ہی نہین کوہ و بیابانکی جلال قیس بھی نعرہ زنان ساتھ تری یاد بھی ہے	۷

اونکا ادھر نہ آنا غمسے ادھر اجل کے
اور اپنی شب گذاری وہ کروٹین بدل کے

سینہ کی کچھ خبر لو بیٹھو ذرا سنبھل کے
دیکھو کہان دوپٹا آیا کہان سے ڈھل کے

لیتے ہی میرے دلکو کچھ ٹھوکرین لگا دین
پیش آتے ہین وہ کیونکر دیکھون اب آگے چل کے

عاشق کا دم بھی نکلے جب بھی نہ آگے آنکھین
بے دید کسقدر ہین معشوق آج کل کے

انگڑائیان کسیکی کیا اسکو یاد آئین
دل رہگیا ہمارا دو ہاتھ کیون اوچھل کے

وہ شوخ وصلکی شب سنکے ہمسے روٹھا
بگڑا ہوا مقدر بگڑا سنبھل سنبھل کے

سو کر اوٹھے ہو تم کیا اک حشر سا ہے برپا
فتنہ یہ کیسا جاگا دیکھو تو آنکھین مل کے

شوق اوسکے دیکھنے کا سینہ سے لے ہی نکلا
بدراہ ہو گیا دل آنکھونکے ساتھ چل کے

تنہا سفر کرین کیا حسرت بھرے عدم کا
ساتھ اپنے دم ہو لین کچھ حسرتین نکل کے

اوس برق وش کا جلوہ آنکھونکو کھولتا ہے
دیکھے ہین خاک ہوتے غفلت کے پردے جل کے

۲۹۸	توبہ کا ہے جلال اب اللہ ہی نگہبان شیشے ہوئے لبالب جام شراب چھلکے	۱۱

شب وصل وہ اداسے اگر آنکھ چار کرتے
کبھی جان صدقے اونپر کبھی دل نثار کرتے

جو ملا تھا سر تو سودا تری دید ہی کا ہوتا
جو خدا نے دی تھین آنکھین ترا انتظار کرتے

یہ ہماری خفتہ بختی کبھی خواب ہی دکھاتی
کہ وہ کہکے چونک غافل ہمین ہوشیار کرتے

دبے جاتے داغ تم بھی لیے جاتے بوسے ہم بھی
جو شب یہ بھی تمھاری شب وصل پاس ہوتی
مری آنکھ سے نکلتی تو بھر آنکھ ہی نہ ملتی
مری جان ناتوان سے دل مضطرب کی شاکی
کوئی ایسی بات آتی کہ ہم اوسکو کرتے نادم

نہ تمھیں حساب کرتے نہ ہمیں شمار کرتے
کبھی اوسکے بوسے لیتے کبھی تمکو پیار کرتے
جو نگاہ شوق تیرا وہ کچھ اعتبار کرتے
کہ اودھر سے کبر جانیوالے مرا انتظار کرتے
وہ ہمارے شکوے کر کے ہمیں شرمسار کرتے

۲۹۹	رہی زیست بھر تمنا ہی اے **جلال** مضطر کہ تڑپ دکھا کے اپنی اوٹھیں بیقرار کرتے	۹

جو مرے عدو سے ہنسکر وہ نہ آنکھ چار کرتے
کوئی چٹکی دلمیں لیکر مجھے بیقرار کرتے
کبھی صبر آہی جاتا مرے ناصبور دلکو
جو غرور تو نہ دیتا انھیں خوبرو بنا کر
کوئی پائمال کرتا جو ہماری قبر آکر
جو ہمارے گھر وہ آتے دل و دیدہ میں بٹھاتے
اونھیں ٹھوکریں لگا کر مجھے تھا جو زندہ کرنا
کیا ضبط نے تو رسوا ہمیں کچھ فغاں سے بڑھکر

تو نہ آٹھ آٹھ آنسو مجھے اشکبار کرتے
تو یہیں آکے تم تسلی مری ایکبار کرتے
جو وہ ناامید رکھتے نہ امیدوار کرتے
تو صنم خدائیاں کیوں مرے کردگار کرتے
تو بلند مرقدوں میں سر افتخار کرتے
کبھی اوسکو ہم چھپاتے کبھی آشکار کرتے
تو جگہ پسند خود ہی وہ پئے مزار کرتے
جو یہ جانتے نہ اپنا اسے رازدار کرتے

۳۰۰	یہ **جلال** مستحق کیا ئے وصل کا نہیں تھا کوئی جرم اسسے بھی دیکر وہ گناہگار کرتے	۹

یہ کہہ کے ہنس پڑتے ہیں رونے والے
نہ چلا کے رو قبر پر رونے والے
کریں جان بھی صدقے جی کھونے والے
خدا سے اگر مل گئی داد چپ کی

رہیں شاد غم دیکے خوش ہونے والے
بدلنے لگے کروٹیں سونے والے
ذرا من تو جا او خفا ہونے والے
بتوں کو بتا دینگے چپ ہونے والے

کوئی پھیر کر منھ جو کچھ مسکرایا | مقدر پر اپنے ہنسے رونے والے
وہ خود گم ہوا ہون کہ مشکل ہی ملنا | مجھے ڈھونڈھتے ہین مرے کھونے والے
بناتے ہین رہبر اوسمین خضر اپنا | جو ہین عشق مین سر کے گم ہونے والے
پکارا کیا حشر سب بھی نہ چونکے | اذا فل کے کشتے بڑے سونے والے
خدا دے جو توفیق ہنستے بھی جائین | مرے سو گئے مین بیٹھکر رونے والے
دم نزع آنکھونمین کیون دم رکا ہے | ٹھہرتے ہین کب چل کھڑے ہونے والے

۳۰۱ ملینگے **جلال** اونکو جانباز لاکھون
سلامت رہین جانکے کھونے والے ۱۱

یہ کچھ کہکر مکر جانا ستم ہے | تسلی دیکے تڑپانا ستم ہے
امید لطف جو رکھتا ہو اوس پر | ستم کر کے نہ شرمانا ستم ہے
کسی بیخود سے یہ کہنا کسیکا | تمھارا آپ مین آنا ستم ہے
پشیمانی جفا کے بعد کیسی | مٹا کر ہمکو پچھتانا ستم ہے
جگر کا خون کرنا دل مین رہکر | پھر اونکا بھولے بنجانا ستم ہے
رولا کر ہمکو ہنسیئے شوق سے آپ | مگر او رونسے ہنسوانا ستم ہے
بتونکے جور کی فریاد لیکر | خدا کے سامنے جانا ستم ہے
بلائے جان لٹک زلفونکی تھی ہی | کمر کا اور بل کھانا ستم ہے
ترے جلوے سے جو بیخود ہوے ہین | اونھین پھر ہوش مین لانا ستم ہے
ستم تو لطف سے بہتر ہی اونکا | تغافل سے نہ باز آنا ستم ہے

۳۰۲ شناسا اونکو اپنے ہائے اب تک
جلال اوس نے نہ پہچانا ستم ہے ۱۱

چھپکے ہو رہنا گلا ٹھنکے ہی عادت اونکی | اور دسے بیٹھین جو گالی تو عنایت اونکی

ضعف نے لا کے بٹھایا ہی ترے کوچے مین
غیر اوٹھا دین ہمین اتنی نہین طاقت اونکی

چٹکیان بیٹھکے لو عاشقون کے پہلو مین
و کچھ آزار جو منظور ہی راحت اونکی

دیکھے دل تجھسے آزار کو جو اُف نکرین
مہر اونکی ہی وفا اونکی مروت اونکی

نقدِ ناموس متاعِ دل و دین و ایمان
سب یہ برباد کیا ہی تمنے بدولت اونکی

میل کرنا ہی پڑا ہمکو عدو سے ناچار
دوست دشمن کا بناتی ہے محبت اونکی

آپ کمبخت جنھین کہکے پکارین سرِ بزم
بخت اونکا ہی نصیب اونکے ہین قسمت اونکی

کوچۂ یار مین جو مرتے ہین آکر زاہد
حورین اونکی ہین قصور اونکے ہین جنت اونکی

۳۳ب	مجھسے وہ شکوہ کرین میرا خوشا بخت جلال شکر کرتا ہون مین سن سنکے شکایت اونکی	۹

سر اوسکے قدم پر فدا ہو رہا ہے
محبت کا حق آج ادا ہو رہا ہے

اودھر امتحانِ جفا ہو رہا ہے
ادھر ضبط صبر آزما ہو رہا ہے

عدو کا تو کیا ذکر الفت مین تیری
ہر اک دوست دشمن مرا ہو رہا ہے

ترے مرمٹے بے نشان ہو رہے ہین
زمانے مین نامِ وفا ہو رہا ہے

ہوے ہین وہ ہم بعد مدت کے یکجا
گلے مل رہے ہین گلا ہو رہا ہے

برا وہ کہے یا بھلا ہمکو ناصح
بہر طور اپنا بھلا ہو رہا ہے

شبِ ہجر کچھ منھ سے پھوٹے مقدر
ٹپکتا ہی کیون سر یہ کیا ہو رہا ہے

صنم جسمین خوش ہون وہی کام کرنا
بہت ہمسے راضی خدا ہو رہا ہے

تڑپ جانِ بسمل کی کہتی ہی قاتل
ترا تیر دل سے جدا ہو رہا ہے

کسی ترچھی چتون مین بانکی ادا مین
مرے قتل کا مشورا ہو رہا ہے

۳۴ب	قلق تو جلال آج کچھ کم ہی اپنا مگر درد دل مین سوا ہو رہا ہے	۱۱

یا ہی تصویر روبرو تیری — یا تصور مین گفتگو تیری
لیے پھرتی ہی دونون آنکھونکو — حسرت دید چار سو تیری
نہین ملتا کہین جو تیرا سراغ — بڑھتی جاتی ہی جستجو تیری
حسرتین سب نکل گئین دل سے — آئی جسدن سے آرزو تیری
مینے چھوڑی وفا نہ تونے جفا — میری عادت گئی نہ خو تیری
دیکھتا ہون مین دل کے آئینہ مین — ایک تصویر ہو بہو تیری
نہین ملتا ہمین صبا کا دماغ — جب سے لا کر سونگھائی بو تیری
میری خاموشی اسکی شاہد ہی — دل سے رہتی ہی گفتگو تیری

۳۰۵	مل چکا یار گم شدہ تو جلال کھوئیگی تجکو جستجو تیری	۹

سہل ہین سب مشکلین جانی مری — جان اگر لیلو تو آسانی مری
کھینچتا تصویر کیا مانی مری — کھینچنے دیتی نہ حیرانی مری
سنگ در اوسکا ہی پیشانی مری — اب نہ سر پھوڑون تو نادانی مری
کیا سبک کرتی ہی چشم مرگ مین — مجکو ای فرقت گرانجانی مری
پھر رہے ہین میری نظرون مین وہ جب — پھر کوئی دیکھے پریشانی مری
بیمروت سے مروت کی امید — کیا سمجھ ہی وا رے نادانی مری
عید ہے ذبح کرنے کی کرو — ہو مبارک تمکو قربانی مری
اوسکی زلفین دوش پر ہین غیر کے — آج کہتی ہے پریشانی مری
دسترس اوسکے گریبان تک کہان — وحشت دل کچھ ہے ویرانی مری
وصل مین ہیچو نہونے دیجیے — کیجیے آپ اب نگہبانی مری
حسرت اک مجہ نیم جان کو ہی اگر — پوری ہونے دے گرانجانی مری

واہ کیا روتی ہوئی تقدیر ہے | جسکو خود ہنستی ہے بیتابی مری
اوسکے دامن تک رسائی ہوچکی | کیون ہوئی ہے خاک دیوانی مری
دید کے قابل ہے شکوون پر مرے | انفعال اونکا پشیمانی مری
مختصر کردے گا اونکا پوچھنا | خواہش دل گو ہے طولانی مری
دیکے اک دل سیکڑون بوسے لیے | عین دانائی تھی نادانی مری

۳۰۶ کہہ رہی ہے کچھ اشارونمین جلال ۱۷
اونکی خاموشی سے حیرانی مری

بعد ترک عشق کے کیسی پشیمانی ہوئی | عقل کا کہنا کیا کیا ہمنے نادانی ہوئی
رہگئے میرے دلمین حسرت کو پشیمانی ہوئی | خواب کو گھر کرکے آنکھونمین پریشانی ہوئی
دم نکلنے وقت دم بھر کو جو آ نکلا کوئی | مشکلات جانکنی مین کتنی آسانی ہوئی
آئینونکو حیرتی کرتی ہے تصویرونکو دنگ | تیری خاموشی ہوئی یا میری حیرانی ہوئی
آنکھ ملتے ہی گرائی جسنے بجلی اے کلیم | وہ نگاہ شوخ ہے کچھ میری پہچانی ہوئی
دل ہے گھر خدا کا نظر بند اونکو کرسکتا ہے کون | رہگئے آنکھونمین بھی ناممکن نگہبانی ہوئی
شکوہ کم التفاتی پر بہت بگڑے وہ کل | مختصر سی بات بڑھکر کتنی طولانی ہوئی
پڑھ سکا مطلق نہ وہ لکھا مرا پیش آگیا | اوسکو جو تحریر بھیجی خط پیشانی ہوئی
بحر الفت سے نکلتے کیسے ڈوبا یہ دل | کشتی اپنی متصل ساحل کے طوفانی ہوئی
رہگیا پردہ ہمارا گرگئے ہم اے جنون | آگے دامنگیر ایسی شرم عریانی ہوئی
فصل گل آتے ہی سودائی ہوے عاشق مزاج | تنکے چنتی پھرتی ہے بلبل دیوانی ہوئی
حشر مین شرمندہ بیداد سے کرنا تھا | دادخواہی پر ہمین کو اک پشیمانی ہوئی
آشنائے بحر الفت کا ہوا بیڑا نہ پار | کشتی عمر رواں جبتک نہ طوفانی ہوئی
مین نے جس سے کی محبت وہ عدوے جان ہوا | میرے ہی مہر و وفا رسم کی بانی ہوئی

کیا وہ بھولے ہین کہ فرماتے ہین مجکو دیکھکر — کچھ شناسا سے ہم ہین صورت پہچانی ہوئی
باغ سے نکلی یہ کیون پیراہن اپنا پھاڑکر — بوئے گل یا دِ صبا کس گل کی دیوانی ہوئی

۳۰۷	بے اجل شوق وصال یار نے مارا جلال دوستی آخر کسیکی دشمن جانی ہوئی	۱۷

مدت سے تمنا مری اے درد نہان ہے — پوچھے کوئی بیدرد بتا درد کہان ہے
کیا پوچھتے ہو حال مرے دل کا عیان ہے — یہ درد جگر کا تو نہین ہے کہ نہان ہے
بیدل ہوئے ہو عشق تو پھر موت ہی جینا — دل کا بھی غرض ہجر فراق تن و جان ہے
کچھ کہتی ہے تصویر تری مجھسے مین اوس سے — حیرت کا ہے اظہار خموشی کا بیان ہے
جینے کے مزے خلق مین بس اونکے لیے ہین — لب جنکے لبو پر ہین ترے منھ مین زبان ہے
عاشق کی لحد ٹھوکرون سے مٹ نہین سکتی — جو مٹتے ہین آپ پر اونکا یہ نشان ہے
گو میرے گھر آنے کا ارادہ نہین لیکن — اتنا تو کبھی پوچھنے پر کہدو کہ ہان ہے
چپ کر دیا ایسا کہ فغان کرنا ہی بھولے — احسان یہ ہم پر ترا اے ضبط فغان ہے
گو جان لبون پر ہے وہ بوسہ نہین دیتے — جی پھنسنے کا میرے ابھی کچھ انکو گمان ہے
جا پہلوِ دلبر ہی مین رہ او دل بیتاب — کمبخت تجھے چین یہان ہے نہ وہان ہے

۳۰۸	کہنا یہ جلال آکے دم نزع کسیکا کیون میری طرف کوئی بحسرت نگران ہے	۱۱

یہ تم رہگئے تھے کہان آتے آتے — کہ دم رک گیا تھا یہان آتے آتے
نہ سمجھے وہ کچھ حرف مطلب کو میرے — معما ہوا تا زبان آتے آتے
کہین صاحب خانہ خود بن نہ بیٹھے — کوئی میرے گھر میہمان آتے آتے
تسلی دیے جاؤ کچھ دیر دل کو — قرار آئے گا جانجان آتے آتے
کمر تھامکر بیٹھ جانا وہ اونکا — مرے ساتھ دامن کشان آتے آتے

دل اب ہو کے خون آنکھ سے کیا بہیگا / تھمے کیون یہ اشک وان آتے آتے

ملے خاک مین ہم لگی دیر اتنی / تجھے راہ پر آسمان آتے آتے

عجب کیا جو نبجائے مُہرِ خموشی / جگر منھ کو وقتِ فغان آتے آتے

جو کچھ ہو ابھی ہو کہ ہم موت مارا / قیامت نے تو مہربان آتے آتے

خدا کیون نہ یاد آئے اب تھک گیا ہے / بتون پر دلِ ناتوان آتے آتے

۳۰۹	جلال اوسکا جب نام آتا ہے لب پر ٹھہر جاتی ہین ہچکیان آتے آتے	۱۱

اتنی تو بات ضبط مین پیدا کرے کوئی / وہ خود کہین کہ عرضِ تمنّا کرے کوئی

مرتے ہوئے کو ار جو ڈالا کرے کوئی / کاہیکو آرزوئے مسیحا کرے کوئی

آنکھون سے دم کسیکا نکلتا ہو وقتِ نزع / منھ پھیر کر کنکھیون سے دیکھا کرے کوئی

اوس سے مرا خطاب کہ مرتا ہون اے اجل / اوس شوخ کا جواب کہ پھر کیا کرے کوئی

تماشائی ہین پردہ پوش ترے اے نگاہِ شوق / در پردہ یون کسیکو نہ رسوا کرے کوئی

معشوق بیوفا سے وفا کی کسے امید / اس زندگی کا خاک بھروسا کرے کوئی

چُپ ہو کے کچھ جواب ہی دینا نہو اگر / پھر آرزو کسیکی نہ پوچھا کرے کوئی

درمانِ دردِ عشق اجل پر ہو منحصر / بیمار تو کسیکا ہو اچھا کرے کوئی

یارب اسی طرح سے رہے آپس کی چھیڑ چھاڑ / یو ہین منائین ہم یو ہین روٹھا کرے کوئی

گذری نہ مرنے مین بسیت کسی مرنیوالے کی / کوئی دعا دیا کرے کوسا کرے کوئی

۳۱۰	سنتا کسیکا ہمکو رولاے لہو جلال حسرت یہ ہے کہ خونِ تمنّا کرے کوئی	۱۱

خرامِ ناز چشمک نقشِ پا کی / اک آفت سے کلے دونون نے بپا کی

قسم وہ شوخ کھا بیٹھا جفا کی / عجب تقدیر تھی اپنی وفا کی

وہ تڑپانا کسی کی شوخیون کا
پھر اوس پر ہچکیان شرم و حیا کی

مرے پہلو مین رہتی تھی جو تصویر
نہین معلوم جذب دل نے کیا کی

تغافل نے ہمین بے موت مارا
دوہائی یار کے جور و جفا کی

نزع کا چلتے وقت اونکو کسینے
کشش دل کی یہ آخر کیا کیا کی

لچک نازک کمر کی آفت ہوش
بلائے جان لٹک زلف رسا کی

یہ مستی نے مجھ میکش کے زاہد
سیاہی کچھ بڑھادی ہے گھٹا کی

دل اپنا پھیلا اک راہ چلتا
قیامت تھی لگاوٹ نقش پا کی

کسی کی زلف کو برہم کیا ہے
پریشانی یہ کہتی ہے صبا کی

مرا دل آپ کی مٹھی مین نکلا
وہ چوری کھل گئی دزد حنا کی

اجل سے جو ٹھہرے مرکے تم یہ
وہ کہتی ہے امانت میری کیا کی

۱۱۳	نجاؤن گا اب اوس بت کی گلی مین **جلال** آگے مشیت جو خدا کی	۱۳

جب دل سے کہیے وصل کی تدبیر چاہیے
کہتا ہے وہ کہ غیر کی تقدیر چاہیے

دعوی کیا جو مین نے غلامی کا بولے وہ
اچھا ہمین اک آپ کی تحریر چاہیے

پہلو مین بیٹھے دل کو ہمارے ملا کرو
ہر وقت جرم عشق کی تعزیر چاہیے

سودائیان زلف کو زیبندہ ہے یہ قید
گردن کا طوق زلف کی زنجیر چاہیے

نالون سے حشر اے دل مہجور کر بپا
اتنی نہ داد خواہ کو تاخیر چاہیے

جب ہمنے یہ کہا نہین ہوتی دعا قبول
آئی صدا زبان مین تاثیر چاہیے

پرسان حال ہے کوئی بیدرد ہمسے آج
دل تھام لے وہ درد کی تقریر چاہیے

سینہ مین تھامنے کو دل بیقرار کے
یا تیرا ہاتھ یا تری تصویر چاہیے

قاتل کبھی نگاہ اوٹھا کر ادھر بھی دیکھ
بیٹھے جو دلمین ایسا کوئی تیر چاہیے

کہتے ہین ہمسے وصلمین کھنچکر وہ نازسے
اسوقت کھینچنا مری تصویر چاہیے

۳۱۲

بگڑیگا کیا جلال جو اُس سے بگڑ گئی
تقدیر کے بگاڑ کی تدبیر چاہیے

۱۱

کیا بتاین کہ ہم وصل مین کیا ہوتا ہے
اوسطرف شکوہ ادھر شکر خدا ہوتا ہے

لاکھ دے اسکو تسلی کوئی کیا ہوتا ہے
اوکمبخت قلق دلکا سوا ہوتا ہے

طالعِ تفرقہ پرداز کا ہنسنا شبِ وصل
خوب آپسمین گلے ملکے گلا ہوتا ہے

کچھ خبر ہی تجھے اس اپنے لہو رونے کی
یہ چشم تر خون مری حسرت کا ہوتا ہے

اک جفا پیشہ کا اگر مری میت سے خطاب
کیون یہی شیوۂ ارباب وفا ہوتا ہے

گیسو دون والونکے پھندے مین پڑے تقدیر
کہ نکلتا ہی نہین دل جو پھنسا ہوتا ہے

ہونے والے مجھے کھکر وہ جلا لیتے ہین
کوسنا اونکا مرے حق مین دعا ہوتا ہے

پوچھا درد رسیدہ کا کسیکے شب ہجر
نارسا نالہ بھی کیون عرش رسا ہوتا ہے

ہوش مین آؤ کسیکا یہ ادا سے کہنا
اور ای وحشت دل ہوش ربا ہوتا ہے

جو ستم اونکا ہو ہمکو بخوشی سہہ لینا
یہ نہ پوچھے کوئی بیجا کہ بجا ہوتا ہے

۳۱۳

وہ بھلا ہمکو کہین خواہ برا جو چاہین
ای جلال اپنا بہر طور بھلا ہوتا ہے

۱۱

اجل تو پھر بھی شب ہجر آ نکلتی ہے
مگر یہ جان کہین بیحیا نکلتی ہے

بنا لے بندہ وہ آن و ادا نکلتی ہے
مرے صنم مین بھی شان خدا نکلتی ہے

ٹپک رہے ہین عبث شوق دید مین آنسو
کہ یون نکلتی ہے حسرت تو کیا نکلتی ہے

ملو ہمارے جگر کو کہ دل مین چٹکی لو
زبان سے اف کہین ای دلربا نکلتی ہے

ذرا کتاب مین اپنی بغور دیکھ طبیب
ہمارے درد کی بھی کچھ دوا نکلتی ہے

دیئے ہین خنجر قاتل نے کیا مزے چلکر
یہی بریدہ گلو سے صدا نکلتی ہے

رہا نہ پاس کچھ افشاے رازِ الفت کا — کہ دودِ دودِ فغان اب تو جا نکلتی ہے
وہ مانگتے ہیں جو وقت اپنے مرنیوالونکی — بہت جیو یہی دل سے دعا نکلتی ہے

۳۱۴	**جلال** پڑھتی نہیں آگے عرش کے کمبخت نہایت آہِ رسا نارسا نکلتی ہے	۹

فراق یار میں کب موت آ نکلتی ہے — یہ زیست سے بھی سوا بیوفا نکلتی ہے
خیال جاتا ہے اون گیسوؤنکا حضرتِ دل — تو جانے دیجیے گھر سے بلا نکلتی ہے
وہ ہنسکے تیغ ادا کا جو وار کرتے ہیں — دہانِ زخم سے بھی واہ واہ نکلتی ہے
دل و جگر کو ذرا اپنے تھام لے ظالم — ستم رسیدونکی آہِ رسا نکلتی ہے
نصیب ہوتا ہے وصل صنم بھی عاشق کو — یہ آرزو بھی کبھی یا خدا نکلتی ہے
ہزار ترچھی نگہ تیری ہم سے سیدھی ہو — مگر کجی کہیں اون کی ادا نکلتی ہے
نگاہِ ناز کی شوخی نکالے وصل میں لاکھ — کب اونکی آنکھ سے شرم و حیا نکلتی ہے
جنون بغیر نہیں کٹتی پاؤن کی بیڑی — ہماری بیڑیون سے یہ صدا نکلتی ہے
وہ عطر ملکے ضرور آج گھر سے نکلے ہیں — گلی سے اونکی مہکتی صبا نکلتی ہے

۳۱۵	**جلال** آنکھوں میں کیا کیا کھٹکتی ہے شبِ یار کبھی جو نیند کسی رات آ نکلتی ہے	۱۰

عجب دلکش ادا ہے تیری اٹھکیلی کی چالونکی — بلائیں لے رہی ہے خاک اوٹھکر پائمالونکی
اڑا لیجاتی ہے دلکو لگاوٹ خوشجمالون کی — یہ چشمک بدبلا ہوتی ہے اچھی آنکھون والونکی
کبھی تو پوچھ آکر زندگی کیونکر گذرتی ہے — خبر لے او مسیحا بے اجل مرجانے والونکی
کہانتک وصل میں ہو شکر تیری اس عنایت کا — شکایت خندہ زن ہوتی ہے مجھسے میرے نالونکی
نزاکت خواب میں آنیکی بھی مانع ہوئی اونکو — نمانونگا کہ باتیں ہیں یہ سب نازک خیالونکی
حسد گرمی سوزِ جگر کی مجھسے دلسوزی — بیان کرتی زبان ہوتی جو میرے منہ کے چھالونکی

جفا پر اپنی نشتر بانا ستم ہی اوس ستمگر کا — ہمین تو مار ڈالا شوخیون نے انفعالونکی

روش سودائیان چشم دلبر کی نرالی ہی — کھڑے ہین اسکے رہ دشت وحشت مین غزالونکی

توجہ کچھ تری پاتا تو کہتا خواہشین اپنی — یہ اک منھ پھیر لینا رد ہی میرے سو سوالونکی

خوشا تقدیر وہ ٹھکرا دین سر کو پائے نازک سے — بچھی جاتی ہین ٹھوکر پر آنکھین پائمالونکی

٣١٦

نہین معلوم سلجھاتا ہی کون آج انکی زلفون کو
جلال اولجھن ترقی پر ہے ہم آشفتہ حالونکی

١١

اگر عنایت پروردگار باقی ہے — بتون کا لطف بھی لیل و نہار باقی ہے

گیا قرار دل بیقرار باقی ہے — امید مٹ گئی امیدوار باقی ہے

غم اسکا کیا ہی شب وصل اگر گذر گئی جلد — کہ صحبت اوسکی ہی باقی جو یار باقی ہے

زوال حسن مین ہی گلرخونپر اک عالم — خزان ہزار مٹائے بہار باقی ہے

کبھی کبھی ہمین آجاتی ہی کوئی ہچکی — خیال یار ترا یادگار باقی ہے

عدو مٹائے مجھے لاکھ مٹ نہین سکتا — بھلا جو دوست کو ہی دوستدار باقی ہے

کھلے ہین خواب اجل مین بھی دیدۂ مشتاق — پس فنا بھی ترا انتظار باقی ہے

اذان گواہ ہی ناقوس اسکا ہی شاہد — نہین ملا کوئی ابتک پکار باقی ہے

فنا ہوے تری الفت مین یون دکھا دینگے — اگرچہ زندگی مستعار باقی ہے

لگائے جائیے ٹھوکر ہماری میت کو — مٹائے جائیے جبتک مزار باقی ہے

٣١٧

وہ ملکے تلوونسے ملتے ہین ہاتھ بھی تو جلال
ہمارے دل کا ابھی چاہ پیار باقی ہے

١١

مشتاق کو اسطرح بھی حیران نہین کرتے — یون خواب مین آآکے پریشان نہین کرتے

کیون مشکل مرگ آکے وہ آسان نہین کرتے — تاخیر بہت جانکے خواہان نہین کرتے

انکار خود اقرار کی دیتا ہی گواہی — اچھا نکرین آپ اگر ہان نہین کرتے

برہم کسے ای چرخ شب وعدہ کریگا
ہم خود ہی بہم عیش کا سامان نہین کرتے

بوسے کے عوض دو کوئی گالی ہی صنم تم
بندہ تو کیا بندہ پہ احسان نہین کرتے

دیکھو ان ہین کرامات تمھاری کبھی ای شیخ
میرے بت کافر کو مسلمان نہین کرتے

اک تو ہی کہ بیدرد ہے تم دوست کا شاکی
اک ہم ہین کہ اف ایدل نالان نہین کرتے

کیا جلد قسم کھائی ہی شرما کے جفا کی
ایسا ستم اے زود پشیمان نہین کرتے

اوسدگی نہین باندھ لے جو زلف کو اب اپنے
بس وحج کو عاشق کو پریشان نہین کرتے

کوسو ہی ہین کاش کہ جلدی اجل آئے
دشوار ہی منزل کو تم آسان نہین کرتے

پڑتے نہین بل بر دون پر جبین ہی
کچھ قتل گنہگار کا سامان نہین کرتے

کہدے کوئی اونسے وہ جو دو دنکا ہی مہمان
اپنا وسے اک رات کا مہمان نہین کرتے

٣١٨ لکھنا ہی جلال اپنا برا ہی کہ کبھی وہ
ناشاد بھی کہکر ہمین شادان نہین کرتے ١٣

حور و نہین تھی تیری سی کوئی بات نہوگی
یہ اوٹھتی جوانی یہ پری گات نہوگی

آج آپ کی فرقت کی بسر رات نہوگی
مل لیجیے پھر ہمسے ملاقات نہوگی

محشر مین ترا شکوہ صدا سے ترے آگے
بنجائیگے بت ہمسے تو اک بات نہوگی

کہتے ہین جسے حشر کا دن وہ یہی ناہے
کیا روز جدائی کی کبھی رات نہوگی

ٹھکرا ے وہ بت اور پکارے مری تقدیر
کافی سر افتادہ کو اک لات نہوگی

توبہ کرین ہم بادہ کشی سے تو گنہگار
تقصیر یہ ای پیر خرابات نہوگی

خواہان نہین بوسہ کا وہ گالی ہی دیجے جائین
اس تحفہ سے بہتر کوئی سوغات نہوگی

کبتک تری خاطر سے کرین جبر گوارا
دشمن کی اب ایدوست مدارات نہوگی

باز آکے تغافل سے جفا تو وہ کرینگے
کبتک نظر لطف و عنایات نہوگی

کہتا ہی یہ دل ہمکو فدا کیجیے اونپر
بچنے کی نہین جان جو خیرات نہوگی

اے شیخ قدم چھوڑینگے ہم پیرِ مغان کے
یہ بے ادبی قبلۂ حاجات نہوگی

خود آکے وہ ملجائینگے جب ہم نہ ملینگے
سب ترکِ ملاقات ملاقات نہوگی

۳۱۹ — ۱۳

مے نوشیونکے بھیجیے سامان تو جلال اب
جمعیت نہین کیا اوسکی جو برسات نہوگی

ترا خیال ہی آئے کہ دلمین تو آئے
یہ آرزو ہے کوئی بنکے آرزو آئے

کہین سے یون کوئی خونریز سرخرو آئے
کہ آستین سے ٹپکتا ہوا لہو آئے

تلاشِ یار نے رکھا ہمین ز خود رفتہ
کبھی نہ آپ مین از شوقِ جستجو آئے

جھکا دے سر کو سرِ بزم آئنہ نہ کہین
ترا غرور نہ یہ تیرے روبرو آئے

جو دور کھنچتے تھے پوچھے تو جذبِ دل آئے
یہ کیونکر آپ قریبِ رگِ گلو آئے

تمھاری چشمِ سخن گو کا واہ کیا کہنا
ہر اک اشارہ مین سو لطفِ گفتگو آئے

شراب خوارونکو اچھا نہین برا کہنا
کہین نہ حضرتِ واعظ کے منہ سے بو آئے

نشیلی آنکھین تری مست کر گئین ساقی
کسے یہ ہوش کدھر ساغر و سبو آئے

کسیکی بزم مین رو کر بہت ہنسے گئے ہم
ملا کے خاک مین اشکون کی آبرو آئے

چڑھا دے لا کے پسِ مرگ میری تربت پر
وہ پھول جنمین تری بھینی بھینی بو آئے

ہمارا میکدہ پاکیزہ تر ہے مسجد سے
یہان بھی آئے جو زاہد تو باوضو آئے

الٰہی اس سے تو بہتر ہے موت کا آنا
کہ میرے دوست کو لیکر مرا عدو آئے

زبان منہ مین شبِ وصل دبی جھجکے سے
جو چاہتے ہو نہ مطلب کی گفتگو آئے

جلائیے دلِ ناشاد کو مگر اس طرح
لگے نہ داغ نہ اوٹھے دھوان نہ بو آئے

۳۲۰ — ۱۵

رقیب سے وہ گلے ملکے رو رہے ہین جلال
یہان بھی آنسوؤنکی سیل تا گلو آئے

اب ادھر پیکِ اجل کیون نہین آتا ہے
دوست کے ساتھ عیادت کو عدو آتا ہے

کھینچدی ہی تری تصویر تصور نے ہمین — جدھر اوٹھتی ہی نگہ سامنے تو آتا ہے
دیکھتا ہون جو تجھے تیغ بکف ای قاتل — جوش مین کیا رگ گردن کا لہو آتا ہے
اللہ الحمد رسا کچھ تو ہوا نالۂ دل — جا کے اوس بت کی بناگوش کو چھو آتا ہے
مدتون ہمکو صبا کا نہین ملتا ہی دماغ — لیکے جھونکا کوی اوس گل کی جو بو آتا ہے
آئنہ سامنے ہوگا تو دکھادینگے تجھے — یون غرور آگے بت آئینہ رو آتا ہے
سی دیا چاک گریبان کو تو ای بخیہ گرو — کچھ پھٹے دل کا بھی عاشق کے رفو آتا ہے
قصد فرماد سمجھکر دل دیوانہ کرے — وہ گلا گھونٹنے کو طوق گلو آتا ہے
بل ترے گیسوونکا لاکھ نکالے شانہ — فرق کب پیچ مین انکے سر مو آتا ہے
تجکو لاکھون برس اللہ سلامت رکھے — جان آتی ہی جو آغوش مین تو آتا ہے

۳۲۱
ہو چکا ہجر مین کب دل خون گشتہ جلال
اتنا آنکھون سے رگ جان کا لہو آتا ہے
۱۱

ہم مرنے بھی دینے کے نہین اوسکی گلی سے — سن رکھے ذرا شور قیامت یہ ابھی سے
مٹجاینگے جلجاینگے نہ ہم تیری گلی سے — پامال کرے چرخ زمین شوق سے پیسے
کیا جاکے کہیگا کسی بیدرد سے کوئی — درد اپنا بیان جب نہین ہوتا ہے مجھی سے
حسرت مین لب یار کے بوسونکی ہمیشہ — کام اپنا نکالا کیئے ہم جان بلبی سے
انسکو لئے سمجھاتا ہون دم سرد سے گاہے — رہتی ہین یہی دل لگیان دل کی لگی سے
جیتے ہین اگر عاشق جانباز تمھارے — دیکھوگے کہ اسطرح گذر جاتے ہین جی سے
کیا پھوٹکے رویا ہی مرا آبلۂ دل — چھیڑا ہی کبھی نشتر غم نے جو ہنسی سے
دلبر ہو کہ دل دشمن جان ہوگئے دونون — کہنا ہی محبت مین نہین ہمکو کسی سے
توفیق اونھین بخش ہی دینے کی خدا دے — خوش جس مین وہ ہون ہمکو گوارا ہی خوشی سے
کیون سننے لگا عاشقونکی داد محشر — فریاد ہی ظالم تری شوخی کی تجھی سے

٣٢٢	کب آنکھ ملیگی جو پھیرا دیکھکے اوسکو قاصد کے جلال اور ہی تیور ہین ابھی سے	١١

شب غم یاد سے آکر کسی کی — بھلا دی سب شکایت بیکسی کی
بہت سے گرم ہے اسمین دم سرد — مگر کب آگ بجھتی ہے لگی کی
یہ ہمکو پاک بین سے کاہد شوق — کہ سے ڈالی ہے خاک اوسکی گلی کی
نہ آؤن آپ مین لاؤ جو تم بھی — اجازت ہی نہین ہے بیخودی کی
نپوچھو عشق نے چپ کر دیا کیون — حقیقت کیا کہون آپس انکھی کی
خود اپنے حال پر رہتا ہون خندان — برنگ زخم عادت ہے ہنسی کی
کسی کا کو سنا ہمکو کہ مرجاے — دعائین دے رہا ہے زندگی کی
وہ شکی ضبط سے پی اور تڑپا — جو اُف بھی دل نے تنگ آکر کبھی کی

٣٢٣	جلال آتا ہے کوئی کب پس مرگ اجل ہی دوست ہے بس جیتے جی کی	٩

مقرر ہے خونکی میرے وہ شوخ بخون بھی — کیا ہے قتل گواہون مین ہے لڑکپن بھی
ستم ہے آن بھی تو اے اجل نہین آتی — کہ ساتھ دوست کے آتا ہے میرا دشمن بھی
وہ لیچلے پس مرگ اپنے مرشونکی خبر — کسے امید کہ ٹھکرانے آئین مدفن بھی
مرے لہو کو اگر آستین سے دھو ڈالا — تو پاک ہو گیا قاتل کا اس سے دامن بھی
رہا ہے یہ کہ شوخ مین کسی کی ضرور — گواہ دلکی تڑپ بھی ہے چلبلا پن بھی
چھپا کے سینہ کو بیٹھین وہ وصل مین کیونکر — نگاہ شوق بھی مانع ہے اوٹھتا جوبن بھی
جلا رقیب جو وہ گرم بھی ہوے مجھپر — کسی نے دیکھے ہین ایسے کہین جلے تن بھی
وہ منفعل جو ہوے کاٹ کر ہمارا سر — پکارین نیچی نگاہین جھکا لو گردن بھی
کہان کے دیر و حرم ڈھونڈھین اوس بت کو — بھٹکتے پھرتے ہین سب شیخ بھی برہمن بھی

حسین ہوتے ہین دل لیکے جانکے خواہان
یہ دوست وہ ہین کہ بنجاتے ہین دشمن بھی

مٹا کے نقش قدم کو وہ اپنے کہتے ہین دیکھ
بو ہین مٹا مینگے تیرا نشان مدفن بھی

یہ آرزو ہی گریبان مین اونکا ہاتھ بھی ہو
دبا ہو پاؤن کے نیچے ہمارا دامن بھی

۳۲۴ | جو بیوفا ہو اگر ہیگا تمہارا دوست
جلال اوسکو بنا یا گیا نہ دشمن بھی | ۱۳

واے کیا برگشتہ قسمت ہوگئی
شکر کی اونکو شکایت ہوگئی

اک مسیحا سے جو الفت ہوگئی
بے اجل مرنے کی عادت ہوگئی

دوست جب سے دشمنی کرنے لگا
اور اوس سے اک محبت ہوگئی

جور دلبر جو ہم شاکی ہوے
دل پکارا تمسے نفرت ہوگئی

چپ ہمین ضبط فغان نے کردیا
اے دل نالان قیامت ہوگئی

وہ نہ آتے کاش میری خواب مین
نیند ہی آنکھون سے رخصت ہوگئی

بے نشان ہوکر ہوے ہم نامور
یون مٹے تمپر کہ شہرت ہوگئی

اوٹھنے ہی دیتا نہین در سے ترے
ضعف کو کس درجہ قوت ہوگئی

پوچھتے ہین کسنے کھوئے تیرے ہوش
اور دیوانے کو وحشت ہوگئی

مرتی ہے اوسکی گلی پر خلق کیون
یہ بھی کیا زاہد کی جنت ہوگئی

ہم نہ دل دیتے نہ لیتے جان تم
دوستی وجہ عداوت ہوگئی

بت بنے عاشق کھڑے ہین حشر مین
یا خدا یہ کیا قیامت ہوگئی

۳۲۵ | کب وہ ٹھکرانے کو آتے ہین **جلال**
بے نشان جب اپنی تربت ہوگئی | ۱۳

پی خوب شب وعدہ کہین جاکے کسینا
دی جان کہین سنتے ہین کچھ کھاکے کسینے

لو آج ملا ہمکو پتا گم شدہ دل کا
کچھ رکھ لیا جو رمین ٹپرا پاکے کسینے

جتنا کوئی محجوب ہوا ہم ہوئے گستاخ
بیباک کیا کیا ہمیں شرما کے کسی نے

دامن کی ہوا دی کبھی گہ زلف سونگھائی
گم ہوش کسی کے کیئے غش لا کے کسی نے

خوبی ہے مقدر کی یہ ارباب وفا کے
کی توبہ جفا کرنے سے پچھتا کے کسی نے

ڈالا ہے کس الجھن میں مرے دلکو نہ پوچھو
اون الجھی ہوئی لٹوں کو سلجھا کے کسی نے

یہ آہ رسا بخت رسا ہیچ تھے دونوں
پھر کچھ نہ خبر لی کہیں پہونچا کے کسی نے

پھوٹی ہے کہاں اس سر افتادہ کی تقدیر
ٹھوکر بھی لگائی نہ کبھی آ کے کسی نے

٣٣٣	پوچھی نہ دم قتل جلال اپنی تمنا افسوس گنہگار بھی ٹھہرا کے کسی نے	٩

آہ عشاق میں شعلہ کی لپک ہوتی ہے
دل سے کھنچتے ہی جگر سوز فلک ہوتی ہے

نالہ تھمتا ہے تو اک دل میں چمک ہوتی ہے
اشک رکتے ہیں تو آنکھوں میں کھٹک ہوتی ہے

بدبلا گیسوے پیچاں کی لٹک ہوتی ہے
پھر بل کھائی کمر کی بھی لچک ہوتی ہے

کھول دیتے ہیں جو وہ ناز سے جوڑا اپنا
اور چوٹی کی دلآویز لٹک ہوتی ہے

پھیر کر خود ہی رلاتی ہے لہو آخر کار
نیشتر آبلۂ دل کی تپک ہوتی ہے

چڑھتے ہیں قبروں پہ اوترے ہوئے ہار گلوں کے
روح پرور انھیں پھولوں کی مہک ہوتی ہے

رکھکے جب سینے پہ میرے وہ اوٹھا لیتے ہیں ہاتھ
قابل دید کلیجے کی پھڑک ہوتی ہے

جتنا کم گو مجھے کرتی ہے مری چپ ناصح
اوتنی ہی اور زیادہ تری بک ہوتی ہے

پھونک دیتی ہے دو عالم کو جلے دلکی اک آہ
اس لگی کی بھی بہت تیز بھڑک ہوتی ہے

وادی عشق کی گم کردہ رہی ہے رہبر
خضر اس رستے میں ان بھی بھٹک ہوتی ہے

آج آمد ہے کسی برق تجلا کی ضرور
دل بیتاب میں رہ رہ کے چمک ہوتی ہے

دلکی یہ پھانس نکلتی نہیں بے دم نکلے
جان لیوا اسی ظالم کی کھٹک ہوتی ہے

	ہوش کھو دیتے ہیں ان پردہ نشینوں کی جلال	

۳۲۷	لاکھ جلوؤن سے فزون ایک جھلک ہوتی ہے	۱۳

قاتل بنے ہم اپنا مسیحا کہین جسے
بیجان کرے وہ جان سراپا کہین جسے

تیرا مریض ہو وہ سب اچھا کہین جسے
تیر وہ درد ہی کہ مسیحا کہین جسے

لو دل مین چٹکیان بھی تو پہلو مین بیٹھکر
ایذا وہ دو ہمین کہ نہ ایذا کہین جسے

مجکو دکھا کے دیکھو جو آئینہ بزم مین
وہ حیرتی بنون کہ تماشا کہین جسے

کیا جانے دل مین آہ وہ کرتا ہی کسطرح
حسرت نہ آرزو نہ تمنا کہین جسے

پیمان کو اپنے توڑ مگر اسطرح نہ توڑ
ساقی شکستِ ساغر و مینا کہین جسے

پیدا کیا ہی عشقِ جنون خیز نے مرے
صحرا بھی وہ کہ حشر کا صحرا کہین جسے

وہ کیون نہ سنکے اپنا گلہ موہنہ کو پھیر لین
ہم آپ ہی شکایتِ بیجا کہین جسے

رونق فروزِ طور اوسے جانا کلیم
مشتاقِ دیدِ برقِ تجلا کہین جسے

تو ہی وہ ہی کسیکا ہو جو کسیطرح
تیری ہی ذات ہی کہ سب اپنا کہین جسے

میری شبِ فراق کی ہی داستان طویل
اتنی کہ مدتون سخن آرا کہین جسے

اوس دردِ دل کی بے اثری پر نہ رؤون کیون
بیدرد سننے والے فسانا کہین جسے

[illegible]

۳۲۸	جب کسیکی یاد مین ہین بیخود ہوئے جلال یہ راز وہ ہی موہنہ سے نہ نکلا کہین جسے	۱۴

جب کی نہ ملی داد ہمین ورزشِ جا بھی
بت بنگئے ہم آکے تو پیشِ خدا بھی

اٹھکیلیون کے ساتھ ہی مستانہ ادا بھی
پامال کیے دیتی ہی دل لغزشِ پا بھی

آفت تھی کسیکی نگہِ ہوش ربا بھی
یون ہوش گئے ہین کہ نہین جنکا پتا بھی

جب کہتے ہین کچھ ہم کسی بیدرد سے رو کر
تقدیر کے ہنس پڑنے کی سنتے ہین صدا بھی

گرتا وہ قدم پر سرِ رہ دوڑ کے میرا
ٹھکراتا کسیکا مرے سر کو کہ ہٹا بھی

ہر کوچہ و بازار مین ہم پوچھتے رہتے ہین
بکتی ہی کہین دردِ محبت کی دوا بھی

ذکر آتا ہے گم گشتگی دل کا جب اونسے
کہتے ہین کہ سینے مین ترے دل کہین تھا بھی

اوس ترک سے ہون ترک جفا کا متوقع
واللہ ستم کرتی ہے امید وفا بھی

جیتے رہو تم کوس ہی جاو کبھی آکر
لے لو کسی مرتے ہوے عاشق کی دعا بھی

کیون رسم جگر دیدۂ خونبار پر اپنے
ہنستے ہو آتی نہین کچھ تمکو حیا بھی

دم وہ ہے نکلجاے جو حسرت مین تمھاری
مرتا ہے تم پر تو ہے جینے کا مزا بھی

آخر وہ تڑپ دلکی کہین لیگئی دل کو
سینہ سے اب آتی نہین اف اف کی صدا بھی

۳۲۹ گھڑیون ہی جلال آپ مین آنے نہین دیتا
کہنا شب وصل وسکا یہ شوخی سے کہ جا بھی ۱۳

متفرقات

بلاے عشق اوتر کر آسمان سے
شب غم کو لگا لائی کہان سے

جلا دل یا جگر سوز نہان سے
مرے چھالے تو کچھ پھوٹین زبان سے

کسیکی جستجو مین خاک اپنی
کہان اوڑھ بیٹھکر پہونچی کہان سے

جلال اب جوم کر چھوڑو انھین تم
یہ بت بھی کم نہین سنگ گران سے

پری تمکو ہمین الفت نے دیوانہ بنایا ہے
بنایہ لیلی و مجنون کا افسانہ بنایا ہے

دیگر

زرا سوچ اسکو کیونکر جا ملا تو ہے مرے دلبر
نصیب اے دل تجھے یہ دن ہوا کسکے مقدر سے

دیگر

حد نہین جور بے نہایت کی
انتہا ہے تری عنایت کی

دیگر

شکر اسکا ادا نہین ہوتا
تمنے مجسے مری شکایت کی

جی لگا کر سنین وہ میرا درد
دیکھو دلچسپی اس حکایت کی

دیگر

جان تنگ آکے نکل جاے کہ حسرت میری
کچھ تو کر آج مدد اے شب فرقت میری

دیگر

نگہ ناز کو چالاک اشارون نے کیا
پاون ہاتھ آئے ہین کیا تیغ کو چلنے کے لیے

قتل کی حسرت کیے دیتی ہے بسمل اور بھی | دیگر | خون دل کرتا ہے باہم ایک قاتل اور بھی
دو کوئی گالی بھی جب ہے لب بلب ہونیکا لطف | | مانگتا ہے تمسے کچھ بوسہ کا سائل اور بھی

بالخیر تمام شد

قطعات تاریخ طبع دیوان ہذا

از نتائج فکر بلند سخنور الاجباب نواب حاجی سید سلطان علیخان صاحب بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ شاگرد مصنف

چارمین دیوان استادی جلال
وہ چہ دار و لفظ و معنی دلپذیر

چند اہر مطلع نور انیش
ہست رشک مطلع مہر منیر

ہر کہ ابیاتش بخواند در دلش
چون خیال یار باشد جاگیر

سطر ہایش ہمچو زلف مہوشان
میکند دلہائے مشتاقان اسیر

این گلستان مضامین از ازل
در جہان گاہے ندیدہ چرخ پیر

بحر ذخارست اندر کوزہ
چند اوراقش دران مضمون کثیر

گشت چون آوازہ طبعش بلند
شد عطارد از برائے او دبیر

سال آغازش نگارم ای شرر
داد توفیقش مرا رب قدیر

ہجری و ہم عیسوی تاریخ شد
نظم رنگین۔ چاپ گشتہ بنظیر
۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ع

ایضاً

دیوان چہارم جناب استاد
چوتھے فلک فکر کا ہے مہر منیر

لکھو وہ تاریخ طبع دیوان کی شرر
ہے شاہد مقصود کی زیبا تصویر
۱۳۲۱ھ

از نتائج طبع والا گرامی سخنور عالیجناب نواب سید بہادر علیخان صاحب بہادر جگر سلمہ اللہ تعالیٰ شاگرد مصنف

حضرت استاد کا دیوان ہے یہ چارمین
طبع ہوتے ہی جو مطبوع طبایع ہو گیا

اسکے جلوہ کے ہیں خواہان جتنے ہیں اہل نظر
جس سخنور کو سنو مشتاق ہے وہ دید کا

طبع دیوان کی عجب تاریخ نکلی اے جگر
دلکشا دلچسپ دل آرام دلکش دلربا
۱۳۲۱ھ

دیگر

کیا فرح بخش ہے اُستاد کا چوتھا دیوان
گلِ معنی کا شگفتہ چمنِ زیبا ہے
بزم افروز ہوئی طبع کی تاریخ جگر
نیرِ برج سما ہے سخنِ زیبا ہے ۱۳۲۱ھ

از نتائج افکار گہر بار شاعر عالی تبار سخنور والاتبار نواب امراؤ بہادر صاحب دبیر سلمہ اللہ تعالیٰ رئیس باندا شاگرد مصنف

میرے اُستاد نے با دلکش
چوتھا دیوان نظم فرمایا
طبع کا جسکی شوقِ دیدنے خود
مژدہ اہلِ سخن کو پہونچایا
نقدِ تحسین و آفرین لیکر
ہر سخنور خریدنے آیا
یہ کسیکے سخن مین لطف نہین
جو مزہ اس کلام مین پایا
طبعِ دیوان کا سال لکھو دلیر
سخن بے مثال چھپوایا ۱۳۲۱ھ

از نتائج افکار والاجناب نواب محمد علیخان صاحب بہادر رئیس نظم تخلص نبیرۂ نواب علا جاہ مغفور شاگرد مصنف

کسکو کہتا ہی آج سارا ہند
نازشِ شاعرانِ ماضی و حال
کسکا دیوان ہی دلکشِ خوبان
کسکے دیوان کا نام حسنِ مقال
کسکے اشعار ہین وہ پُر افسون
خاک ہے جنکے آگے سحرِ حلال
مقتدا اپنا جانتے ہین جسے
فصحائے زمان سخنورِ حال
میرے اُستاد رہنما میرے
میر ضامن علی جناب جلال
چوتھا دیوان ہے زیبِ طبع اونکا
شکر صد شکر ایزدِ متعال
سالِ آغازِ طبع لکھ ناظم
دفترِ عشق یا کلام جلال ۱۳۲۱ھ

از نتائج طبع سخنور گرامی مرتبت یادگار خاندان خواجہ آتش مغفور جناب میر بدر علی صاحب قدر سلمہ اللہ تعالیٰ حیدر آباد دکن

چوتھا دیوان طبع ہوا جسوقت جلالِ خوش گو کا
صنعتِ تازہ کی جانب دل مائل ہوا اکبار جمیع
صوری و معنوی مُعَرّا و مُجَوّف مین سے قدرت فوراً
سن تیرہ سو اکیس اوسکا مین نے کہا سالِ مطبوع ۱۳۲۱ھ

از نتیجۂ طبع سامی جناب سید مقبول حسین صاحب وصل قادری بلگرامی سلمہ اللہ تعالیٰ شاگرد جناب منشی محمود صاحب جوہر سلمہ

شاعر غرا شہ ملک سخن حضرت جلال
نظم فرمود ند چون دیوان چارم دلپذیر

بهر سال طبع گفتا وصل خوش این مصرعے
دلپسند و دلفراز حبیب دلکش بے نظیر

از نتیجۂ سخنور خوش فکر شیخ محمد حنیف علی رعب انصاری سلمہ اللہ الباری شاگرد مصنف

حبذا اصل علی واہ عجب ہے یہ کلام
سحر و افسون کہون اعجاز کہون یا دیوان

اسکے چھپنے کی ہی کیا خوب تاریخ ای رعب
طبع استاد کا نادر ہوا چوتھا دیوان

از نتیجۂ فکر سلیس منشی محمد حکمت اللہ صاحب نفیس کانپوری شاگرد مصنف

دیکھا یہ مژدہ یون ذوق سخن
جسطرح دیتا ہے ساقی جام مے

اوسکا دیوان چہارم چھپگیا
جسنے اقلیم فصاحت کی ہے طے

جس سخنور کی بہار نظم سے
دور رہتی ہے ہمیشہ فصل دے

لکھ شروع طبع کا سال ای نفیس
حسن محفل شمع بزم شعر ہے

از نتیجۂ فکر شاعر عالی وقار منشی ودھم سنگھ صاحب سلمہ سردار گوجرانوالہ شاگرد مصنف

آج کیسا مژدۂ جان بخش لائی ہے صبا
باغ عالم مین نہین کھوسما تے نونہال

گوش گل مین کہہ رہی ہے عندلیب خوشنوا
لے مبارک ہو گیا مطبوع دیوان جلال

تازہ و رنگین معانی بے بدل طرز سخن
نادر و اعلی مضامین شوخ و دلکش بول چال

لکھدیا سردار اسکا مسیحی سال طبع
ہے عیان نظم نگارین یہ سب حسن مقال

از نتایج طبع وقاد شیخ محمد سعید صاحب خورشید سلمہ اللہ تعالے مقیم ملکپتن ضلع منٹگمری شاگرد مصنف

اوستادم نوشت دیوانے
نقطہ نقطہ در مضامین سفت

دید چون آن بہار باغ سخن
دل خورشید مثل گل بشگفت

سال طبعش بہ بینات و زبر
نالۂ عندلیب عشق بگفت

از نتیجۂ فکر سخنور ذی عقل و دانش محمد شاہجہان کاوش ساکن امروہہ مرادآباد شاگرد مصنف

دیوان یہ زیب طبع مرے اوستاد کا
یہ جسقدر کلام ہے سب انتخاب ہے

کاوش تم اوسکی طبع کی تاریخ لکھدو یون ۔۔۔ یہ دلپسند واہ عجب انتخاب ہے
١٣١١ھ

از نتایج افکار سخنور والا تبار نواب محمد مرزا خان صاحب حشم سلمہ عرف منجھو صاحب شاگرد مصنف

جناب سید ضامن علی رسے استاد ۔۔۔ عیان ہے ہر کس و ناکس پہ اونکا فضل و کمال
جو اونسے سیکھے کوئی فن شعر و علم عروض ۔۔۔ بسہل ہوا وسے ممکن ادائے فرض محال
چھپا ہے جو تھا یہ دیوان بے مثال اونکا ۔۔۔ کسیطرح کی نہین اسمین جائے قیل و قال
یہ لکھدو طبع کی تاریخ اے حشم تم بھی ۔۔۔ سخنوران جہان کو سند کلام جلال
١٣١١ھ

از نتایج طبع سلیم شیخ محمد صادق علیصاحب نجم سلمہ خلف منشی میر علیصاحب مختار شاگرد مصنف

وہ دیوان شائع ہوا ہے کہ رونق ۔۔۔ اسیکی بدولت ہے بزم سخن کی
تم اے نجم یہ طبع کا سال لکھدو ۔۔۔ یہی زیب و زینت ہے بزم سخن کی
١٣١١ھ

از نتیجۂ فکر شاعر شیوا بیان حاجی سید سلطان احمد صاحب ضبط سلمہ اللہ تعالے شاگرد مصنف

چھپا ہے وہ دیوان استاد کا ۔۔۔ نہایت ہے جو دلکش و دلپذیر
ملے کس سے داد اسکے اشعار کی ۔۔۔ نہ آتش نہ ناسخ نہ سودا نہ میر
لکھو ضبط تم اسکی تاریخ طبع ۔۔۔ یہ دیوان ہے بے بدل بے نظیر
١٣١١ھ

از نتیجۂ فکر سخنور نازک خیال حکیم سید محمد مہدی کمال سلمہ اللہ المتعال خلف الصدق مصنف

ہاتھ رکھ لین دل جگر پر اپنے مشتاق سخن ۔۔۔ دھوم ہے جسکی نکلتا ہے وہ معشوق خیال
چشمکین اس شاہد رنگین ادا کی ہین عجب ۔۔۔ بھول جائین دیکھکر اپنی لگاوٹ خوشجمالان
رنگ دلکش سیکڑون جسمین یہ وہ محبوب ہے ۔۔۔ جسمین لاکھون خوبیان ایسا حسین بیمثال
چٹکیان لین گے جگر مین اسکے انداز و ادا ۔۔۔ شوخیان اسکی کرینگی سینہ مین دل پائمال
طرفہ تر ہے نظم تازہ کے گلستان کی بہار ۔۔۔ یعنے اب چھپتا ہے زیب طبع دیوان جلال
شاعری کا اسکو ہے جادوگری کہیے اسے ۔۔۔ نام اسی شیوا بیانی کا ہی بس سحر حلال
جسنے دیکھا یہ کلام دلربا کھینچی اک آہ ۔۔۔ کیا بیان ہے کیا زبان ہے واہ کیا ہی بولچال

کیون نہو دیوان ہے یہ اوس باکمال استاد کا
خود نظیر اپنی ہے جو اور آپہی اپنی مثال

قبلۂ معنی پرستان قدوۂ اہلِ سخن
فخرِ جملہ شاعران سر دفترِ اہلِ کمال

سب گذشتہ شعرگویونکا سرآمد پیشوا
مقتدا اپنا سمجھتے ہین سخن سنجان جلال

جسکی مضمون آفرینی کے ہین مضمون معترف
کہتے ہین خود معنی نازک جسے نازک خیال

اے کمال اب لکھدو سالِ طبعِ دیوان اسطرح
عشق کا نادر فسانہ ہے عجب حسنِ مقال
۲۱ ۱۳ھ

ایضاً

شُد وہ مشتاق چھپا ایک ور دیوانِ جلال
منتخب ہے لاکھ دیوانون مین یہ دیوان بھی

شاہدِ بزمِ سخن کہیے تو اس دیوان کو
دلربا انداز ہے دلکش ادا بھی آن بھی

حسن پر اسکے جو پڑتی ہے نہین اوٹھتی نگاہ
دیکھنے قابل ہے یہ طرزِ سخن بھی شان بھی

مصرع و ابیات سنبل کرینکو ہین تیغ کاورد
دل مین چبھنے کو سنان بھی تیر کا پیکان بھی

یاس و حرمان بھی الگ امید و حسرت بھی جدا
آرزوئین بھی نرالی ہین نئے ارمان بھی

جو غزل ہے منتخب جو شعر ہے وہ لاجواب
طرفہ تر ہے خاتمہ اسکا نیا عنوان بھی

جو سخنور ہین سمجھ لیتے ہین آپ اچھا برا
شعر کہنا ہے بہا مشکل بہت آسان بھی

خود سخن اسکے مصنف کا ثنا پرداز ہے
ہے یہی استاد کامل ہونے کی پہچان بھی

سنکے شہرہ طبع کا بیچین ہین اہلِ مذاق
شوقِ دید آنکھونکو مشتاقِ سماعت کان بھی

خوب سالِ طبع دیوان لکھ گیا ہے اے کمال
دلربا ہے اور یہ اہلِ سخن کی جان بھی
۲۱ ۱۳ھ

خاتمہ ۔ بعد حمد و نعت و منقبت کے ننگِ سخنورانِ باکمال حکیم سید ضامن علی جلال عرض کرتا ہے کہ ہیچمدان کا یہ چوتھا دیوان محض بامداد و اعانت و پرورش پرداخت ملازمانِ والا اعلیحضرت قدر قدرت خداوند نعمت قدردانِ اہلِ سخن فیض رسانِ شعراے زمن والی ریاستِ مصطفے آباد معروف بہ رامپور لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور محض جہت پیشکشِ بندگانِ حضور طبع ہوا ہے ع گر قبول افتد زہے عز و شرف +
خداوند سخن آفرین اس نظمِ دلنشین کو مقبول طبائعِ سخن سنجانِ آفاق فرمائے اور حسادِ دہر مین کی چشم بد سے بچائے +

غلط نامہ دیوان چہارم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۹	ورّی	قدّی	۱۱۲	۶	ستمگرگا	ستمگر کا
۶	۱۵	قدیم	قدم	۱۱۶	۱۹	لقب	نقب
۷	۲۱	محمدؐ	محمدؐ	۱۱۹	۱۱	جلکے	چلکے
۸	۱۹	کلے	گلے	۱۲۰	۲۱	احبا	احبّا
۱۰	۲۱	آشتانہ	آستانہ	۱۳۰	۱	خلق	حلق
۱۵	۳	ملتا	ملنا	۱۳۳	۱۶	یونہین	یوہین
۲۳	۱۳	کے	کر	۱۳۸	〃	اشکار	آشکار
۳۴	〃	خر	خبر	۱۴۰	۹	پس	بس
〃	〃	والولے	والے	۱۴۸	۱۳	آبکے	آ کے
۳۵	۲۱	حُب	بُت	۱۴۹	۲۱	صبح وشب	صبح شب
۴۴	۲	عشقبازون	عشقبازونمین	۱۵۲	۱۷	گفن	کفن
۵۰	۹	دلاآزاری	دل آزاری	۱۵۸	۱۳	جاےَ	جائے
۵۱	۱	بےیا	بے یار	۱۶۰	۲۰	سے	ہے
۵۳	۱۷	بناتا	تباتا	۱۶۸	۱۳	آب	اب
۷۱	۹	بٹھانا	بٹھاتا	۱۷۴	۱۸	تماسے	تماشے
۷۲	۱	تبنک یون	بھنگ کیون	۱۸۳	۲۰	×	کے
۸۳	۱۱	انفنال	انفعال	۱۹۰	۹	جیبے	جینے
۸۵	۷	ود	وہ	۱۹۴	۲۱	نیوچھ	نیوچھو
۸۶	۱۰	آقتے	آئے	۱۹۷	۳	اب	آپ
۸۷	۹	کھاگین	دکھاگئین	〃	۵	آمے	آئے
۹۲	۴	محوبجود	محو و بیخود	۱۹۹	۷	آس	اس
۱۰۰	۱	سے	مین	۲۰۲	تالی مین	ہر	ہوا
۱۰۳	۳	ادنکا	اِنکا	۲۰۸	۱۱	الک	الگ

اشتہار

یہ چند کتب تالیفات و تصنیفات سرآمد سخنوران باکمال حضرت **جلال** دام افاداتہ سے ایسی ہین کہ جنکو اپنے مطالعہ مین ہر وقت رکھنا ضروری ہے۔

سرمایۂ زبان اُردو - یہ لغت مبسوطہ جملہ مفردات و مرکبات یعنے محاورات و کنایات و امثال زبان اُردو کا جامع نہایت مفید و کار آمد سخنوران اُردو زبان ہے اور تمام اہل مدارس کو بھی سود مند ہے۔ قیمت فی جلد ہے، علاوہ محصول ڈاک۔

منتخب القواعد - یہ مختصر سا رسالہ ہے اسمین زبان ہندی الاصل کے بعضے مفردات و مرکبات جو زبان اُردو مین مستعمل ہین اونکے معانی اور محل استعمال کا بیان نہایت شرح و بسط کے ساتھ کیا گیا ہے لہذا مفید و کار آمد سخنوران اُردو زبان ہے - قیمت فی جلد ۴ علاوہ محصول ڈاک -

مفید الشعرا - یہ رسالہ بحث تذکیر و تانیث الفاظ مستعملہ زبان اُردو مین ہے نہایت مفید و کار آمد سخنوران اُردو زبان ہے - قیمت فی جلد ، علاوہ محصول ڈاک -

دستور الفصحا - یہ بھی مختصر سا رسالہ ہے اسمین جملہ الفاظ متروک الاستعمال جنکو فصحائے متاخرین نے ترک کیا ہے اور بعض الفاظ کا املا کا بیان مع وجہ ترک اور وجہ تغلیط کے نہایت کار آمد سخنوران اُردو زبان ہے - قیمت اسکی فی جلد ہے علاوہ محصول ڈاک

مضمونہائے دلکش - یہ تیسرا دیوان غزلیات جناب ممدوح کا ہے لائق سیر سخنوران آفاق و قابل دید صاحبان درد و اہل مذاق ہے - قیمت فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک -

حکیم سید محمد مہدی **کمال** لکھنؤ منصور نگر مکان جناب **جلال**

اعلان

حسب منشار ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء اس دیوان کی رجسٹری ہوگئی ہے کوئی صاحب قصد طبع نفرمائین ورنہ عوض نفع کے نقصان اوٹھائینگے - جسقدر جلدین مطلوب ہون لکھنؤ - منصور نگر حکیم سید ضامن علی **جلال** یا حاجی سید سلطان احمد **ضبط** - لکھنؤ - منصور نگر - دیوانخانہ جناب نواب قاسم علیخان صاحب کے پتے سے طلب فرمائین فوراً تعمیل کیجائیگی - جہانتک ممکن ہو بہت جلد خریداری فرمایئے ورنہ افسوس رہجائیگا قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ ہے -

خاتمۃ الطبع منجانب مہتمم تصویر عالم پریس لکھنؤ

الحمد للہ والمنۃ کہ **نظم نگارین** وسمی بہ عرف یعنی دیوان چہارم سرآمد سخنوران کمال جناب حکیم **سید ضامن علی** صاحب **جلال** مدظلہ بحسن سعی کاربرداران مطبع تصویر عالم پریس لکھنؤ واقع ڈیوڑھی آغامیر درماہ اگست سنہ ۱۹۰۱ء مطابق جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۹ھ حلیۂ طبع دربر کشید

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۸۹۱۰۴۳۱۶

سید ضامن علی
تعلیم نگار
مکمل ۱۵ قانون اوّل ۳۹

[illegible]